تاریخات طبع

تاریخ طبع از سخنور عدیم المثال مؤرخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ

چھپا کیا یہ واللہ دیوان سرور
ریاض ثنائے پیمبر کا گل ہے
عبث نہ کر سال مسیحی ہے عاقل
لکھو تم کہ۔ یہ نعت ختم الرسل ہے

سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

از فخر سخنوران رشک سبحان مولنا محمد حامد علیخان مدظلہ شاہجہان آبادی محافظ عملہ تصحیح

سخن سنج سرور نے باصد نیاز
یہ نعت پیمبر لکھی ہے عجیب
لکھا کلک حامد نے مصرعِ طبع
یہ نظم مقدس چھپی ہے عجیب

سنہ ۱۳۲۹ ہجری

اعلان

آپ کو حلہ ہاے جنت سے ممتاز فرمائے ان ممدوح خلایق کے اوصاف حمیدہ
اور اخلاق جلیلہ بھی لاتعد ولاتحصے ہین ان ایسا اقبالمند خوش نصیب نامور قدردان
علم وہنر عالیجاہ والا پایگاہ شہیرۂ روزگار مدیح صغار وکبار مشہور امصار ودیار
چشم بینانے دیکھا نہین گوش شنوانے سنا نہین ورا ے اشاعت کتب بیپایان
جس بزرگوار نے کوئی تصنیف یا تالیف جدید خدمت عالی درجت مین بھجوائی آپ نے
نورالبصر زرکثیر اُسکی اشاعت فرمائی بلکہ مصنف کو بھی زرنقد بطور صلہ عنایت
فرمایا ہر طرح دارین مین اپنا رتبہ بڑھایا نام نامی آپ کا ہیجدہ ہزار عالم مین مشہور
ہو رہا ہے - غرض دیوان مذکورہ بالا کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے یہان جو کچھ تعریف
لکھے وہ مختصر ہے - المختصر یہ دیوان فیض توامان مطبع منشی نولکشور واقع کانپور
مین بسرپرستی وعلوہمت امیر باذل سخی دریادل خوش بخت جوان طالع ذی المجد
والمحاسن معلے القاب عالیجناب منشی پراگ نراین صاحب راے بہادر مالک مطبع
دام اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ بماہ فروری سنہ ۱۹۱۱ع
زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ دیوان انوار نشان انتخاب ولاجواب متضمن نعت حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی ہر غزل ردیف وار سر و چراغان آسمانی کے مانند انوار تجلی محامد ختم المرسلین سے بھری ہو نام اس دیوان کا نعت سروری ہو تصنیف سخنگوے صدق پرداز مرد میدان سخن گستری جناب مولوی مفتی غلام سرور صاحب لاہوری مرحوم اسی زبان اور کی تصنیفات سے خزینۃ الاصفیا وغیرہ اکثر کتابین دینیات واخلاق وتواریخ وتذکار اولیا اللہ کی اس مطبع نامی مین چھپین اور مقبول عالم ہوئین اس دیوان کا اور دیوانون سے یہ فرق ہو کہ اسمین صفات واقعیہ محمود ہین اور اور دیوانون مین صفات مفروضہ محبوبان خیالی مقصود ہین یہ کہان کہ سچے محبوب حق کی شان مین سچی سچی صفات مین غزلین کہی ہون اُسمین دنیا کی صرف واہ واہ ہے اور اسمین ثواب دارین بلا اشتباہ ہو اور نظر انصاف سے دیکھیے تو نظریات کو کچھ دخل نہین بدیہیات کے طور پر صاف صاف یہ بات ظاہر ہو سکتی ہو کہ ذرائع حصول آمال دنیوی اور وسائل نجات آخروی آدمی کے واسطے ایسی ہی تصنیفات بابرکات پر موقوف ومنحصر ہین اسکے عکس مین طرح طرح کے نقصانات اور انواع انواع قسم کے ضرر ہین حضرت سرور مغفور وجنت نصیب نے واقعی اس اپنے دیوان فیض نبیان مین بہت بڑی نازکخیالی اور غایت درجہ متانت کو کام فرمایا ہے حسن بندش خوبی الفاظ پاکیزگی مضامین عمدگی مطالب کا خوب ہی رنگ دکھایا ہے اس دیوان کی مقبولیت مین کسی طرح کا شک نہین کسی مصرع یا کسی شعر مین کسی جگہ تشکیک مشکک نہین - آخر دیوان مین مصنف علیہ الرحمۃ والغفران نے جو تضمینات اور مخمسات اور ترجیعات داخل فرمائے ہین وہ انبار رنگ جدا دکھا رہے ہین دیکھنے والون کے دل لبھا رہے ہین مگر واہ رے منشی نول کشور صاحب خداوند عالم -

کب دل غمگین کا غم کھاتے ہین وہ نا آشنا — جان ہی جاتی ہو پر آتے ہین اپنے دلربا
عشق کا انجام کیا ہوتا ہی سرور دیکھیے

خاتمہ کتاب مطبوعہ سابق معہ قطعہ تاریخ از طرف حضرت مصنف مرحوم

بتلطفات و تفضلات لم یزلی دیوان نعت سروری نعتیہ و مدحیہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتمہ پر آیا مصنف نے دلی مدعا پایا پہلے بھی یہ دیوان دو بار لاہور مین چھاپا گیا اور چند احباب کی عالی ہمتی اور چندہ سے دونون مرتبہ کی چھپی ہوئی جلدین شایقین اہل تمکین و شفیقین عاشقین ختم المرسلین کی خدمتمین مفت بے قیمت پیشکش ہوئین اگرچہ ابکی بار بھی ایسا ہی ارادہ پیش تھا مگر بدین خیال کہ دوستونکو بار بار تکلیف پہونچانا اور چندہ مانگنا بہتر نہین بلکہ اس سی بہتر یہ بات ہی کہ یہ کتاب سراپا ثواب جناب معلی القاب معدن لطف کان کرم منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای دام اقبالہ کے مطبع مین بھیجدیجا ہی کہ اس نامی گرامی مطبع مین کہ جسکا ثانی اب کشور ہندوستان مین نہین ہی ہمیشہ چھپ چھپ کر شائع ہوتی رہی چنانچہ اس باب مین منشی صاحب ممدوح کی خدمتمین التماس کی گئی انکو انھون نے بکمال عنایت منظور فرماکر اجازت دی کہ جسطرح اور کتابین تمھاری لاہور مین تحریر ہوکر ہمارا کا پیان مطبع مین بعد تصحیح آتی ہین یہ کتاب بھی لاہور مین لکھی جائے اور لکھنؤ مین چھپے الحمد للہ کہ آج کتاب کی تحریر ختم ہوئی مراد بر آئی آغاز نے انجام کی صورت دکھائی اب یہ دعا ہی کہ اس نالائق کا کلام حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام کے طفیل سی مطبوع طبع و منظور نظر خاص و عام ہو اور بندہ گمنام انسے نام پائے آمین۔ آخر پر اس خاتمہ کو ایک مختصر قطعہ تاریخ پر ختم کرتا ہون اور وہ یہ ہی۔

تاریخ

کیسی اچھی چھپی ہی صل علا — نعت پیغمبر زمین و زمان
مشتری بنگیا دل و جان سے — جسنے دیکھا یہ ذبہا دیوان
جسکے انوار دید سی فی الفور — بڑھگیا نور چشم ہر انسان
عاشقان جناب پیغمبر — اسکے دیدار کی ہوی خواہان
لکھی تاریخ طبع سرور نے — ای بدل نعت سرور دوران
۱۲۹۵ھ

دوست دنیا مین کوئی جانی نظر آتا نہین ــ اپنی یوسف کا کوئی ثانی نظر آتا نہین

دوستو کسکی طرف آنکھین اُٹھاکر دیکھیے

یاد جب آتی ہی وہ زلف معنبر پیچدار ــ حالت ابتر اپنی ہو جاتی ہی اور دل بیقرار
فرقت رخسار سے ہی زار اپنی جان زار ــ یاد دندان مین تری ای ابر فیض کردگار

میری آنکھین کیونکر برساتی ہین گوہر دیکھیے

پاس اُس جانان کے گر جانا نہین ہمکو نصیب ــ ہی غنیمت جبکہ پاس آنا نہین ہمکو نصیب
بیٹھنا اور پاس بٹھلانا نہین ہمکو نصیب ــ ہی غنیمت جبکہ پاس آنا نہین ہمکو نصیب

دُور سے ہی جلوۂ دیدار دلبر دیکھیے

روبرو جائین تو نکلے اپنی خاطر کا غبار ــ دیکھ لین دل بھر کے دیدار محمد بار بار
لوح دل پر لکھ لین تصویر شہ عالی تبار ــ اپنے دل کے آئینہ مین کیجیے نقشہ اُتار

گر جمال احمدی آنکھین اُٹھاکر دیکھیے

پارۂ دل اپنا بیکل صورت سیماب ہے ــ رنج و غم کا دمبدم مفتوح دلپر باب ہی
ہی خیال آرام دل اور راحت جان خواب ہی ــ دیدہ گریان سینہ بریان ہی جگر بیتاب ہی

کیا گذرتی ہی تری فرقت مین ہمپر دیکھیے

ہو چکی ہی کسقدر طاقت میری اعضا سے کم ــ کتنا برساتی ہی خون یہ چشم پرخون دمبدم
کسقدر رہون زیر بار محنت و درد و الم ــ کسقدر پیتا ہون خون اور کسقدر کھاتا ہون غم

میری حالت آجکل ای بندہ پرور دیکھیے

دلسے اُٹھ جائے اگر اپنے تصور غیر کا ــ دیدۂ باطن سے ہو نور یقین جلوہ نما
قلب پر ہو پرتو افگن نور ذات کبریا ــ اپنے سینے کا اگر آئینہ ہو جائے صفا

بند کر آنکھون کو دیدار منور دیکھیے

دکھین کب دیدار دکھلاتی ہین وہ کان حیا ــ مہر کب ذرہ پہ فرماتی ہین اپنے مہ لقا

مظہر انوار ذات کبریا ہین چار یار

ہین یہ چارون جانشینان شہ خیر الانام — جنکے پیرو ملت احمد کے ہین سب خاص و عام
ختم ہو بعد از نبی چار دن یہ عز و احترام — اولیا اللہ کے ہینگے یہی چارون مدام

پیشوا جتنے ہین سب کے پیشوا ہین چار یار

عین حق پر ہین جو اصحاب رسول اللہ ہین — اور بباطن ایک مثل نور مہر و ماہ ہین
رکھتو آپسمین محبت نے فی سبیل اللہ ہین — پنجتن ہر چار اطراف زمین پر شاہ ہین

کار فرمائے زمانہ جابجا ہین چار یار

چار ارکان ولایت ہین یہ چارون پیشوا — راست و چپ پیش و پس مانند خور جلوہ نما
چار عنصر عالم دنیا کے ہین یہ مقتدا — قصر دین کو ہین یہی چارون ستون مثل علی

چار دیوار محبت کی بنا ہین چار یار

جب مدد پر مستعد ہوتی ہین چارون یکقلم — ایکدم مین دور کر دیتے ہین پر سو نکا الم
فکر و اندیشہ دل غمگین سے ہو جاتا ہے کم — وقت تنہائی و رنج و بیکسی و درد و غم

دستگیر سرور بے دست و پا ہین چار یار

مخمس

کب نظر آتا ہے دیدار پیمبر دیکھیے — شکل دکھلاتا ہے کب وہ ماہ انور دیکھیے
ملتے ہین کسوقت وہ والی محشر دیکھیے — جلوہ گر ہوتی ہے کب شمع منور دیکھیے

کب نکلتا ہے وہ گل پردہ سے باہر دیکھیے

دیکھین کسدن لطف وہ خیر الوری فرماتے ہین — کب قبول ان بیکسونکی التجا فرماتے ہین
چارہ کب ان بیکسان زار کا فرماتے ہین — لا دوا کی دیکھین کب حضرت دوا فرماتے ہین

اچھا کب ہوتا ہے یہ بیمار مضطر دیکھیے

کوئی شمع بزم حقانی نظر آتا نہین — رہنمائے راہ یزدانی نظر آتا نہین

خانہ دار خانۂ ہر دوسرا ہین چار یار

ہر زمان چارہ گر بیچارگان یہ چار ہین   وقت مشکل فیض بخش بندگان یہ چار ہین
ہر گھڑی عقدہ کشای عاجزان یہ چار ہین   اور توان بخش دل ہر ناتوان یہ چار ہین

دردمندان محبت کی دوا ہین چار یار

اوج دین پر جلوہ نور شریعت جنسے ہے   چار سو جاری فقط راہ طریقت جنسے ہے
حق کے بندون پر کھلی حق کی حقیقت جنسے ہی   الغرض دونون جہانکی زیب و زینت جنسے ہی

رہ نمایان رہ صدق و صفا ہین چار یار

کام سب پورے ہمارے آجکل ہو جائینگے   اور سارے اپنے مطلب بتحلیل ہو جائینگے
جتنے ہین مقصود حاصل بر محل ہو جائینگے   کیون نہ سب دنیا و دین کے عقدے حل ہو جائینگے

ایک مشکل ہی مری مشکلکشا ہین چار یار

جنکا بوبکر و عمر عثمان و حیدر نام ہی   صدق و عدل و حلم شیوہ ہی شجاعت کام ہی
روشنی سے جنکے روشن نیر اسلام ہی   مہربانی خاص ہی جنکی سخاوت عام ہی

فیض بخش بندگان بینوا ہین چار یار

آستان پر جنکے ساتون آسمان ہین سرنگون   ازرہ تسلیم سب گردنکشان ہین سرنگون
سجدۂ تعظیم مین پیر و جوان ہین سرنگون   جنکے خاک عجز پر اہل جہان ہین سرنگون

کعبۂ مقصود مردان خدا ہین چار یار

ہین یہی چار دن بہادر افسر مردان دین   پہلوان پر زور رستم دل شہنشاہان دین
عزت دین فخر دین اعزاز دنیا شان دین   کانپتے ہین جنسے مارے ڈر کے بدخواہان دین

ایسے غازی شیر میدان غزا ہین چار یار

دین پیغمبر کو حاصل آبرو جنسے ہوئی   کیفیت عرفان کی ظاہر موبمو جنسے ہوئی
ملت احمد کی شہرت کو بکو جنسے ہوئی   سرزمین پر روشنی ہر چار سو جنسے ہوئی

بندون کو تو لے پہونچا ہی بقرب ایزدی
بت پرستون کو سکھا دیتا ہی حق کی بندگی
دور کر دیتا ہی تو گردنکشونکی سرکشی
رہنمائی سب کو کرتا ہے براہ خسردی

کیا تو اچھا رہنما ہے یا محمد مصطفےٰ

یا نبی بیش نظر منظور تیری ذات ہی
بےمثل اے بےمثل مشہور تیری ذات ہی
چاند کے چہر لیسے روشن نور تیری ذات ہی
پردۂ وحدت مین جب مستور تیری ذات ہی

اک خدا تجسے جدا ہی یا محمد مصطفےٰ

تجسے یا حضرت ہی عرش کبریائی ابتدا
مہر و مہ لوح و قلم ارض و سما کی ابتدا
تو فقط تھا پہلے دن ہر ابتدا کی ابتدا
الغرض تجسے ہوئی خلق خدا کی ابتدا

تو ہی سب کی انتہا ہی یا محمد مصطفےٰ

صاف کر دو میرے سینے کو خدا کیواسطے
گرد و روشن اس نگینے کو خدا کیواسطے
بخشو عزت اس کمینے کو خدا کیواسطے
لے چلو حضرت مدینے کو خدا کے واسطے

اتنی میری التجا ہے یا محمد مصطفےٰ

کیون نہو مشکور تجسے تیری امت یا نبی
روز افزون ہی تری ابر عنایت یا نبی
بخشتی ہی بےعزتون کو تو نے عزت یا نبی
انتہا رکھتی نہین تیری مروت یا نبی

تیری بخشش بےبہا ہی یا محمد مصطفےٰ

خاک کے ذرے کو کر دیتے ہو تم مہر منیر
دستگیری وقت غم کرتے ہو تم یا دستگیر
ہونگے زیر بار منت تیرے سب خرد و کبیر
اسکو چھوڑ ڈالو کہ زندان تعلق مین اسیر

سرور بےدست و پا ہی یا محمد مصطفےٰ

مخمس در مدح چہار اصحاب کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہم

جان نثاران محمد مصطفےٰ ہین چار یار
جانشینان شہ خیر الورا ہین چار یار
چار سوے دہر مین فرمانروا ہین چار یار
دونون عالم مین شہ کشور کشا ہین چار یار

تو عجب مشکل کشا ہے یا محمد مصطفےٰ
تجھ سے حاصل مدعا ہے یا محمد مصطفےٰ
تو بڑا حاجت روا ہے یا محمد مصطفےٰ
گھر ترا دار الشفا ہے یا محمد مصطفےٰ
درد دل کی تو دوا ہے یا محمد مصطفےٰ

تجھسے جو رکھتا ہے نسبت حق سے وہ منسوب ہے
تجھ کو جو مرغوب ہے حق کو وہی مرغوب ہے
جسکو ہے جذب محبت تجھسے وہ مجذوب ہے
تو ہوا ہے مطلوب حق ہر یک کا محبوب ہے
تو ہی محبوب خدا ہے یا محمد مصطفےٰ

عشق کا بیمار بے دیدار بچنے کا نہین
چارہ گر چارہ گری کیجے دوا دیجے کہین
تم نہ آؤ گے تو مرجائیگا عاشق بالیقین
اب تو آنکھین بھی ترے بیمار کی پتھرا گئین
ناک مین دم آگیا ہے یا محمد مصطفےٰ

کسقدر رنگین تمہارے حسن کی گلزار ہے
چہرۂ پرنور بیشک مطلع انوار ہے
جسکی آب و تاب سے پھولونکے دلمین خار ہے
ماہ نو ابرو ہے اور بدر الدجی رخسار ہے
اور جبین شمس الضحےٰ ہے یا محمد مصطفےٰ

اوج دین پر تجھ سے روشن نیر اسلام ہے
نامداران جہان مین تیرا روشن نام ہے
فیض بخشی ہے تری عادت سخاوت کام ہے
عام خاص و عام پر حضرت ترا انعام ہے
فیض جاری جا بجا ہے یا محمد مصطفےٰ

یان تلک ہو تیری فرقت مین گرانباری مجھے
زندگی حضرت نظر آتی ہے اب بھاری مجھے
لینے دیتا دم نہین اب نالہ و زاری مجھے
مار دیگی ایکدن فرقت کی بیماری مجھے
سخت یہ کیسی بلا ہے یا محمد مصطفےٰ

ہو چکے ہین جسقدر دین متین کے مقتدا
راہ حق کے پیشوا گذرے ہین جتنے اولیا
عابدین و زاہدین و انبیا و اصفیا
الغرض جتنے ہین مقبولان ذات کبریا
تو ہی سب کا پیشوا ہے یا محمد مصطفےٰ

رتبہ وصاف نبی کا پھر نہو کیونکر بلند
خامہ مداح ہو مانند طوبے سر بلند

لکھی گر اُسنے ہو کچھ عظمت رسول اللہ کی

عالم ایجاد مین ہے جسقدر خلق خدا
آدم و جن و پری و نیک و بد شاہ و گدا
ماہ و خورشید و ملائک فرش و عرش کبریا
نیستی و ہستی و دنیا و دین ارض و سما

سچ اگر پوچھو تو ہے دولت رسول اللہ کی

پاتے ہین دنیا مین سب شاہ و گدا اس سے نصیب
لے گئے جو آئی سائل جتنا تھا اُس سے نصیب
بندہ گم کردہ قسمت کو ملا اس سے نصیب
بے نصیبونکو بھی حاصل ہو گیا اُس سے نصیب

ہو گئی تقسیم جب نعمت رسول اللہ کی

پر لا درجہ واحدیت کا محمد کو ملا
وہ خدا سے اور خدا اس سے نہ تھا ہرگز جدا
الغرض اُس نور کا سورج سے ذاتی وصل تھا
میم کا پردہ سا کچھ احمد مین باقی رہگیا

تھی احد سے اسقدر قربت رسول اللہ کی

جسپہ احسان نبی ہے اُسپہ ہے احسان حق
وصل ہے بیشک با یمان نبی ایمان حق
غور سے دیکھو اگر شان نبی ہے شان حق
تابع حکم نبی ہے بندہ فرمان حق

عین بیعت حق کی ہے بیعت رسول اللہ کی

اپنا تابع جسنے سب شاہ و گدا کو کر لیا
زیر قبضہ ابتدا و انتہا کو کر لیا
اپنا بندہ جسنے سب خلق خدا کو کر لیا
سرنگون جسنے سر ارض و سما کو کر لیا

واہ وا یہ زور اور ہمت رسول اللہ کی

جان و دل سے ہون فقط عاشق رسول اللہ کا
رکھتا ہون ہر ایک مطلب سے محمد مدعا
کر دیا خط کش ہے لوح دلسے نقشہ غیر کا
یا الٰہی سرور بے جان کی ہے یہ التجا

دلمین ہو اسکے فقط الفت رسول اللہ کی

مخمس

عرش برین سی فرش تک تو سبکا ہی جا رہا حبیب

ہون سخت پابند الم محبوس درد و رنج و غم … گردن ہی اندیشہ مین خم حلقہ مین ہین بھاری قدم
نازل فلک سی دمبدم ہم پر ستم پر ہے ستم … سب تاب و طاقت اپنی گم تن سی ہوئی ہی یک قلم

ب ناک مین آیا ہے دم دل ہی بلا مین مبتلا

از سید فرخندہ خو تیری سخاوت چارسو … جاری ہی باطرز نکو ہے دستگیر امت کا تو
اس سرور نادار کو عالم مین رکھیو سرخرو … ہی عشق کی یہ آرزو دنیا سے گئے باآبرو

اور خاتمہ بالخیر ہو مدفن مدینہ ہو مرا

مخمس

مطلع انوار ہے طلعت رسول اللہ کی … حسن اور خوبی مین ہی شہرت رسول اللہ کی
شکل گر آئے نظر حضرت رسول اللہ کی … ہم بھی گر دیکھین کہین صورت رسول اللہ کی

لکھ لین دل کی لوح پر صورت رسول اللہ کی

وہ شفیع وہ جہان ہی ساری خلقت کا شفیع … اچھا مشفق مہربان اچھا بہت اچھا شفیع
دوست پورا آشنا پورا ہی اور پورا شفیع … ایسا حامی جسکے سر پر ہوئے اور ایسا شفیع

کیون نہو پھر جنتی امت رسول اللہ کی

فی الحقیقت دل مین تھا آدم کی جسکا شوق دید … نوح بھی رکھتے تھے جسکے دید کی ہردم امید
جسکے ملنے کا خلیل اللہ کو تھا شوق مزید … تھا عزیز مصر بھی جسکا غلام زر خرید

ایسی حرمت ایسی تھی عزت رسول اللہ کی

کسنے خیر احمد بھلا پایا ہے خلق احمدی … بخشا خالق نے کسے ایسا ہے خلق احمدی
الغرض ہر ایک سے اچھا ہے خلق احمدی … خلق مین کب پایا جا سکتا ہے خلق احمدی

اہل صورت مین کہان سیرت رسول اللہ کی

عرش اعظم سے ہوا ایوان پیغمبر بلند … دار دنیا مین یہ ہی ہر ایک گھر سے گھر بلند

امی لقب محبوب رب شمس الضحے بدر الدجے

تو رحمة للعالمین تو حامی دین متین   تو ہادی صدق و یقین تو رہنمای راہ دین
سلطان با تاج و نگین شاہنشہ روی زمین   سب انبیا اور مرسلان ہین تیرے گھر کی خوشہ چین

جا کر ترا روح الامین مرکب براق باد پا

تو شاہ عالیمرتبت مالک بملک مملکت   حاکم تخت معدلت سلطان تباج معرفت
والی سرا پا مرحمت حامی کفیل مغفرت   خورشید برج مکرمت مہر سپہر منفعت

اہل ادب نیکو صفت حضرت محمد مصطفے

خوبی مین لاثانی ہی تو مرد و مین مرد نیکخو   خورشید شکل اور ماہ رو شیرین ہی تیری گفتگو
شہرت ہی جسکی چار سو شہرہ ہی گھر گھر کو بکو   والنجم ترا خال رو والشمس رخسار نکو

واللیل زلف مشکبو صورت ہی سورت والضحے

ہم سمجھے سمجھایا ترا دیکھا ہے دکھلایا ترا   پایا ہے پہونچایا ترا مانا ہے فرمایا ترا
سیکھا ہے سکھلایا ترا خوش ہو گی گن گایا ترا   چتر فلک سایہ ترا عرش برین پایہ ترا

خالق نے ٹھہرایا ترا سب سے فزو تر مرتبا

تو احمد مختار ہے تو سید ابرار ہے   عالی تری سرکار ہے اونچا ترا دربار ہے
جمشید خدمتگار ہے دارا وظیفہ خوار ہے   یوسف غلام زار ہی موسی عصا بردار ہے

عیسے ترا بیمار ہے گھر ہی ترا دار الشفا

اے مظہر نور یقین محبوب رب اللعالمین   عرش برین فرش زمین ساری مکان ساری مکین
نقش و نگین دنیا و دین تیرے غلام کمترین   تو باعث ہر آن واین تو خاتم کل مرسلین

ثانی ترا ممکن نہین جیسے شریک اللہ کا

تو لوح دل سے حرف شک فی الفور کر دیتا ہے حک   ہر اکدم ہر اک پلک ہمت کو ہے تیری کمک
تاروں مین ہے تیری چمک موتی مین ہی تیری دمک   شمس و قمر ساتون فلک جن و بشر حور و ملک

کھائینگے ہر ایک کا غم غمگسار بیکسان
دوستی سب سے کرینگے دوستدار بندگان
لینگے موقع پر خبر سب کی وہ یار اہتمان
وقت پر کام آئینگے وہ کامگار دوجہان
نزع مین ہو وینگے ہمدم اور روز محشر شفیع

سارے دنیا پر برستے ہین وہ نگر ابر فیض
عاصیون پر ہین ہمیشہ سایہ گستر ابر فیض
موتیون کی جھولیان دیتے ہین بھر بھر ابر فیض
خاکسارون پر نہ برسینگے وہ کیونکر ابر فیض
تشنہ لب چھوڑینگے کیونکر ساقی کوثر شفیع

پکڑینگے حضرت کے ہم جسدم قدم روز جزا
بخشدیگی ذات باری یک قلم روز جزا
فی الحقیقت کچھ نہوگا ہمکو غم روز جزا
حق سے دلوائینگے جو مانگینگے ہم روز جزا
از رہ لطف و کرم میرے کرم گستر شفیع

غور سے سنتا ہو حق حضرت کی امت کی دعا
دین اور دنیا کے کر دیتا ہے حاصل مدعا
ہے ذریعہ اسقدر بھاری رسول اللہ کا
مان لیتا ہے خدا فی الفور ایسی التجا
جسمین کرتا ہے نبی کو بندۂ مضطر شفیع

کسکا ہو عاصی کو غم یا مصطفےٰ تیرے بغیر
دلمین ہو کسکا الم یا مصطفےٰ تیرے بغیر
کسکو ڈھونڈھین جاکے ہم یا مصطفےٰ تیرے بغیر
کسکے جا پکڑین قدم یا مصطفےٰ تیرے بغیر
کسکو سمجھے اپنا اب یہ سرور بے بس شفیع

مخمس بر غزل عشق

ای ہادی گم گشتگان ای رہبر راہ ہدیٰ
ای شاہ شاہان زمان فرماندہ ارض و سما
ای سید اہل جہان محبوب و مطلوب خدا
ای سرور پیغمبران مقبول ذات کبریا
سرخیل جملہ مرسلان سر دفتر کل انبیا

عاصی جو تھے امت کے سب بخشے گئے تیرے سبب
تو مہربان ہو جائے جب پھر کیا ہے بخشش مین عجب
ای صاحب علم و ادب ای دافع رنج و تعب
فخر عجم میر عرب عالی نسب والا حسب

پر ہے جو سینہ ترے گنجینۂ اسرار سے
نور جن آنکھون کو ملتا ہی تری انوار سے
گوہر افشان ہین وہ ابر گوہر افشان کی طرح

جتنے ہونگے اولیا و انبیا و متقی
سب ملائک حور و غلمان آدم و جن و پری
تمسے بڑھکر کونسا ہی بندہ پرور اور سخی
خلق ایسی کسکے ساری خلق مین ہین یا نبی
اور کسکو یاد ہی یہ لطف و احسان کی طرح

گو ہمی چھوڑ عاصی خدا کیواسطے اپنا مکان
دور سوی روضہ شاہنشہ پیغمبران
باندھ لے اپنی کمر اس کام پر ای ناتوان
کب کی جا پہونچی مدینے سرور یجا کی جان
تن فقط لاہور مین ہی جسم بیجان کی طرح

ایضاً مخمس

دم مین دم آجای گر ہون مصطفےٰ دم بھر شفیع
چھوٹون غمسے گر مجھی چھوڑ و آئین وہ بنکر شفیع
راہ پر آؤن اگر ہوجائین وہ رہبر شفیع
بخشا جاؤن گر مرے بنجائین پیغمبر شفیع
سروری پاؤن اگر ہون حضرت سرور شفیع

واہ کیا سرکار عالی ہے رسول اللہ کی
روبرو جس شہ کی گردن خم ہی مہر و ماہ کی
کچھ نہین عزت جہان دنیا کی مال و جاہ کی
کیون نہو کافی حمایت ہمکو ایسے شاہ کی
جسنے بخشائی ہے امت سر بسر بنکر شفیع

دام غمسے سب کو چھوڑ وائینگے وہ خیر الانام
تشنہ کامونکو نبی کوثر سے بھر بھر دینگے جام
مصطفےٰ سے لینگے انعام شفاعت خاص عام
حشر کے دن مغفرت پا جائینگے عاصی تمام
ہونگے جب انکے لیے وہ شافع اکبر شفیع

نامداران جہانمین اُنسے نامی کون ہے
اُنسے بڑھکر دین و دنیا مین گرامی کون ہے
ساقی کوثر بوقت تشنہ کامی کون ہے
اپنا دنیا مین نبی سے زیادہ حامی کون ہے
کون ہوگا اُنسے روز حشر مین بہتر شفیع

سرور عالم کے ہین مداح سرور سیکڑون
منتظر خدمت کو بیٹھے ہین سکندر سیکڑون

سیکڑون دارا کھڑے ہین در پہ دربان کی طرح

عاشق صادق تمھارا یا رسول اللہ ہون
فکر و اندیشہ مین رہتا ہون ہمیشہ سرنگون
تیری الفت پر تو اگلن اندرون ہے او ربرون
ہے روان تیری محبت جسم مین مانند خون

غم ہے پوشیدہ ترا دل مین مرجان کی طرح

ہے بلا کیسی محبت گیسوے ابلدار کی
جس سے دل بیدل ہے اپنا اور رکا جاتا ہے جی
ہون پریشان حال دام درد و غم مین پاکے
تیری الفت کی گرہ ایسی ہے دل پر بندھ گئی

پیچ کھاتا ہون ہمیشہ زلف پیچان کی طرح

ہے کتاب عشق کا مد نظر جیسے ورق
سب تسلی ہو گئی جاتا رہا دل کا قلق
ملگئی علم حقیقی سے ہمین تعلیم حق
مصحف الفت کا پایا جیسے دلنے ہے سبق

دیکھتا ہون آپ کے چہرے کو قرآن کی طرح

چارہ سازی جسکی کی ہے آپنے بنکر طبیب
جسکو بخشا تمنے ہے خلق و ادب ہو کر ادیب
تونے خدمت مین بلا بھیجا ہے جسکو یا حبیب
تیری الفت کی زمین بوسی ہوئی جسکو نصیب

رات دن سجدے مین ہے گردون گردان کیطرح

کھو دیا ہے اپنا اس مہجور نے دین ہجر مین
ترک کر بیٹھا ہے سب دنیا کے آئین ہجر مین
تلخ رہتا ہے کبھی اور گاہ شیرین ہجر مین
گاہ خوشدل وصل مین اور گاہ غمگین ہجر مین

ایک حالت پر نہین دل دور دوران کیطرح

وقر و عزت نے تری عزت سے پایا ہے ظہور
حق کی صورت نے تری صورت سے پایا ہے ظہور
نیک سیرت نے تری سیرت سے پایا ہے ظہور
حق کی صورت نے تری صورت سے پایا ہے ظہور

سر بسر اپنی بدلکر شکل انسان کی طرح

جو زبان ذاکر ہے دنیا مین ترے اذکار کے
روشنی جس دل کو حاصل ہے ترے دیدار سے

اعلیٰ ہر ایک کلمہ سے کلمہ محمدی

آنکھوں میں میرے چھائی ہی تنویر مصطفےٰ
خط جگر میں کھینچی ہے تحریر مصطفےٰ
ہر دم زبان میں رہتی ہے تقریر مصطفےٰ
سینے پہ میرے لکھی ہی تصویر مصطفےٰ

منقوش لوح دل پہ ہی نقشہ محمدی

محکم نبی کا کیسا یہ دین متین ہے
ملت نبی کی مظہر نور یقین ہے
محکوم جسکے حکم میں سب سرزمین ہے
اعلیٰ ہر ایک دین سے محمد کا دین ہے

بیشک طریق حق ہے طریقہ محمدی

یہ قرب سرمدی بھلا کسکے نصیب ہی
یہ نور باطنی بھلا کسکے نصیب ہی
یہ وصل ایزدی بھلا کسکے نصیب ہی
یہ شان احمدی بھلا کسکے نصیب ہی

پایا ہے کسنے دنیا میں رتبہ محمدی

عاصی گنہ سے چاہے اگر سربسر نجات
ہے منحصر نبی کی فقط ذات پر نجات
لے اس شفیع خلق سے ملنے بخیر نجات
مطلوب روز حشر ہے سرور اگر نجات

مانگ اپنے حق سے ایک ذریعہ محمدی

ایضاً مخمس

آتش جان مشتعل ہے مہر رخشان کی طرح
ہے چراغ سینہ روشن شمع سوزان کی طرح
جلوہ گر داغ جگر ہے ماہ تابان کی طرح
ہجر میں گریان ہیں آنکھیں ابر گریان کی طرح

زخم دل خندان ہین غم میں تیخ خندان کی طرح

ناتوان محنت زدہ کی تم خبر فرقت میں لو
بندگان تشنہ لب کو شربت دیدار دو
چھوڑ دو مت محروم اپنے عاشقان زار کو
یا نبی تم ابر رحمت ہو تر و تازہ کرو

جان گلخوردہ کو امت کی گلستان کی طرح

ہین ولی لاکھوں تیرے خادم پیمبر سیکڑون
بندگی میں سرنگون رہتے ہین قیصر سیکڑون

ہو زمین و آسمان کسکا محمدؐ کے بغیر — عرش پر ہے آستان کسکا محمدؐ کے بغیر
لامکان پر ہو مکان کسکا محمدؐ کے بغیر — تازہ تر ہو بوستان کسکا محمدؐ کے بغیر
ہو وہی آرامگاہ جان برای عندلیب

عاصیا گر ہو رجوع قلب تیرا سوے گل — آب و گل مین تیری ہو جائی موثر بوے گل
صحبت گل سے تجھی حاصل ہو بیشک خوی گل — سرخرو کردینگی ای سرور برنگ بوے گل
باغبان دین جو حسن لینگے توای عندلیب

ایضاً مخمس

چرخ برین سے درجہ ہی اعلیٰ محمدؐ ہی — شمس و قمر سے اونچا ہی رتبہ محمدؐ ہی
لاریب حق کا جلوہ ہے جلوہ محمدؐ ہی — بیشک خدا کا سایہ ہے سایہ محمدؐ ہی
عرش برین کا پایہ ہی پایہ محمدؐی

کیا خوب شکل حبیب اللہ ہے — حسن ایسا جسکے جلوہ پہ سب کی نگاہ ہے
سیرت ہو ایسی جسکی زمانی کو چاہ ہے — صورت نبی کی برج شرافت کا ماہ ہے
خورشید اوج حسن ہی چہرہ محمدؐ ہی

حضرت کے پاس آئینگے عاصی بروز حشر — حال اپنا سب سنائینگے عاصی بروز حشر
بیشک نجات پائینگے عاصی بروز حشر — کیونکر نہ بخشے جائینگے عاصی بروز حشر
حق سے ملا ہی انکو وسیلہ محمدؐی

جلوہ وہ نور دیتا ہو نزدیک و دور مین — انسان مین اور فرشتو نمین غلمان و حور مین
چمکے ستارہ کسکا نبی کے حضور مین — شمس و قمر بھی محو ہوی جسکے نور مین
نکلا جو اوج دین پہ ستارہ محمدؐی

وہ کیا پیارا ذکر ہے ہر ایک ذکر سے — کیسا وہ اچھا ذکر ہی ہر ایک ذکر سے
مطبوع کیسا ذکر ہے ہر ایک ذکر سے — افضل نبی کا ذکر ہے ہر ایک ذکر سے

سرو بستان نبوت تیری ذوق و شوق مین
سنبل گلزار وحدت تیری ذوق و شوق مین
لالہ حمرای ضبت تیری ذوق و شوق مین
ای گل باغ حقیقت تیری ذوق و شوق مین
عرش تک جاتی ہی گلشن سی صدای عندلیب

فخر و فر و غرو شان احمدی دیکھے اگر
اقتدار آستان احمدی دیکھے اگر
غیرت جنت مکان احمدی دیکھے اگر
رنگ و بوے بوستان احمدی دیکھے اگر
آنکھون سی آنسو کے بدلی خون بہائی عندلیب

جیتے جی اپنی رکھی وہ دلمین گلشن کی ہوا
دور کر دی اپنی خاطر سے تصور باغ کا
کر کے ترک ہر یک سی رغبت بغیر از مصطفےٰ
سر در دین کے اگر ہو مدح مین نغمہ سرا
گلستان مین تاج سر ہو گل کا پای عندلیب

جسم تیرا یا نبی ہے جسم گل جان چمن
تیری سر سبزی سی ہی سر سبز میدان چمن
پھولتی پھلتے ہین سب تجھسی درختان چمن
تجھسے رکھتے ہین تولا سارے مرغان چمن
اپنی حالت پھر کہو کسکو سنائے عندلیب

سر نگون ہی تیرے قد کے روبرو سرو بھی
جھک کے کرتا ہی سدا شمشاد تیری بندگی
گل کو ہی ہر رنگ مین منظور خدمت آپکی
نعرہ زن ہین قمریان غم مین تمھاری یا نبی
عرش تک جاتا ہی شور نالہ ہای عندلیب

کب تلک یہ عاشق مضطر ستم دلبر سہے
اضطرار و آفت و درد و الم دلبر سہے
کسقدر درد جدائی دمبدم دلبر سہے
یہ دل گلخوردہ کبتلک خار غم دلبر سہے
ہجر گل مین کب تلک صدمہ اٹھائی عندلیب

شمع روشن ہو کہان ای باغبان بی باغ کے
طوطی بیجان کہان کھولی زبان بی باغ کے
نعرہ زن ہو قمری مضطر کہان بی باغ کے
کسجگہ بلبل کا ہو دی آشیان بی باغ کے
بے تری گھر کے کہان ہو دی سراے عندلیب

خشک ہو کیونکر خزان سی اسکی حرمت کا درخت — کیون کرے خوف تبر زن اسکی امت کا درخت

باغبان لم یزل حافظ ہی جسکا شاخ شاخ

پرتو ہ سب مین نظر آیا نبی کے نور کا — جا بجا چھایا ہے کیا سایہ نبی کے نور کا
حق نے جسدم جلوہ دکھلایا نبی کے نور کا — پتے پتے پہ پتا پایا نبی کے نور کا

دیکھا روشن دیدہ دل سے وہ جلوا شاخ شاخ

دور کیا ہے مثل گل عاصی اگر ہو سرخرو — بخشتین اسکو باغبان باغ امت رنگ و بو
پالے تشکل بوستان ابر کرم سے آبرو — کیا عجب باغ جہان مین گر رہے سرسبز تو

اچھا یہ مضمون ہی سرور تو نے باندھا شاخ شاخ

الیضاً مخمس

اگی بادس باغمین گر بار پائے عندلیب — بس اسی مین آشیان اپنا بنائے عندلیب
صدمہ فرقت کا بھلا کیونکر اٹھائے عندلیب — تیرے روضہ مین اگر گلشن ہو جائے عندلیب

جیتے جی پھر چھوڑ کر اسکو نہ آئے عندلیب

قول حق سنتا ہی جو سنتا ہی تیری بات کو — تجھکو جو سمجھا ہی وہ سمجھا ہے تحقیقات کو
جسکو تو ثابت ہوا پہونچا ہی وہ اثبات کو — حق کو پایا جسنے پایا ہے تمھاری ذات کو

گل کو دیکھا جسنے دیکھا ہے لقاے عندلیب

یا محمد اپنا والی یا ولی تجھ بن ہے کون — رہنما ئے راہ ملک سرمدی تجھ بن ہے کون
دین و دنیا بخشنے والا سخی تجھ بن ہے کون — امت بیکس کا حامی یا نبی تجھ بن ہے کون

کون ہو گل کے سوا مشکلکشائے عندلیب

باعث توقیر خاص و عام جب تم ہو جناب — شمع بزم عشرت و آرام جب تم ہو جناب
سرو باغ عزت و اکرام جب تم ہو جناب — باغبان گلشن اسلام جب تم ہو جناب

کیون نہو پھر روضہ جنت مین جائے عندلیب

روے گل پر حسن وے احمدی ہے سر بسر ‌ ‌ ‌ آب و ضیاب رنگ و بوے احمدی ہے سر بسر
پھول ہے گلزار عالم مین جو پھولا شاخ شاخ

کر دیا ہے سر گروہ انبیا حق نے جسے ‌ ‌ ‌ اور کیا ہے اولیا کا پیشوا حق نے جسے
اور بنایا خلق کا فرمانروا حق نے جسے ‌ ‌ ‌ باغبان باغ عالم کر دیا حق نے جسے
بلبل اسکا بوستان دین مین بولا شاخ شاخ

آسمان تک بڑھگیا نخل مراد اہل دین ‌ ‌ ‌ کر دیا حق نے ہرا نخل مراد اہل دین
کیسا پھولا اور پھلا نخل مراد اہل دین ‌ ‌ ‌ پر ثمر ہو کر جھکا نخل مراد اہل دین
باغ امید جہان لایا ہے میوا شاخ شاخ

جابجا اُس باغ مین ہین بلبلین نعرہ زنان ‌ ‌ ‌ اور کوکو کر رہی پھرتی ہین ہزارون قمریان
بڑھگیا ہے جنت الاعلی سے جسکا عز و شان ‌ ‌ ‌ زیر سایہ آگیا جسکے زمین و آسمان
ایسا بستان محمد بڑھکے پھیلا شاخ شاخ

بوستان احمدی شام و سحر سر سبز ہے ‌ ‌ ‌ خوشنما ہر ایک گل ہر برگ تر سر سبز ہے
گلشن پیغمبری دیکھو جدھر سر سبز ہے ‌ ‌ ‌ دین احمد کا شجر ایسا شجر سر سبز ہے
جسکی ہے پربار مثل شاخ طوبی شاخ شاخ

کیون نہ حضرت کی بلندی سے ڈرے چرخ بلند ‌ ‌ ‌ کیون نہ سر خاک ندامت پہ دھرے چرخ بلند
کیون کھڑا ہووے نہ حضرت سے پرے چرخ بلند ‌ ‌ ‌ ہمسری اُس سرو سے کیونکر کرے چرخ بلند
پھیلکر جسکی گئی تا عرش والا شاخ شاخ

چاند سورج پر ہوا نور محمد جلوہ گر ‌ ‌ ‌ ہو گیا صبح و مسا نور محمد جلوہ گر
سب نے دیکھا بر ملا نور محمد جلوہ گر ‌ ‌ ‌ نور حق کے ساتھ تھا نور محمد جلوہ گر
جو شجر پر طور کے موسی نے دیکھا شاخ شاخ

دن بدن بڑھتا ہے حضرت کی نبوت کا درخت ‌ ‌ ‌ سبز ہے ہر وقت پیغمبر کی ملت کا درخت

ہین سارے نعت نبی مین گویا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

خدا نے یہ چاند اور ستارے نبی کی خاطر ہین سب سنوارے
زمین پہ جتنے ہین ماہ پارے ہین بس اسی کے لیے اُتارے
ہین کے سب اسکے غم کے مارے خدا کے بندے ہین جو بچارے
نبی جو ہین کے خدا کے پیارے فرشتے اور جن و انس سارے
نبی سے رکھتے ہین سب تولا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

ہے نقش جبتک نگین ہے جبتک مکان ہے جبتک مکین ہے
ظہور نور تقین ہے جبتک رواج شرع متین ہے جبتک
عیان محمد کا دین ہے جبتک جنان ہے جبتک جنین ہے
زمان ہے جبتک زمین ہے جبتک قیام عرش برین ہے جبتک
رہیگا حضرت کے دین کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

نبی نے جسسے وہ قرب پایا کہ حق نے مہمان اسے بنایا
وہ سایہ سورج مین جا سمایا دُلی نے دونوں سے رخ چھپایا
ولی محبت نے جوش کھایا جو دلمین تھا وہ زبان پہ آیا
خدا نے احمد کو جب بُلایا مکان سے تا لامکان دکھایا
رہا نہ حائل تھا کوئی پردہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

جو دیکھا سورج نے اسکا سایہ تو مارے غیرت کے منہ چھپایا
قمر نے جب چہرہ دیکھ پایا تو غم کا سینے پہ داغ کھایا
نبی کا جسوقت رعب چھایا جہانکو تمین اسکے آیا
فلک نے خدمتمین سر جھکایا زمین نے سجدے مین بار پایا
اثر حکومت کا جبکہ پہونچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

عبث ہے اسکی تلاش گھر گھر کہ تیرے گھر مین ہے شمع انور
ہے تیرے زیر بغل وہ دلبر لکھا ہے نقشہ ترے برابر
بشوق دیدہ رخ پیمبر تو عاصی کسواسطے ہے مضطر
نبی کی تصویر لوح دل پر جھکا کے سر دیکھ لے تو سرور
کہان تو ڈھونڈھیگا زیر و بالا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

ایضاً مخمس

ہمنے مانند صبا گلشن کو دیکھا شاخ شاخ
مثل قمری نالۂ غم دل سے کھینچا شاخ شاخ
ہو کے طوطی آشیان ہمنے بنایا شاخ شاخ
بنکے بلبل ہمنے باغ دہر ڈھونڈھا شاخ شاخ
پایا سب پر نام پیغمبر کا لکھا شاخ شاخ

جنت الفردوس کو بوے احمدی ہے سر بسر
لالہ سرمست بوے احمدی ہے سر بسر

نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا اصلا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

جدھر کو آنکھیں اُٹھا کے دیکھا فلک کے اوپر زمین کے نیچے — نبی کا آیا نظر تجلی فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ستارہ حضرت کے دین کا چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے — ظہور نور نبی ہے برجا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

اسی کا آتا نظر ہے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

بر حقیقت مین اس جہان مین اسی کو حق نے کیا بڑا ہی — دیا اسیکو ہے ملک و دولت اسیکو بخشی جہان پناہی
اسیکی دنیا مین ہے حکومت اسیکی دین مین ہے بادشاہی — خدا نے بخشا ہے تاج شاہی اسیکو ز ماہ تا بماہی

زمانہ مانے ہے حکم اسکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

ادھر فرشتے ہین اسپہ قربان ادھر نثار اسپہ حور و غلمان — ادھر تصدق تمام حیوان ادھر فدا ہین تمام انسان
ادھر ہین کفار سارے حیران ادھر اطاعت مین اہل ایمان — ادھر زمین اسکے زیر فرمان ادھر ہے محکوم چرخ گردان

وہ ہے زمانہ کا کار فرما فلک کے اوپر زمین کے نیچے

وہ رعب شکل و جلال صورت وہ قال تقریر و حال صورت — وہ بدر چہرہ ہلال صورت وہ بے مثالی مثال صورت
وہ سبکے ساتھ اتصال صورت وہ سب پہ روشن خیال صورت — وہ حسن صورت جمال صورت وہ حسن معنی کمال صورت

کہین کسی نے سنا نہ دیکھا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

خدا نے ملک جہان مین دلوایا تھا راج کسکو پہلے — زمانہ دیتا تھا خراج زمین کا ہمیشہ یہ باج کسکو پہلے
سند سمجھتے تھے محسن اپنا فقیر و محتاج کسکو پہلے — ہوا تھا معراج کسکو پہلے ملا تھا یہ تاج کسکو پہلے

یہ پایا تھا پہلے کسنے پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

کہین ہے باپ اور کہین پسر ہے کہین ہے میوہ کہین شجر ہے — کہین ہے دریا کہین گہر ہے کہین ہے زر اور کہین زہر ہے
کہین ہے شعلہ کہین شرر ہے کہین ہے شام اور کہین سحر ہے — کہین ہے سورج کہین قمر ہے کہین ہے جن اور کہین بشر ہے

یہ جلوہ ہے نور احمدی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

زمین پر اہل زمان ہین جتنے فرشتے آسمان پر ہین جتنے — زمانہ مین پسر و جوان ہین جتنے عیان ہین جتنے نہان ہین جتنے
ضعیف جتنے جوان ہین جتنے تمام اہل زمان ہین جتنے — جہان مین اہل جہان ہین جتنے مکین کون و مکان ہین جتنے

یا محمد مرتضےٰ کے واسطے کیجے مدد
حضرت خیر النسا کے واسطے کیجے مدد
اور شہید کربلا کو واسطے کیجے مدد
وقت مشکل ہی خدا کے واسطے کیجے مدد
ہو خبر بندے کی اے سلطان دوران آجکل

اپنے عاشق کی خبر اب لیجیے ہو جسطرح
چاک چاک اسکا ہی سینہ سیجیے ہو جسطرح
مشکل اسکی آپ آسان کیجیے ہو جسطرح
دیر مت کیجے زیارت دیجیے ہو جسطرح
سخت ہون ناچار زیر بار ہجران آجکل

حالت ابتر ہی مری ای چارہ ساز بندگان
کر دیا مجھکو ترے غم نے ضعیف و ناتوان
مستعد ہی جسم سے اپنے نکلجانی کو جان
دستگیری کا ہی وقت اے دستگیر بیکسان
ہے دم امداد ای محبوب یزدان آجکل

اپنے گنجینے سے حضرت خیر دلواؤ مجھے
منزل مقصود تک اسوقت پہونچاؤ مجھے
رہنما بنکر خدا کی راہ دکھلاؤ مجھے
کیجیے میری شفاعت حق سی بخشاؤ مجھے
اپنے ہون اعمال سی ترسان و لرزان آجکل

گوہر افشان دیدۂ گریان ہین مثل ابر تر
جسکی سیرابی سی رہتی ہین ہرے زخم جگر
اور شگفتہ ہے بہار درد و غم شام و سحر
اسقدر پھولے ہین داغ غم دل پُر داغ پر
بنگیا ہے سینہ پر گل گلستان آج کل

ای شفیع عاصیان حاجت روای بندگان
ہادی اہل جہان مشکلکشای بندگان
مانتے ہو آپ حضرت التجای بندگان
راہ پر لاؤ اسے ای رہنمای بندگان
بھولا پھرتا ہی یہ سرور تیرا نادان آجکل

ایضاً مخمس

ہوا نہ ہمسر نبی کا پیدا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
بنا ہی انکا نہ کوئی ہمتا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
نہ دیکھا چشم جہان نے ایسا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
نبی کا ثانی خدا کا بندہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

اپنی خدمت مین فقط شام وسحر رکھتے مجھے ۔ ازرہ لطف وکرم زیر نظر رکھتے مجھے
بندہ کی حالت اگر وہ بندہ پرور دیکھتے

رکھتے تھے مدت سی ہم شوق لقای مصطفےٰ ۔ جیتے جی لیکن نہین حاصل ہوا یہ مدعا
بعد مردن ہی سوی یثرب کہین وحسرتا ۔ خاک لے جاتی اڑا کر اپنی گر باد صبا
سرور عالم کا روضہ ہم بھی سرور دیکھتے

مخمس سید مرشد علی گیلانی بغدادی میدنی پوری تخلص عاصی بر غزل مصنف

ہم ہین مداح جناب شاہِ دوران آجکل ۔ تیز رکھتے ہین قلم ہر وقت وہر آن آج کل
صفحۂ قرطاس ہوا بنا زر افشان آجکل ۔ صدق دلسی ہین نبی کے ہم ثناخوان آجکل
مشتہر اہل سخن مین ہین سخندان آجکل

دیجیے درمان مسیحاے زمان کیجے نہ دیر ۔ درد و غم سے دیجیے مجھکو امان کیجے نہ دیر
شائق دیدار ہے یہ ناتوان کیجے نہ دیر ۔ آؤ گر آنا ہے اب اے جان جان کیجے نہ دیر
ورنہ جائیگی نکل یہ جان بے جان آجکل

دن کو بے چینی ہے تیرے غم کے مارے یا نبی ۔ شب کو بیداری مین گنتا ہون ستارے یا نبی
ہو پریشان حال فرقت مین تمہارے یا نبی ۔ پیچ کھلجائین دل ابتر کے سارے یا نبی
گر مجھے دکھلا دو وہ گیسوے پیچان آجکل

غم کی ہر دم ہے دل بیتاب پر شدت نئی ۔ ہر گھڑی نازل ہے جان زار پر آفت نئی
دن بدن ہوتا ہے اندیشہ نیا حیرت نئی ۔ گردشین ہر روز دکھلاتا ہے یا حضرت نئی
تیرے سر گشتہ کو یہ گردون گردان آجکل

زندگی دشوار ہے جانان تمہارے ہجر مین ۔ ہے دل حسرت زدہ نالان تمہارے ہجر مین
اپنی جان زار ہے بیجان تمہارے ہجر مین ۔ دیدۂ نادیدہ ہین گریان تمہارے ہجر مین
داغ دل ہین سر بسر فرقت مین خندان آجکل

فرِ دولت دیکھکر بنجاتا افریدون غلام
بہرہ ور بانی ترے دربر رہا کرتے مدام
گر ترا دربار دارا و سکندر دیکھتے

آئنہ حیرت مین آجاتا ترا رخ دیکھکر
خور خجل ہوتا اگر کرتا کہین تجھپر نظر
داغ کھاتا جلوہ رخسار سے نور قمر
آنکھین کھلجاتین ستارونکی تبسم مین اگر
جلوہ حضرت ترے دانتونکا گوہر دیکھتے

تم اگر اپنی طرف حضرت ہمین لیتے بلا
مانگتے ہرگز نہ اپنا مدعا تیرے سوا
اور دکھاتے راستہ دربار گوہر بار کا
غیر کے گھر پر کبھی جاتے نہ ہم یا مصطفے
دیکھتے گر دار دنیا مین ترا در دیکھتے

جسم نورانی وہ کیسا جسم تھا مانند جان
زیر سایہ جسکے تھے وحش و طیور و انس و جان
جسکے جلوے سے ہوئے ظاہر زمین و آسمان
عرش سے اونچا تھا بیشک قد شاہ مرسلان
دیدہ مردم بھر اسکا سایہ کیونکر دیکھتے

تم اگر چارہ گری کرتے مری بہر خدا
تو اگر آتا تو بیشک سر سے ٹلجاتی بلا
ایکدم مین اچھا ہو جاتا مریض لا دوا
جسم بے جان مین پھر آجاتا یہ دم نکلا ہوا
آخری دم مین اگر ہم تجھکو دم بھر دیکھتے

تیری صورت پر دل و جان سے فدا ہوتے نہ ہم
دیکھکر زلف مسلسل مبتلا ہوتے نہ ہم
والہ و مفتون حسن دلربا ہوتے نہ ہم
تجھپہ عاشق یا جناب مصطفیٰ ہوتے نہ ہم
تیرے ہمصورت اگر دنیا مین دلبر دیکھتے

تو اگر آتا نظر اے مطلع نور صفا
رکھتے تیرے حسن کو مد نظر صبح و مسا
چاند سورج کی طرف بیشک کوئی کم دیکھتا
لوح دل پر کھینچ لیتے صاف نقشہ آپ کا
تیری صورت یا محمد گر مصور دیکھتے

کب گرفتار غم و رنج و ضرر رکھتی مجھے
حالت فرقت مین کب زیر و زبر رکھتی مجھے

جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

دنیا و دین کا صاف کھلا جس سے فیض ہے
ہر صاحب یقین کو ملا جس سے فیض ہے
جاری خدائی اپنا کیا جس سے فیض ہے
سورج کی طرح جاری ہوا جس سے فیض ہے
روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

اس نور سے ہی حکم شریعت رواں ہوا
اس نور سے ہی راز حقیقت بیاں ہوا
اس نور سے ہی راہ طریقت عیاں ہوا
اس نور سے نمود مکین و مکاں ہوا
روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

پرتو فگن یہ نور ہے دنیا مین کو بکو
پوشیدہ چشم خلق سے رہتا نہین کبھو
جلوہ ہی اسکا اہل بصیرت کے روبرو
سرور بچشم غور اگر دیکھے چار سو
روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

مخمس

کاشکے ہم بھی کبھی شکل پیمبر دیکھتے
ماہ انور اوج خوبی پر منور دیکھتے
جلوہ گر نور خدا حضرت کے رخ پر دیکھتے
اپنے سینے کو بچشم غور ہم گر دیکھتے
دل کے آئینہ سے عکس روی دلبر دیکھتے

ملتے بیداری مین گر تم اے نبی محترم
ملتے بیہوشی مین گر پھر رہتے ہم ہشیار کم
خواب سے ہم ہرگز نہ ہوتے آشنا دنیا مین ہم
نیند سے ہرگز نہ آنکھین کھولتے دمنا رہم
آپ کا روے مبارک خواب مین گر دیکھتے

حرم اگر پاتا ترے خمخانۂ الفت سے جام
رہتا خدمت مین ہمیشہ بندہ بنکر صبح و شام

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

روئے حسین یہ نور ہو جس نور سے مدام
گلشن شگفتہ جس سے ہو بلبل ہو شاد کام
خندان ہو جس سے چہرۂ گلزار صبح و شام
یہ باغ جسکے فیض سے سرسبز ہے مدام

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

صورت نبی کی مطلع انوار کردگار
رخسار کیسے کھاتی چمن گل جس سے دو ملین خار
چہرہ وہ چہرہ جس سے ہے آئینہ شرمسار
ہر باغ مین ہو جس سے نمایان نئی بہار

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

یہ نور ہے وہ نور کہ ہو جلوہ گر جدھر
سینہ صفا ہو روبرو آجائے حق نظر
فی الفور شام غم سے نمودار ہو سحر
جلوہ خدا کا ہووے عیان جس سے خلق پر

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

اس نور سے زمانہ نے پائی ہے روشنی
حق نے یہ روشنی یہ بڑھائی ہے روشنی
تیرہ دلون کو اب نظر آئی ہے روشنی
اندھون کو صاف جسنے دکھائی ہے روشنی

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

دیکھے اگر وہ صورت محبوب چاندنی
یہ کس حساب مین وہان محسوب چاندنی
جائے عرق مین ابنے دہین ڈوب چاندنی
شرمندہ چاند جس سے ہے محجوب چاندنی

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے

ازان کرم که تو کردی بخلق دور زمن — ازان بهار که خندان ز تست در گلشن
ازان نسیم که رونق تو دادهٔ به چمن — ازان بعثت که بعیسی دمی رسید سخن

بے حیات بعشاق جان فدا برسان

گند بهجر تو سرور فغان فغان همه حال — فدای روی تو هر وقت هر زمان همه حال
دهی تو چارهٔ دلهای بے دلان همه حال — رسند ز تو بمقصد شکستگان همه حال

دل شکستهٔ نعتی بمدعا برسان

مسدس

نور محمدی ہے جو سب کے حضور ہے — منظور جسکی روشنی نزدیک و دور ہے
اک لمعہ جسکے نور کا لمعان طور ہے — اک جلوہ جسکے جلوہ نسی غلمان و حور ہے

روشن نبی کا مطلع خوبی پہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

اس نور کی تجلی سے شمس و قمر بنے — حورین نبین فرشتے بنے اور بشر بنے
قطرے بنے اسی سے اسی سے گہر بنے — جتنے ہین بحر و بر بنے اور خشک و تر بنے

روشن نبی کا مطلع خوبی پہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

اس نور سے ہر ایک کا نام و نشان بنا — اس نور سے زمانہ بنا اور جہان بنا
اس نور سے زمین بنی و آسمان بنا — اس نور سے مکان بنا اور لامکان بنا

روشن نبی کا مطلع خوبی پہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

یا تنک ہر اسکی روشنی انسی ہی آب و تاب — بیتاب جس سے ہوتے ہین مہتاب و آفتاب
شام و سحر کا جسمین نہین ہوتا انقلاب — امت کے لوگ جس سے برابر ہین بہرہ یاب

ہنسینگے جب مشتاق شہ کا نبی ہر حال مین ۔ اپنے حامی ہین جناب احمدی ہر حال مین

پھر رہین غمخانۂ دنیا مین کیون ناشاد ہم

سینے پر رکھین ہم اپنے غم کی سل کسواسطے ۔ آتش غم سے جلائین اب گل کسواسطے

دلکو رکھین اس جہانمین مضمحل کسواسطے ۔ باندھ بیٹھین خانۂ دنیا مین دل کسواسطے

کسلیے ہون ایسے ویرانے مین اب آباد ہم

مان لی ہے جسنے جب بیکس کی حق نے عاجزی ۔ کی ہدایت رہنما بنکر براہ بندگی

ہے ہمین ورد زبان ہر وقت حمد ایزدی ۔ ہوگئے مشہور ہم دنیا مین مداح نبی

کیون نہ لین اسبات پر سرور مبارکباد ہم

مخمس بر غزل معنی

نسیم صبح دعایم بمصطفے برسان ۔ ز بندہ بندگی و عجز و التجا برسان

ازین فقیر بآن بادشہ دعا برسان ۔ صبا بحضرت احمد سلام ما برسان

نیاز ذرہ بخورشید مصطفے برسان

تو اہل دولت و جاہی و ما فقیرانیم ۔ غنی و مالک ملکی و ما غریبانیم

تو اہل وصف ثنائی و ما ثنا خوانیم ۔ تو بادشاہ کریمی و ما گدایانیم

ز خوان فیض نصیبے بہر گدا برسان

ببخش از لب نوشین دوائے جان ہوگا ۔ حیات تازہ عطا کن بہ بندۂ بیمار

ز خدمت تو شہم گرچہ دورم اے دلدار ۔ غبار خاک قدم را بدست باد بسیار

درون دیدۂ مشتاق طوطیا برسان

بہو قمری مست بشوق تو گردن تسلیم ۔ ستادہ صورت سروم بخدمت تعظیم

ز دور دہجر مرا در دست داغ عظیم ۔ چو بلبلم بخزان گنہ نزار و سقیم

تو از بہار شفاعت گل شفا برسان

جسم ہو کمزور اور بے مغز ساری استخوان — غم مین فرقت کے اٹھاتے ہین ہزارون سختیان
سنگ ہین یا کوہ یا آہن ہین یا فولاد ہم

صدقہ صدیق اکبر دو مجھے صدق و صواب — اور عمر کے واسطے دو کھول دل کے پیچ و تاب
دور کر دو مجھسے عثمان کے لیے رنج و عذاب — خاکسار اپنے پہ کیجے رحم بہر بو تراب
آتش غم مین نہ کر لین آبرو برباد ہم

دو ہمین قرب محبت مین مکان بہر خدا — رکھو حاضر اپنی پابوسی مین ہمکو دائما
بندہ نادار کو خدمت سے مت کیجے جدا — مجھکو بلوالو مدینے مین اگر اسے رہنما
ہو وین بندیخانہ لاہور سے آزاد ہم

کس سے ملتا ہے ہمین دنیا مین دین تیرے بغیر — کس سے حاصل ہے ہمین صدق و یقین تیرے بغیر
کون کرتا ہے صفا دل کا نگین تیرے بغیر — کوئی جب عقدہ کشا اپنا نہین تیرے بغیر
کس سے مانگین وقت مشکل یا نبی امداد ہم

گلشن عالم مین تم پیدا ہوے سرو سہی — تمسے ہے سرسبز اور شاداب باغ جنتی
شکل بلبل مجھکو تیرے عشق مین ہے بیکلی — مثل قمری ہے مری گردن مین طوق بندگی
زیر سایہ ہین ترے اے ہمسر شمشاد ہم

اضطراب اب مبدم ہے اپنے دم کے واسطے — ہم ہوے پیدا فقط رنج و الم کے واسطے
ہے وجود اپنا جو دنیا مین عدم کیواسطے — محنت و درد و الم اور سوز غم کے واسطے
آئے کیون افسوس اندر خانہ ایجاد ہم

مبتلا ہے درد دل اپنی ہے جان دردناک — غم کی بیماری دل بیدل کو کرتی ہے ہلاک
آتش ہجر انسے جلتی ہے ہمیشہ اپنی خاک — تیشہ اندیشہ کرتا ہے جگر کو چاک چاک
گو وہ غم رکھتے ہین دلبر صورت فرہاد ہم

ہے ہمین امید فضل سرمدی ہر حال مین — اور ہے شامل حال لطف سرمدی ہر حال مین

از دو چشم خونفشان آنخانہ را دریا کنم

یا حبیب اللہ بسوی خود بخوان این بندہ را
یا مجیب اللہ اجابت کن براے حق دعا
یا نبی اللہ بشنو التجاے این گدا
یا رسول اللہ بسوی خویش مارا رہ نما

تا ز فرق سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

ای تو گر باشم بفردوس نیم باشم خجل
گر روم در باغ بیروے تو گردم مضمحل
مینماید بے رخت در چشم من گل مثل گل
آرزو بے جنت الماوا برون گردم ز دل

بہشتم این بس کہ بر خاک درت ماوا کنم

دل بداغ اشتیاقت چون چراغ افروز شد
وقت شب شد بیخبر دیوانہ اندر روز شد
گاہ در تاب و تپش شد گاہ اندر سوز شد
صد ہزاران دی درین سودا مرا امروز شد

نیست صبرم بعد ازین کامروز را فردا کنم

گر بیائی سوی من قربان سر راہت شوم
والہ و مفتون حسن غیرت ماہت شوم
بیدل و بیجان ز عشق روی دلخواہت شوم
خواہم از سودای تو پابوس درگاہت شوم

یا بپایت سر نہم یا سر درین سودا کنم

پیش خود خوانی اگر خیر البشر یک لحظہ
زندہ گردد سرور خستہ جگر یک لحظہ
تا بساید بر سر پاے تو سر یک لحظہ
مردم از شوق تو معذورم مگر یک لحظہ

جا بیاے سر نامہ شوق دگر انشا کنم

مخمس

وقت پر کسکو کرین ای شاہ امت یاد ہم
بند غم سے ہوئین کسکے لطف سے آزاد ہم
اس دل ناشاد کو کیونکر کرین اب شاد ہم
یا نبی کس سے کرین بآپ کے فریاد ہم

کس سے مانگین ای شہنشاہ معلے داد ہم

ہمجان ہی تیرے درد غم مین جان نیم جان
ناتوانی سے ہوا ہے تن سراپا ناتوان

یا نبی بر آسمان دین مہ انور توئی
بیگمان بر اوج نیکو اختری اختر توئی
بی بہا در بحر الطاف و کرم گوہر توئی
در گروہ سروران ملک دین گوہر توئی
بر قد زیبای تو زیبد کلاہ سروری

یا محمد کن کرم بر عاشقان زار خویش
روشنی دہ ماہ را از روی پر انوار خویش
کن منور دیدہ ہای مردم از دیدار خویش
یا نبی اللہ بر افگن پردہ از رخسار خویش
تا شود روشن ز رویت آفتاب خاوری

ذات تست اندر جہان شمع شبستان کرم
مثل تو برپا نشد سروی بہ بستان کرم
جسم تو جسم مروت جان تو جان کرم
جوہری چون تو نشد تابندہ از کان کرم
تو عجب در یتیمے و عجائب گوہری

جلوہ نور تو شد رخشان ز انوار الٰہ
عین دیدار تو اندر دیدہ دیدار آلہ
نو گل حسن تو شد خندان ز گلزار الٰہ
ذات پاکت آمدہ سرّی ز اسرار الٰہ
عقل ہر کس کی رسد آنجا بفہم سرسری

سرورم پر جرم و پر عیب و خطا زار و خجل
ای نبی مپسند این مداح را زار و خجل
از گناہ خود بدنیا دائما زار و خجل
بو المعالی بر درت آمد شہا زار و خجل
بندہ را مہر خدا از محنت و غم کن بری

مخمس بر غزل جامی رح

بخت یاور گو کہ عزم خانہ مولی کنم
پر گہر از آب دو دیدہ دامن صحرا کنم
چون غبار راہ در راہش سر شیدا کنم
کی بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

بر در آن خانہ گر یابم ز بخت خویش رہ
دائما بر آستان خانہ سایم ناصیہ
چار سو گردش بگردم مثل دور مہر و مہ
بر کنار زمزم از دل بہ کشم صد زمزمہ

اُٹھا دون جسقدر ہو نقش غیر اپنی نگینے سے   سر باد ور گردون داغ سرور اپنی سینے سے

خصومت کا عدوت کا شقاوت کا ندامت کا

مخمس بر غزل ابو المعانی

ای بفرق عزبت تابنده تاج سروری   ای بپای پایه ات زیبنده تخت برتری
ای زحسن چهره ات رخشنده نور مهتری   ای بذات تو مزین مسند پیغمبری

ای خجل گشته زر دیت آفتاب خاوری

هست ذات تو خبر گیر جهان اندر جهان   خیر خواه دشمنان و غمگسار دوستان
بار دل از عنبر یان تکیه گاه بیکسان   این جهان وانجهان فارغ نه ازا متان

هیچ پیغمبر نکرده چون تو امت پروری

هیچ آدم وارث خلد برین گردیده   همچو موسے مظهر نور یقین گردیده
همچو یوسف مالک ملک زمین گردیده   چون سلیمان صاحب تاج و نگین گردیده

حلقه زد حکمت بملکت هر چون انگشتری

خلق عالم سر بسر پروانه شمع رخت   در جهان اهل نظر پروانه شمع رخت
سید الشمس و قمر پروانه شمع رخت   سرور اجن و بشر پروانه شمع رخت

سوخته در جلوهٔ انوار تو حور و پری

رہنمائے اہل دنیا ہادی دین متین   طالب و مطلوب حق محبوب رب العالمین
پیشوائے اہل عرفان مقتدای متقین   سید الکونین ختم الانبیا و المرسلین

مطلع نور ہدایت ماه اوج رہبری

سرمه اندر دیدهٔ اہل بصیرت خاک تو   از غم از دست ہر دم عاشق غمناک تو
ہر کسے اندر جہان زد پنجه در فتراک تو   گر نبودے یا نبی اللہ ذات پاک تو

هیچ پیغمبر ندیدے دولت پیغمبری

تسلی اک محمد پر ہے اصحاب مصیبت کو		محمد پر بھروسا ہے گنہگاران امت کو
	عنایت کا رعایت کا حمایت کا شفاعت کا	
محمد سے نشان حق کا ملا ساری زمانے کو حقیقت کا پتا حاصل ہوا ساری زمانے کو		نظر آیا خدا کا راستہ ساری زمانے کو محمد سے خزانہ مل گیا سارے زمانے کو
	اعانت کا صیانت کا امانت کا دیانت کا	
نبی کے فیض سے کون و مکان کو فیض پہونچا ہے نبی کے علم سے پیر و جوان کو فیض پہونچا ہے		نبی کے فضل سے دور زمان کو فیض پہونچا ہے نبی کی خوش کلامی سے جہان کو فیض پہونچا ہے
	لطافت کا ملاحت کا فصاحت کا بلاغت کا	
ہوا آغاز سب کا حضرت ختم الرسالت سے ملا فضل و ہنر ہر ایک کو انکی فضیلت سے		بندھا ہے واسطہ سب کا شہنشاہ نبوت سے سبق پایا دبستان جہان میں سب نے حضرت سے
	مہابت کا صلابت کا نجابت کا قناعت کا	
محمد کا رہیگا دین تا دور زمان باقی نہین چھوڑا الیقین مین انکی کچھ وہم و گمان باقی		یہ دین باقی ہے جبتک ہے زمین و آسمان باقی نبی کی کشور دین مین نہین رکھا نشان باقی
	حیانت کا خشونت کا خباثت کا حماقت کا	
نظر آتا ہے نور مصطفے رخسار ہستی مین نبی کی گرم بازاری ہے اس بازار ہستی مین		اسی گل کا ہے جلوہ جلوہ گر گلزار ہستی مین وجود احمدی سے ہے وجود اس دار ہستی مین
	کرامت کا سلامت کا متانت کا صیانت کا	
نبی کے دوستدارون نے خدا سے رتبہ پایا ہے نبی کے جان نثارون نے خدا سے رتبہ پایا ہے		نبی کے غمگسارون نے خدا سے رتبہ پایا ہے نبی کے چار یارون نے خدا سے رتبہ پایا ہے
	صداقت کا عدالت کا سخاوت کا شجاعت کا	
نبی کے پاس گر پہونچون کسی اچھے قرینے سے		قدم اپنا کبھی باہر نرکھون پھر مدینے سے

آفرین کہتے ہین مجھکو اور مری استاد کو

مست کردو ایسی دیوانی کو اپنی جام سے
تا رہے حاصل فراغت ہمکو ہر اک کام سے
باندھ لو حضرت اسی گیسوی عنبر فام سے
چھوڑ دو مت جسکو رہی دام اسکا اپنی دام سے

قیدی اب اپنا بنا لو سرور آزاد کو

مخمس بر غزل مصنف

نبوت کا محمد بادشہ والی ولایت کا
محمد خلق کا فرمانروا حاکم حکومت کا
قیامت کا وسیلہ مصطفے حیلہ سعادت کا
طریقت کا نبی ہے رہنما ہادی شریعت کا

حقیقت مین وہی نقطہ ہی اسرار حقیقت کا

نبی کے خلق سے خلق و ادب نے پایا رتبہ
نبی کی خوبی صورت سے خوبی کو ملا رتبہ
نبی کی ذات سے اسلام نے حاصل کیا رتبہ
نبی کے مرتبے سے دو جہان مین بڑھ گیا رتبہ

کرامت کا شرافت کا نجابت کا سعادت کا

ہوا فیض خدا جاری نبی کی ذات سامی سے
اٹھایا فائدہ سب خلق نے خلق گرامی سے
ملی عزت عزیزونکو محمد کی غلامی سے
نشان ظاہر ہوا دنیا مین انکی نام نامی سے

محبت کا مروت کا سخاوت کا مودت کا

بالتسلیم زمانہ مصطفے نے راج پایا ہے
نشان کشور روی زمین سے باج پایا ہے
رو بالا مرتبہ پایا ہے اور معراج پایا ہے
عزیزو سرور عالم نے حق سے تاج پایا ہے

خلافت کا امامت کا نبوت کا رسالت کا

نبی کے دین سے دلکا مدعا پایا ہی امت نے
نبی کی حق نمائی سے خدا پایا ہی امت نے
نبی کے لطف سے حق کا پتا پایا ہی امت نے
نبی کے راستے سے راستہ پایا ہی امت نے

ہدایت کا صداقت کا عبادت کا ریاضت کا

محمد پر نظر ہے مردم اہل بصیرت کو
محمد پر فقط امید ہے ارباب غفلت کو

تیری صورت گر نظر آتی کہین فرہاد کو

حق نے لکھی ہے تری تصویر کیا حق کی قسم
تیرا نقشہ کر سکین تصویر گر کیونکر رقم
دل کے آئینہ سے جو دیتی ہے جلوہ دمبدم
پھینکدین ہاتھون سے اپنے یک قلم اپنا قلم
آپ گر صورت دکھاوین مانی و بہزاد کو

چہرۂ ہستی کو تیرے حسن سے زینت ملی
مہر و مہ کو روشنی افلاک کو رفعت ملی
عرش و کرسی کو تری وسعت سے ہے وسعت ملی
آگ کو تجھسے بلندی خاک کو عزت ملی
آبداری آب کو تیزی و تندی باد کو

ہجر مین ہو دیکھیے آخر کو کیا انجام دل
ہووے بے دیدار حاصل کسطرح آرام دل
غم مین کیسے ہو قیام جان و استحکام دل
رونے سے کیونکر بھلا ملجائے اپنا کام دل
پانی پر ہو محکمی کس طور اس بنیاد کو

عزت اور حرمت مین حضرت تجھسے اعلیٰ کون ہے
تجھسے افضل تجھسے بہتر تجھسے اچھا کون ہے
پایۂ عز و شرف مین تجھسے اونچا کون ہے
تیرے ہمرتبہ فرشتون مین فرشتہ کون ہے
مرتبہ ایسا ہے حاصل کون آدم زاد کو

واسطہ بیشک سا دلی رکھتا ہے وہ اللہ سے
درگہ حق مین پہونچتا ہے تری درگاہ سے
جسکو ہے حاصل خدا کی چاہ تیری چاہ سے
بھولتا ہرگز نہین دنیا مین حق کی راہ سے
یاد جو رکھتا ہے حضرت دلمین تیری یاد کو

تیرے بندے ہین فقط سب بندگان اہل دین
سرنگون رہتے ہین سرداران باتاج و نگین
بادشاہان زمانہ ہین غلام کمترین
آپ کے محکوم ہین سب حاکمان سرزمین
مانتے ہین مرشدان دین ترے ارشاد کو

ہون ترا مداح اسے پیغمبر آخر زمان
نام نامی آپ کا ورد زبان ہے ہر زمان
جب تلک جاری قلم اپنا ہے اور گویا زبان
اسپہ سب خلق جہان خرد و کلان پیر و جوان

تو امین حق ہی اور تجھپر امانت ختم ہے ۔ دین و دنیا تجھ سے قائم اور دیانت ختم ہے
یا امیر المومنین تجھپر امانت ختم ہے ۔ رہنمائی منحصر ہی اور حمایت ختم ہے
ختم ہے مردو مین تجھپر مردمی ای مرد حق ۔ پہلوان دین ہی تو تجھپر شجاعت ختم ہے
ختم ہی مشکلکشائی تجھپہ ای مشکلکشا ۔ مہربانی بس اتم الفت حمایت ختم ہے
انبیا و اولیا تیری ہین سب حلقہ بگوش ۔ اے عزیز خلق تجھپر فخر و عزت ختم ہے
سرور پیغمبران لاریب ہے تو یا نبی ۔ تجھپہ بیشک معجزہ بس ہی کرامت ختم ہے
بس ہی تجھپر مرحمت ای رحمۃ للعالمین ۔ ای شفیع المذنبین تجھپر شفاعت ختم ہے
اے حبیب خلق محبوب خدا مطلوب دین ۔ ختم ہے تجھپر محبت اور مروت ختم ہے
ملگیا علم لدنی تجھکو حق کے علم سے ۔ فضل ہی بس تجھپہ ای فاضل فضیلت ختم ہے

خاتمہ بالخیر ہو تیرا ابھی سرور کر دعا
اب جو نعت سروری باز یب و زنیت ختم ہی

مخمس از مصنف کتاب

یا رسول اللہ خوش کردو دل ناشاد کو ۔ رام کردو نفس سرکش کافر جلاد کو
نرم پتھر کو اور موم اس فولاد کو ۔ یا محمد مصطفےٰ سُن لو مری فریاد کو
اے شہ مشکلکشا پہونچو مری امداد کو

چاند اور سورج کا تیری نور ہی چمکا ہی نور ۔ جلوہ تیری نور کا روشن ہوا نزدیک و دور
تیرے خاطر مین نبی جن و بشر غلمان و حور ۔ تیری ہستی سے فقط ہستی نے پایا ہے ظہور
کردیا آباد تو نے عالم ایجاد کو

دیکھتا لیلی کو مجنون کس لیے یا مصطفےٰ ۔ گر ترا آتا نظر اسکو جمال دلربا
کیون عزیز مصر سے رکھتی زلیخا التجا ۔ جان شیرین کیون وہ شیرین کے لیے کھو بیٹھتا

اہل بینش خاکساران نبی ہین جسقدر / سرمہ کرلیتی ہین آنکھو مین غبار احمدی

بلبل باغ نبی کا گل سے رتبہ ہی بلند / چاند پر رکھتا شرف ہی داغدار احمدی

طالب ذات محمد ہر جگہ مطلوب ہے / جا بجا مخدوم ہے خدمتگزار احمدی

ہے عدو اللہ بیشک دشمن ذات نبی / یار حق ہے فی الحقیقت دوستدار احمدی

اہل دل کرتے ہین دل انپر کو قربان رسول / اہل جان ہین جسم و جانسی جان نثار احمدی

کسکی ہی توقیر دنیا مین محمد کے بغیر / دین مین حاصل ہی کسکو اقتدار احمدی

مدح مین نازل ہوا ہی جسکے قران عظیم / اس سی بڑھکر اور کیا ہو افتخار احمدی

سوز دلسی روشنی دیتا ہی بجلی کیطرح / عاشق روے محمد بیقرار احمدی

دیکھیے ہوئے گا کب روضہ پہ جاکر جاگزین
طالب دیدار سرور خاکسار احمدی

بیشک خدا کا سایہ ہی سایہ محمدی / عرش برین کا پایہ ہی پایہ محمدی

صورت نبی کی برج شرافت مین ماہ ہی / خورشید اوج حسن ہے چہرہ محمدی

کیونکر نہ بخشے جائینگے عاصی روز حشر / حق سی ملا ہی جنکو وسیلہ محمدی

شمس و قمر بھی محو ہوی اسکے نور مین / چمکا جب اوج دین پہ ستارہ محمدی

افضل نبی کا ذکر ہی ہر ایک ذکر سی / اعلی ہر ایک کلمہ ہی کلمہ محمدی

سینہ پہ میرے لکھی ہی تصویر مصطفی / منقوش لوح دل پہ ہی نقشہ محمدی

اعلی ہر ایک دین سی محمد کا دین ہی / بیشک طریق حق ہی طریقہ محمدی

یہ شان احمدی بھلا کسکو نصیب ہے / حاصل کہان کسیکو ہی رتبہ محمدی

مطلوب روز حشر ہی سرور اگر نجات
مانگ اپنے حق سے ایک ذریعہ محمدی

تجھپہ اے ختم الرسل کار رسالت ختم ہے / اے نبی دو جہان تجھپہ نبوت ختم ہے

ایسی بخشش دونون عالم ایکدم مین بخشدین — دین اور دنیا کرین یکجا عطا صل علے
دست نازک کی وہ لمبی لمبی پتلی انگلیان — پنجۂ مرجان سا وہ پنجہ صفا صل علے
ناخن دست نبی روشن ستارے نور کے — اور ہتھیلی صورت مہ خوش لقا صل علے
وصف مین جنکی کلیم اللہ گویا تھے مدام — اور ید بیضا کو تھا حاصل ضیا صل علے
ساعد سیمین وہ روشن ورہ بازو گول گول — شمع کے مانند روشن دائما صل علے
ایسے بازو بازوی پرزور پیغمبر کے تھے — زور کمزورون کو حاصل جس سے تھا صل علے
دوش تھی وہ دوش ہمدوشی سے جسکے سربسر — پست تھا ہر وقت عرش کبریا صل علے
پشت پیغمبر وہ پشتیبان کہ جسکی پشت سے — پشت ہے امت کو تا روز جزا صل علے
پشت پر مہر نبوت کی گئی بہر ثبوت — آئے جب دنیا مین ختم الانبیا صل علے
سینہ وہ سینہ کہ آئینہ تھا حق کے فیض کا — حق ہی حق آتا نظر جس سے صفا صل علے
سینۂ صافی پہ وہ خط صفا باریک تر — اور وہ خوشخط ناف تک پھیلا ہوا صل علے
خط آزادی تھا دوزخسے وہ امت کے لیے — جو کہ لائے تھے نبی حق سے لکھا صل علے
بال بال اس خط کا ذاکر تھا بذکر ذوالجلال — ذکر تھا تسبیح یا تہلیل یا صل علے
بیٹ وہ فاقہ کشی مین سر بسر عادت پذیر — وہ کمر باندھے ہوے بہر غزا صل علے
سختی اور محنت کشی اور بردباری اوہ — بیٹ پر فاقہ مین پتھر باندھنا صل علے
راست تر موزون وہ قد حضرت خیر البشر — اور وہ رہنا اسکا بے سایہ سدا صل علے
وہ قدم جو وہ طبق جنکے رہین زیر قدم — پاؤن جو دنیا کو مارین پشت پا صل علے

سرورا دونون جہانمین سروری چاہے اگر
ورد کر صل علی صل علے صل علے

حشر تک خندان ہے گلزار بہار احمدی — پاک ہے داغ خزانسے لالہ زار احمدی
سر ملا سکتا ہے وہ بسیر کہان جسکے لیے — طوق ہو گردن کا زلف بیقرار احمدی

پیچ سے جسکے کھلی تھی سیکڑون پیچون کے پیچ
واہ کیا پیچان تھی وہ زلف دوتا صل علے

سر پہ پیغمبر کے پایا اسکی زلفون نے مقام
کیا بڑا رتبہ انھین حق سے ملا صل علے

تھی کھلی پیشانی کیا حضرت کی نوار نزدا
آسمان حسن پر شمس الضحیٰ صل علے

ایسا چہرہ چہرۂ خورشید جس سے منفعل
چاند جسکے نور سے پر داغ تھا صل علے

مطلع صبح تجلی روے پرنور نبی ﷺ
صورت خوش منظر نور خدا صل علے

گندمی رنگت وہ رنگت آپکی سرخ و سفید
صورت محبوب با حسن لقا صل علے

ناک وہ سیدھی رخ پرنور پر کھینچی ہوئی
بر سر قرآن الف لکھا ہوا صل علے

چشم حق بین جای چشم خلق عین معرفت
چشمہ فیض اتم کان حیا صل علے

کحل مازاغ البصر آنکھونمین وہ چھایا ہوا
مردمک روشن منور ما طغیٰ صل علے

ابروے خمدار پرخم خنجر مسلول حق
حق سے باطل کر دیا جسنے جدا صل علے

سطرین دو باریک ابرو کی وہ پیوستہ بہم
دو جگہ لکھا ہوا صل علے صل علے

کان تھے دو کان فیض و کان فضل حق
کان رکھتے جسطرف سنتے صدا صل علے

دو لب جانبخش آب زندگی جنکے حضور
مردہ اُٹھ بیٹھے وہین کہتا ہوا صل علے

دہنت وہ روشن ستارونکی لڑی باندھی ہوے
موتیون کا گنج خوبی سے بھرا صل علے

وہ زبان حق ترجمان خواہ حق گو حق بیان
دین حق جس سے عطا ہمکو ہوا صل علے

ذوق بخش جان و دل شیرین کلامی آپکی
میٹھی باتین اور سخن پر ذائقا صل علے

ذکر حق مین دمبدم مشغول حضرت کی زبان
گویا قال اللہ مین صبح و مسا صل علے

ریش وہ حضرت کی نورانی رخ پرنور پر
کی زیارت جسنے فور اثر ہدیا صل علے

گردن ایسی وہ کہ گردنکش زمانے کے تمام
گردنین اپنی وہان دیتے جھکا صل علے

دستگیر عاجزان حضرت کی دست حق پرست
دستگیری کام تھا جنکا سدا صل علے

فیض دنیا فیض دین جاری تھا جنکے ہاتھ سے
پنجۂ خور کی طرح پنجہ کھلا صل علے

جو غلامان نبی کی قدر رہی
عزت ایسی کب ہو شاہنشاہ کی

اسکے دروازے کے ہین حشمت فقیر
جاہ کب رکھتے ہین مال و جاہ کی

لا سے اسنے کردیا اثبات حق
شرح سمجھی جس نے الا اللہ کی

نور احمد نے دکھایا ہے ظہور
کیا بدلکر شکل مہر و ماہ کی

کاہ کو چاہین تو کردین آپ کوہ
کوہ کو صورت بنا دین کاہ کی

کیون نہ وہ گمراہ آئین راہ پر
جسکو وہ کردین ہدایت راہ کی

ہے محب حق وہی جسکو فقط
ہو محبت اس حبیب اللہ کی

یوسف مصر محبت ہے وہی
چاہ جو رکھتا ہو اسکے چاہ کی

مان لو سرور کی حضرت التجا
عرض ہے یہ فی سبیل اللہ کی

حلیۂ مبارک

مجتبے خیر الورا نور الہدی صل علے
احمد مرسل محمد مصطفی صل علے

سرور و سید رسول ہاشمی امی لقب
ناسخ الادیان و ختم الانبیا صل علے

قامع بنیان کفر و صاحب سیف و قلم
شاہ عالیجاہ با تاج و لوا صل علے

خیر خواہ خلق با خلق نکو خیر الانام
خیر دنیا خیر دین خیر الورا صل علے

نور حق تھا نور وہ نور علے نور نبی
جلوہ گر جس سے ہو اارض و سما صل علے

معدن خوبی وہ جسم سرور دین داہ وا
وہ سراپا حسن حسن دلربا صل علے

کیا وہ سر تھا تاج سرداری کلاہ سروری
سروران ملک دین جس پر فدا صل علے

غیرت ظلمات وہ حضرت کے گیسوے سیاہ
پایا جنسے خضر نے آب بقا صل علے

کالی زلفین سورۂ واللیل کی شان نزول
لیلۃ القدر اس سے شرمندہ صفا صل علے

کہیں ہے سورج کہیں قمر ہے کہیں ہے جن او کہیں بشر ہے
یہ جلوہ ہے نور احمدی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

جہاں میں اہل زباں جہاں میں مکیں ہیں جتنے بھی لامکاں میں
ہیں سب رہی نعت نبی میں گویا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

نبی جو ہونگے خدا کے پیارے فرشتے اور جن و انس سارے
اسی سے رکھتی ہیں سب تولا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

فلک ہے جبتک زمین ہے جبتک قیام عرش بریں ہے جبتک
رہیگا حضرت کے دین کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

احد نے احمد کو جب بلایا مکان تنہی لامکاں دکھایا
رہا نہ حائل تھا کوئی پردہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

فلک نے خدمت میں سر جھکایا زمین نے سجدہ میں بار پایا
اثر حکومت کا جبکہ پہونچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

نبی کی تصویر لوح دل پر جھکا کے سر دیکھ لی تو سرور
کہاں تو ڈھونڈھیگا زیر و بالا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

ہم بھی گر دیکھیں کہیں صورت رسول اللہ کی
لکھ لیں دل کی لوح پر صورت رسول اللہ کی

ایسا حامی جنکے سر پر ہوئے اور ایسا شفیع
کیوں نہو پھر جنتی امت رسول اللہ کی

تھا عزیز مصر بھی جنکا غلام زر خرید
ایسی حرمت ایسی تھی عزت رسول اللہ کی

خلق میں کب پائی جا سکتے ہیں خلق احمدی
اہل صورت میں کہاں سیرت رسول اللہ کی

خامۂ مداح ہو وے شکل طوبے سر بلند
لکھی جائے اس سے گر عظمت رسول اللہ کی

نیستی و ہستی و دنیا و دین ارض و سما
راحت گر پوچھو تو ہے دولت رسول اللہ کی

بے نصیبوں کو بھی حاصل ہو گیا اس سے نصیب
ہو گئی تقسیم جب نعمت رسول اللہ کی

میم کا پردہ سا کچھ احمد میں باقی رہ گیا
تھی احد سے اسقدر قربت رسول اللہ کی

تابع حکم نبی ہے بندۂ فرمان حق
عین بیعت حق کی ہے بیعت رسول اللہ کی

سرنگوں جسنے سر ارض و سما سے کر لیا
واہ وا وہ قدر اور ہمت رسول اللہ کی

یا الٰہی سرور بیجان کی ہے بس یہ دعا
دل میں ہو اسکے فقط الفت رسول اللہ کی

جتنی امت ہے رسول اللہ کی
سر بسر مقبول ہے اللہ کی

ہمکو وہ پائیگا ای محبوب حق سرکار دین
جو کہ دلمین لا حب خدا پیدا کرے
چھوڑ کر لاہور کو پہونچون مین یا نبی
پر اگر تو میرے دلمین جو صبا پیدا کرے

لکھ سکے گا مدح پاک مصطفی امید ہے
پہلے ای سرور اگر فکر رسا پیدا کرے

ہوئی ہی جسقدر خلقت خدا کی
بڑی ہی شان سب سے مصطفی کی
ہوا وہ کیمیا گر جسکو حضرت
ملی اکسیر تیرے خاک پا کی
اڑا لیجای یثرب مین مری خاک
مدد ہو مجھپہ گر باد صبا کی
بنایا اوج دین مانند خورشید
سراپا نور تیرا جسم خاکی
محمد دیکھو اس بیدل کی حالت
سنو فریاد اپنے مبتلا کی
نبی سائل کو دو جو مانگتا ہے
کرو پوری مراد اپنے گدا کی
تمھین زہرا کے فرزندونکی سوگند
قسم تم کو علی المرتضی کی
کہ راہ حق کی مجھکو دکھاؤ
عطا منزل کرو خوف و رجا کی
مجھے خورسند رکھو ابتدا مین
اٹھا دو فکر دل کے انتہا کی

کرو ایسا صفا سرور کا سینہ
نہو اسکا کوئی دنیا مین ثانی

نبی کا ثانی خدا کا بندہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
نتھا ہے اور نہوگا اصلا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ظہور نور نبی ہے ہر جا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اسی کا آتا نظر ہے جلوا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
خدا نے بخشا ہے تاج شاہی اسیکو از ماہ تا بماہی
زمانہ مانے ہے حکم جسکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ادھر زمین اسکے زیر فرمان ادھر ہے محکوم جسکے گردان
وہ ہے زمانہ کا کار فرما فلک کے اوپر زمین کے نیچے
یہ حسن سیرت جمال صورت یہ نور معنی کمال صورت
کہین کسی نے سنا نہ دیکھا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ہوا تھا معراج کسکو پہلے ملا تھا یہ تاج کسکو پہلے
یہ پایہ پہلے تھا کسنے پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

گر سوے سرور بہ بینی یا محمد مصطفےٰ

بخشدی امت خدا نے مصطفےٰ کیواسطے
سب کو راضی کر دیا اُسکی رضا کیواسطے

پاؤن گھر بیٹھے مرادین تمسے اپنی یا نبی
باز گر باب اجابت ہو دعا کے واسطے

غیر کا محتاج بندی کو نہ کیجے یا جناب
خود مری لیجے خبر حضرت خدا کے واسطے

فخر حاصل ہوگیا اے افتخار دو جہان
تیری پابوسی مین عرش کبریا کے واسطے

دین اور دنیا مین کافی ہی ذریعہ آپ کا
یا محمد اولیا و انبیا کے واسطے

بیکسون کی آپ کس ہو ای شفیع عاصیان
جاے امید آپ ہو اہل خطا کے واسطے

تم ہو ای خیر البشر خیر جہان خیر الانام
خیر اس مفلس کو دو خیر النسا کے واسطے

حرز جان بیجان ہے نام نامی آپ کا
پر اثر تعویذ ہے دفع بلا کے واسطے

حق نے تمکو عالم ایجاد مین پیدا کیا
لطف و احسان کے لیے جود و سخا کیواسطے

دو دوا اپنے شفاخانہ سے اے رشک مسیح
میری بیماری مہلک لا دوا کے واسطے

سرخرو مرد و زمین رکھیے شاہ مردان کے لیے
مجھکو دو عزت شہید کربلا کے واسطے

عالم ہستی مین ہستی ہے بندۂ نابود کی
ہے تری خدمت مین عرض و التجا کے واسطے

سرور بے دست و پا کی لو خبر اے دستگیر
غوث اعظم دستگیر اولیا کے واسطے

یا نبی پہلے وہ تیری خاک پا پیدا کرے
خاک سے جو کیمیا گر کیمیا پیدا کرے

دیکھے بے پردہ وہ تیرے نور کو یا مصطفےٰ
اپنے جو آئینۂ دلمین صفا پیدا کرے

منزل مقصود تک پہونچے بصدق و راستی
راہ حق مین جو کہ تمسا رہنما پیدا کرے

جسسے تو خوش ہے نبی اُسپر خدا ہے مہربان
حق ہے راضی اس سے جو تیری رضا پیدا کرے

کون ہووے خاتم پیغمبران تیرے بغیر
قرب حق مین کون ایسا مرتبا پیدا کرے

بندۂ مضطر کہ ہے بے اختیاری مین اسیر
یا رسول حق بجز امداد کیا پیدا کرے

طالبان حق اُسے کہتے ہین مطلوب خدا — جو کوئی دل سے طلبگار رسول اللہ ہے
حسن دلجوی نبی ہے مظہر حسن آلہ — مطلع انوار دیدار رسول اللہ ہے
حشر تک خندان رہیگا لالہ زار احمدی — تا قیامت تازہ گلزار رسول اللہ ہے
عرش و کرسی و زمین و آسمان لوح و قلم — سچ اگر پوچھو تو اظہار رسول اللہ ہے
قطرہ قطرہ ہی اسی کے بحر سے پیدا ہوا — ذرہ ذرہ لمعہ انوار رسول اللہ ہے
ساری خلقت جن و انسان دام و دد وحش و طیور — دل کی خواہش سے طلبگار رسول اللہ ہے
بندگان حق مین ہر وہ بندہ اہل قبول — جو کہ بندہ بندۂ زار رسول اللہ ہے
روبرو کیونکر نہ جھکجائی فلک مثل ہلال — تیغ دین ابروے خمدار رسول اللہ ہے

غزل

سروری یا کر ہوا ہے سرور ملک سخن — جب سے سرور کفش بردار رسول اللہ ہے

فارسی

رحمة للعالمینی یا محمد مصطفی — مقتدای مومنینی یا محمد مصطفی
قائمی بر تخت عز و جاہ چون شاہنشہان — سرور مسند نشینی یا محمد مصطفی
بہر خیل گمرہان و زمرۂ گم گشتگان — رہبر راہ یقینی یا محمد مصطفی
سرگروہ انبیا و تاجدار اولیا — شاہ ختم المرسلینی یا محمد مصطفی
مالک ملک جہان و صاحب کون و مکان — صاحب تاج و نگینی یا محمد مصطفی
جلوہ گر ہستی بوجہ حسن مثل آفتاب — ہمچو مہ روشن جبینی یا محمد مصطفی
افسر فرق سران و سرور شاہنشہان — وارث دنیا و دینی یا محمد مصطفی
مطلع نور محبت مورد لطف آلہ — مہبط روح الامینی یا محمد مصطفی
در فصاحت افصحی و در بلاغت ابلغی — در حلاوت انگبینی یا محمد مصطفی
گشتۂ مختار بر گنجینہ ہای معرفت — بر امانتہا امینی یا محمد مصطفی

سروری یابد میان جملہ ہمچشمان خویش

بیشک خدا کا گھر ہی اسی گھر کے سامنے
جنت کا در کھلا ہی اسی در کی سامنے

حضرت سے انکی ایک محبت خرید لون
یہ نقد جان نکالکے اور دہر کے سامنے

عالی مکان ہی سب سے مکان محمدی
دروازہ سب کے پست ہین اس در کی سامنے

گھر ہو اگر مدینے مین اپنا تو ہم رہین
جیسے نبی کے سامنے اور مہر کے سامنے

ختم النبی کے روبرو ہین ساری انبیا
ہون ذرے جیسے نیر اکبر کے سامنے

خم گردن فلک ہے محمد کے روبرو
ہے عرش سرنگون اسی سرور کی سامنے

خم گردن فلک ہے محمد کے روبرو
آئینہ اپنے سینے کا ہم دھر کے سامنے

بھر بھر کے جام پائینگے جس روز جائینگے
امت کے پیاسے ساقی کوثر کے سامنے

عاصی ہے روسیاہ ہی کیا منہ دکھائے گا
سرور بچارہ حضرت سرور کی سامنے

رہبر ہر دو جہان ذات رسول عربی
ہادی کون و مکان ذات رسول عربی

سید اہل عطا محرم اسرار خدا
سرور دور زمان ذات رسول عربی

کرتی ہین چارہ گری سبکی بالطاف دلی
سُنکے فریاد و فغان ذات رسول عربی

حشر کے روز جو سب ہونگے گرفتار تعب
کام آئیگی وہان ذات رسول عربی

عالم علم خدا واقف راز مولی
مخبر صدق بیان ذات رسول عربی

سبکے آقا ہین وہی دین کی مولی ہین وہی
ہیگی ہر جسم مین جان ذات رسول عربی

برسر چرخ برین یا کہ کہین زیر زمین
ثانی رکھتی ہی کہان ذات رسول عربی

سرورا کون ترا حشر کو ہمدم ہو گا
تجکو بخشائیگی ہان ذات رسول عربی

یار حق ہی جو کوئی یار رسول اللہ ہی
خلق کا دلدار دلدار رسول اللہ ہی

سب سے اعلی ایک دربار رسول اللہ ہی
بادشاہ دہر سرکار رسول اللہ ہی

کبھی غمگین نہو مہمان دنیا مین تو سرور
اگر بیمار غم ڈھونڈھے کوئی چارہ محمد سے

خدا تک جو کوئی پہونچا وہ سب پہونچا محمد سے
یہ پایا جسنے پایا اُسنے ہے پایا محمد سے

وجود عالم امکان بنا سارا محمد سے
خدا نے ساری خلقت کو کیا پیدا محمد سے

پیام ایزدی امت کو جب پہونچا محمد سے
تو پایا حق رسی کا راستہ سیدھا محمد سے

نہ تھا ہرگز نہوگا اور نہ ہی اس فرہستی مین
کوئی بہتر محمد سے کوئی اچھا محمد سے

محمد سے ملی تعلیم عرفان ساری خلقت کو
سبق سب نے لیا علم حقیقت کا محمد سے

کسی مرد ولی کا یا نبی کا یا فرشتے کا
نہین درگاہ حق مین مرتبہ اعلی محمد سے

محمد نے بقرب ایزدی معراج پایا ہے
نہین حامل رہا باقی کوئی پردا محمد سے

محمد کی بلندی سے بلندی چرخ نے پائی
ستارہ چاند اور سورج کا ہے چمکا محمد سے

چمک آئے ستارے چاند سورج ہوگیا روشن
ظہور نور ربانی ہوا ایسا محمد سے

محبت غیر کی کیونکر سمائے میرے سینے مین
فقط رکھتا ہے الفت یہ دل شیدا محمد سے

محمد ابر نیسان بنکے برسا ساری خلقت پر
ہوا جاری خدا کے فیض کا دریا محمد سے

ہدایت ہوگئی راہ خدا کی سب خدائی کو
زمانے کو نکوئی کا ملا حصہ محمد سے

ہوئی تحریر جسدم سرنوشت عالم دنیا
قلم نے ابتدا ایجاد کا لکھا محمد سے

محمد سے صفات ایزدی نے جلوہ دکھلایا
وجود ذات کا چہرہ نظر آیا محمد سے

نظر آتا نہ تھا جو نور وہ آنکھون مین آبیٹھا
کبھی ہمنے نہ دیکھا تھا جسے دیکھا محمد سے

گنہگارونکو خود بخشیگا یا بخشائیگا سرور
فقط امید ہے ہمکو خدا سے یا محمد سے

سورج خجل ہے حسن پیمبر کے سامنے
مہ منفعل ہے اس رخ انور کے سامنے

پائین جگہ جو روضۂ اطہر کے سامنے
گھر اپنا ہم بنالین اسی گھر کے سامنے

تیری بخشش اگر اے سرور اکرم ہوگی

غزل فارسی

مکین کون و مکانست احمد عربی
این ہر دو جہانست احمد عربی

بہ تن چو روح روانست احمد عربی
بجسم صورت جانست احمد عربی

شہ ولایت دنیا و دین درین دنیا
بفخر عزت و شانست احمد عربی

بوقت عاجزی و بیکسی و رنج و بلا
شفیع جملہ کسانست احمد عربی

بفیض بخششی و الطاف گوہر افشانی
روان چو بحر روانست احمد عربی

امیر و عام و سلطان و حاکم و عادل
بملک و ورز رمانست احمد عربی

بنور معرفت و اتحاد چون خورشید
باوج شرع عیانست احمد عربی

چو شمع مید ہد از پردہ دلم جلوہ
درون سینہ نہانست احمد عربی

بدل تصور آن سرور جہان دارم
روان بنوک زبانست احمد عربی

وہ چمکا ملت اسلام کا تارا محمد سے
کہ پہونچا شرق سے تا غرب چمکارا محمد سے

کوئی بھی اور رکھتا ہے یہ رتبہ ذات باری میں
بھلا زیادہ خدا کو کون ہے پیارا محمد سے

مسیحا بھی شفاخانہ میں حضرت کے اگر آتا
دوای درد دل لیتا وہ بیچارہ محمد سے

گیا گذرا ہوا جو پھر گیا حضرت کے فرمان سے
خدا نے اسکو مارا جو گیا مارا محمد سے

ورو دولت پہ اگر صرف دربانی کیا کرتے
اگر ملتے کہین اسکندر و دارا محمد سے

مدینہ مین اگر پہونچاے مجبور ہے قسمت
عیان کردو نمین اپنا مدعا سارا محمد سے

نبوت کی گواہی دیچکا ہے حکم سی حق کے
کلام اللہ مین ہر ایک سیپارہ محمد سے

کفیل کار ہے گر پنجۂ غم سے چھوڑائینگے
فقط امید رکھتا ہے یہ ناکارہ محمد سے

درو داغ بندۂ مومن خیال احمدی ست
در دل مرد مسلمانست جاے مصطفےٰ

خامۂ سرور نگون در سجدۂ شکرانہ شد
چون بدنیا تر زبان گشت از ثنای مصطفےٰ

جسبہ مہر آپ کی اے سرور عالم ہوگی
غیر سے اُسکی محبت ہی بہت کم ہوگی

نقش پا آپ کا جس وی زمین پر ہوگا
روز و شب گردن گردون بھی ادھر خم ہوگی

دل ابتر کی بگڑ جائیگی حالت حضرت
زلف پیچان تری گر درہم و برہم ہوگی

اپنے بیمار کا خود کیجیے چارہ ورنہ
ان اطبا کی دوا اسکے لیے سم ہوگی

تیرے دیدار سے بیدل تری پائینگے مراد
تیری غمخواری سے امت تری بنعیم ہوگی

مانی جائیگی قیامت کو شفاعت تیری
حق کو خاطر تری اس روز مقدم ہوگی

دم نکلجانے کو جب آیکا لب پر حضرت
ہمکو امید ترے لطف کی اُس دم ہوگی

تیرے دیدار کے طالب کو نہیں خواہش مال
اسکے کس کام اگر سلطنت جم ہوگی

پردۂ دل مین چھپا رکھتا ہون الفت تیری
تھوڑی خلقت مری اس راز سے محرم ہوگی

روبرو حق کے قیامت کو نبی تیرے طفیل
بڑھکے توقیر خلیل عزت آدم ہوگی

تیرے بیمار کو کب ہوگا دوا سے مطلب
تیرے زخمی کو کہان خواہش مرہم ہوگی

ہوگا ہر وقت تر و تازہ نہال غم عشق
جب تلک دیدۂ گریان مین مری نم ہوگی

ختم بخشش کا نہین سلسلہ ہوگا جبتک
روبرو حق کے شفاعت نہ تری کم ہوگی

وقت غم آپ کا غم اپنا رہے گا غمخوار
بیکسی مین تری الفت مری ہمدم ہوگی

دلسے جائیگا نہین شوق ترے ملنے کا
بڑھتی دولت ترے غم کی نہ کبھی کم ہوگی

تم نہ گر بزم مین اے شمع نبوت ہوگے
مجلس عیش بھی اپنی صف ماتم ہوگی

تو اگر جائے گا اے غیرت گل گلشن مین
آنکھ نرگس کی ترے جلوے سے پرنم ہوگی

سروری سرور نادار کو ملجائیگی

کیون نہ بخشی جائینگی عاصی وہ سب کا شفیع
ہو رگہ حق مین شفاعت جو کری منظور ہی

یا نبی اتنو ملواس عاشق بیمار سے
اضطراب ہجر مین مدت سی یہ مہجور ہی

ذرۂ ناچیز کو گر تم بنادو آفتاب
مہربانی سی تری اے مہربان کیا دور ہی

مظہر نور تجلی ہی ترا عالی مکان
وقت جلوہ پست جسکی ہمسری سی طور ہی

حاکمان سرزمین ساری تری محکوم ہین
تیرا بندہ ہی اگر قیصر ہے یا فغفور ہی

تاب کیا ہی تیری رخ کی روبرو ہو آفتاب
سامنی آئی تری کیا چاند کا مقدور ہی

وعدۂ یعطیک رب کر چکا ہی کردگار
یا نبی حق کو رضامندی تری منظور ہی

سرور عالم کا ہی مداح سرور اندنون
پا کے یہ عزت نہایت خوش بہت مسرور ہی

غزل فارسی

سنگ را گوہر نماید کیمیای مصطفی
خاک را اکسیر ساز د خاکپای مصطفی

ابتدای دین و دنیا ابتدای مصطفی
انتہای جملہ عالم انتہای مصطفی

در مقام دستگیری دست حق دست نبی
پنجۂ حق پنجۂ مشکلکشای مصطفی

ہست در دار جہان دار نبی دار امان
امن ہر ہمکان و ولتسرای مصطفی

سرفرازی یافت اندر پایۂ ہفت آسمان
عرش چون بوسید در معراج پای مصطفی

عاشق ذات محمد عاشق ربانی ست
آشنای حضرت حق آشنای مصطفی

بشیمار آمد عطایہای ختم المرسلین
بے بہا آمد عطای بے بہای مصطفی

فرش و عرش و کرسی و لوح و قلم شمس و قمر
کرد حق روشن ز نور جانفزای مصطفی

مصحف ناطق زبان احمدی صل علے
آیت رحمت کلام دلربای مصطفی

در مدینہ گر رسد خاک تنم قبل از اجل
جسم و جان و روح روان سازم فدای مصطفی

الفت و لطف و محبت عدل و انصاف و کرم
در زمانہ کرد حق پیدا برای مصطفی

اتنی مراد پوری ہماری خدا کرے ۔ ہو نہ غیر کا مرے دلسے جدا کرے

کسکا معالجہ کرے کسکی دوا کرے ۔ بیمار عشق جان نہ دیوے تو کیا کرے

قید وطن سے ہمکو خدا گر رہا کرے ۔ پھر بندہ گھر بنا کے مدینہ رہا کرے

کام اتنا میرے مرنے پہ باد صبا کرے ۔ اپنا غبار گرد مدینہ اڑا کرے ؏

قسمت کا جو لکھا ہے وہ بیشک ملا کرے ۔ لیکن خدا نبی سے نہ ہمکو جدا کرے

غیروں کی ساتھ دوستی دنیا مین کیا کرے ۔ جسکو نبی سے حضرت حق آشنا کرے

کام اپنا کون دنیا مین بجز مصطفی کرے ۔ پوری جہان مین کون مری التجا کرے

روضہ نبی کا بندہ کو آئے اگر نظر ۔ سجدہ ادھر کو صورت قبلہ نما کرے

کب تک جلائے سینہ کو یہ شعلہ آہ کا ۔ کب تک ہماری آنکھوں سی لوہو بہا کرے

پنجاب سی مدینی مین گر پہونچے ایکبار ۔ بندہ دوگانہ شکر کا فوراً ادا کرے

کس گھر سے خیر پائے یہ محتاج یا نبی ۔ کس در پہ جا کے آپ کا سائل صدا کرے

نور خدا کا جلوہ وہی دیکھتا ہے صاف ۔ آئینہ جسکے سینے کا احمد صفا کرے

عشق رسول مانگے خداوند پاک سے ۔ جب بندہ ہاتھ اپنے اٹھا کر دعا کرے

زلف نبی سی باندھا ہو دل جسنے دوستو ۔ قید بلا مین اسکو نہ حق مبتلا کرے

ہجر نبی مین کسکی شکایت کری بیان
اس غم مین کسکا سرور غمگین گلا کرے

غزل

ہے کجا شہر مدینہ اور کجا لاہور ہے ۔ جا پہنچینگے پر ہم اگر اللہ کو منظور ہے

حضرت ختم الرسل کیا ہی خدا کا نور ہے ۔ نور بھی وہ نور جس سی کدورت دور ہے

سب کے لوح دل پہ حرف مصطفی مسطور ہے ۔ ہر زبان پر ذکر ختم الانبیا مذکور ہے

واہ واہ وہ چہرہ نور علی نور نبی ہے ۔ دیدۂ اہل نظر کو جس سی حاصل نور ہے

ای مرے مہربان خیر اندیش — ای مرے مہ لقا رسول اللہ
رنج و آفت مین سخت ہون ناچار — غم مین ہون مبتلا رسول اللہ
اب تو بہر خدا مدینہ مین — مجھکو لیجے بُلا رسول اللہ
ای مرے یار ای مرے غمخوار — اے مرے آشنا رسول اللہ
اچھا نام اور خطاب تیرا ہے — احمد مصطفےٰ رسول اللہ

اپنی قدمون سے اپنے سرور کو
کیجیے مت جدا رسول اللہ

ردیف ی

گھر ہی خدا کے فیض کا جای محمدی — دولتسرای حق ہی سرای محمدی
خوشنودی رسول ہی خوشنودی خدا — اللہ کی رضا ہی رضای محمدی
کوئی کسی سے دوستی رکھتا ہو جیسے کیا — فدوی ہی اپنے دلسے فدای محمدی
فوراً بُلا یا عرش پہ جبریل بھیج کے — حق کو ہوا جو شوق لقای محمدی
سبکو یہی یقین ہی بخشش کی باب مین — حق مان لیگا حشر کو رای محمدی
آئینہ اسکے سینہ کا دنیا مین صاف ہی — حاصل ہی جسکو نور صفای محمدی
معراج عرش کو تب معراج مل گیا — رکھا جب اسنے آنکھونپہ پای محمدی
حاجت روای خلق ہی محتاج مصطفےٰ — سائل نہین کسی کا گدای محمدی
بندہ وہ ملے خدا سے اگر دلمین اسکی ہو — صدق محمدی و صفای محمدی
ساری فرشتے آدمی سب بلکہ خود خدا — پڑھتے ہین ذوق دلسے ثنای محمدی

چلکر مدینے کرلے زیارت رسول کی
سرور لقاے حق ہے لقای محمدی

کرتے ہین مصطفےٰ بھی وہی جو خدا کرے — راضی خدا بھی اُسپہ ہی جو مصطفےٰ کرے
کیا کوئی وصف حضرت خیر الورا کرے — مختار سب خدائی کا جسکو خدا کرے

دو جہان مین تری حمایت ہی | مجھکو درکار یا رسول اللہ
مثل باغ بہشت خندان ہی | تیرا گلزار یا رسول اللہ
دونون عالم مین ایک تو بس ہی | یار غمخوار یا رسول اللہ
سروران زمانہ کے سر پر | تو ہے سردار یا رسول اللہ
بندہ خدمت مین عرض کرتا ہی | ہو کے ناچار یا رسول اللہ
یار اغیار ہو گئے سارے | مجھ سے بیزار یا رسول اللہ
تیرا در چھوڑ کر کدھر جائے | یہ گنہگار یا رسول اللہ
کیا کرے عرض حال خدمت مین | بندہ ہر بار یا رسول اللہ
مے الفت سے مجھکو کر دیجے | مست و سرشار یا رسول اللہ
منتظر ہے تمھارے آنے کی | چشم خونبار یا رسول اللہ
در دولت پہ بندہ حاضر ہے | شکل دیوار یا رسول اللہ
انتظاری ہی مین نہ مرجائے | تیرا بیمار یا رسول اللہ

تیری رحمت کی رکھتا ہے امید
سرور زار یا رسول اللہ

ہان لو التجا رسول اللہ | دو مرا مدعا رسول اللہ
دستگیری مری کریگا کون | دین و دنیا مین یا رسول اللہ
بندۂ زار ہون نظر کیجے | مجھپہ بہر خدا رسول اللہ
میرا دھو دیجیے سیہ نامہ | بن کے ابر عطا رسول اللہ
جسطرح ہو سکے مرے حق مین | آپ کیجے بھلا رسول اللہ
لے خبر میری اے مرے والی | کون تیرے بنا رسول اللہ
میرے مولا مرے شفیع نبی | میرے مشکلکشا رسول اللہ

به بوبکر و عمر عثمان و حیدر صدق دل دارم — غلام خادمان چار یارم یارسول الله
چو بلبل هر زمان در لاله زار عالم هستی — بدل داغ تمنای تو دارم یارسول الله
چو تو غمخوار من هستی کفیل کار من هستی — بجز تو التجا پیش که آرم یارسول الله
بغیر از ذات پاکت نیست اندر خویش و بیگانه — نه غمخوارم نه دلدارم نه یارم یارسول الله
گدای آستان حضرت سلطان دورانم — همین بس در زمانه افتخارم یارسول الله

شوم سرور اگر از روی صدق و عجز و مسکینی
بزیر خاکپایت جان سپارم یارسول الله

ایضاً

ز بدکرداری خود شرمسارم یارسول الله — فقط امید بر لطف تو دارم یارسول الله
بدرد اشتیاقت بیقرارم یارسول الله — بداغ سوز هجرت دلفگارم یارسول الله
ز یاران نیست هرگز جز تو یارم یارسول الله — نه وقت بیکسی کس دستدارم یارسول الله
بدنیا هم توئی حاجت روای جمله حاجاتم — بعقبی ضامن انجام کارم یارسول الله
تو هستی چاره ساز چاره بیچارگان حضرت — ز دل کن دور درد و اضطرارم یارسول الله
کنم حاصل سبکباری من از بار گرانباری — ز دوش من چو برداری تو بارم یارسول الله
بیا بهر خدا امشب که تا زیست از فراق تو — ستاره دار چشم انتظارم یارسول الله
بدربارت مرید خواهان بیا هم گر بدست آید — حریم روضه ات گرد حصارم یارسول الله
قلم گردد نهال معرفت در عالم دنیا — اگر حرفی ز وصفت بر نگارم یارسول الله
چو گشتم سرور اندر خاکساران قدم بوست — بهی زیبد بفرق تاج وقارم یارسول الله

چو سرور سوی محراب طاعت سرنگون هستم
بپای انکسارت استوارم یارسول الله

حق کے مختار یارسول الله — شاه ابرار یارسول الله

بروز حشر پی مغفرت بود همه
نگاه خلق بسوی تو یا رسول الله

اگر شهنشه روی زمین شود چه عجب
گدای سائل کوی تو یا رسول الله

بتان کعبه باعجاز سجده ها کردند
بسوی قبلهٔ روی تو یا رسول الله

بماند در شب معراج باز پس جبریل
ز جنبش و تگ و پوی تو یا رسول الله

تو خیر خلقی و خلق جهان دب آموخت
ز خلق و عادت و خوی تو یا رسول الله

تن بست خسته ابر و جان شکسته ز لف
بست بستهٔ موی تو یا رسول الله

بروز حشر بهر تشنه دل دهی آبی
رود چو بر سر جوی تو یا رسول الله

درخت خشک بیک لحظه برگ بار آورد
بفیض آب وضوی تو یا رسول الله

به پیش سرور مفلس به نقد جان ارزاست
دهند گر سر موی تو یا رسول الله

ایضاً

بفرزا در غلامان اقتدارم یا رسول الله
به یثرب زین سبب دل بسته دارم یا رسول الله
یکی از بندگان جان نثارم یا رسول الله
بچشم لطف بین بر حال زارم یا رسول الله
بجمع دوستانت دوستدارم یا رسول الله
حساب بیحسابی را چگونه در حساب آرم
خدا بحید اندر پیچ گیسویت رگ جانم
توئی مطلوب من طالب توئی مرغوب من راغب
مدد از خود دم پیش از قیامت دیده روشن کن
لشکل ابر میسارد گهر دریا و دندانت

بده در خاکساران افتخارم یا رسول الله
که زیر پای تو بهتر غبارم یا رسول الله
دریغ از دادن جا نیهم ندارم یا رسول الله
نظر فرما بعجز و انکسارم یا رسول الله
ز خیل دشمنانت بر کنارم یا رسول الله
شمار وصف تو چون بر شمارم یا رسول الله
به بست آن رشته را با تار تارم یا رسول الله
توئی مخدوم و من خدمتگزارم یا رسول الله
بدین مدت بدر امید دارم یا رسول الله
بوقت گریه چشم اشکبارم یا رسول الله

ہرا ہو جائین روشن لگی آنکھین — اگر حاصل ہو دیدار مدینہ
شرف شاہنشہی گھٹتا ہی زیادہ — گدائے کوے و بازار مدینہ

نہین غم سرور اگر ہو مددگار
تو نعت سے بے کسی یار مدینہ

وہ حسن لربا ہے احمد مختار صلی اللہ — جمال جانفزا ہے سید ابرار صلی اللہ
شریعت کے جناب مصطفی سردار صلی اللہ — طریقت کے محمد قافلہ سالار صلی اللہ
وہ حسن یوسفی و گرمی بازار صلی اللہ — جمال احمدی و خوبی رخسار صلی اللہ
کلام پر مذاق مصطفی جانبخش بیجابان — لب نوشین دوا ہے مردم بیمار صلی اللہ
محمد سرور ملک محمد وا ہے دوران — محمد شاہ عالم قاتل کفار صلی اللہ
وہ روشن چہرۂ خیر البشر عرفان کا آئینہ — وہ سینہ سربسر گنجینہ اسرار صلی اللہ
محمد سرور ملک محمد کاشف مخفی — محمد پردہ دار پردہ استار صلی اللہ
ید قدرت نے جب نام محمد لوح پر لکھا — زبان کلک سے نکلا تھا سو سو بار صلی اللہ
درود احمدی بیشک علاج دردمندان ہی — مجرب ہی دوا بہر دل بیمار صلی اللہ
خدا دیدار دکھلاتا ہی اپنا جسکے چہرے سے — نبی کا ہی عجب دیدار پر انوار صلی اللہ
اٹھالین گر رخ پر نور سے وہ مہربان پردہ — یکایک اٹھین وہین ساری در و دیوار صلی اللہ
عجب فیض نبی ہی بوستان دہر مین جاری — کہ بول اٹھتا ہی ہر موسم مین گل و خار صلی اللہ

سلاطین دہر مین سرور ہی سردار ہو جائے
کرے ورد زبان گر سرور نادار صلی اللہ

غزل فارسی

خدا است شمع بزم تو یا رسول اللہ — گل ست عاشق بوی تو یا رسول اللہ
دلست مست سبوی تو یا رسول اللہ — لب ست تشنہ جوی تو یا رسول اللہ

رونق تمہارے گھر سے ہے دار السلام کو
حاصل مقام تجھ سے ہے بیت الحرام کو

بندے کو تو آپ شاہ بنا دین تو کیا عجب
مولیٰ کرین زمانہ مین ادنیٰ غلام کو

کرسی بھی پہونچی آپ کے سایہ کو یا نبی
دکھلا نہ عرش نے ترے عالی مقام کو

باطل کو تو نے حق سے جدا کر دیا نبی
ظاہر کیا ہے سب یہ حلال و حرام کو

اہل کلام تیرے ہین ساری باعتقاد
نسبت کلام قدس سے تیرے کلام کو

عظمت تمہاری ذات کو حاصل ہے خلق مین
سب اہل نام مین برا رتبہ ہے نام کو

شرمندہ تیرے حسن نے سورج کو کر دیا
رخ نے ترے خجل کیا ماہ تمام کو

بخشش تمہاری خاص ہے صوفی کے واسطے
انعام عام ملتا ہے ہر خاص و عام کو

تجھسے ملا مسیح کو اعجاز عیسوی
تازہ حیات خضر علیہ السلام کو

ہر صبح تیرے رخ کا تصور ہے آنکھ مین
زلفون کی یاد دل مین ہے ہر روز شام کو

تیرا غلام سرور عاجز ہے یا رسول
رکھو سدا غلامی مین اپنے غلام کو

ردیف ہ

سدا تازہ ہے گلزار مدینہ
گل گلزار ہے خار مدینہ

رہیگی فضل حق سے تا قیامت
نئی رونق بہ بازار مدینہ

محیط سر زمین ہے مثل خورشید
بہ شرق و غرب انوار مدینہ

بملک دین و دنیا حکمران ہے
وہ شاہنشاہ سالار مدینہ

بڑی سرکار ہے سرکار یثرب
بڑا دربار دربار مدینہ

یہ جسم زار گو لاہور مین ہے
مگر ہے روح زوار مدینہ

سران دہر سر نے سرنگون ہین
بخاک پائے سردار مدینہ

مرا مطلوب ہے محبوب مکہ
مرا دلبر ہے دلدار مدینہ

عزیزو کس جگہ جاکر شفا پائے
جو ہو بیمار بیمار مدینہ

غم صہبا ہے غم پیمبر ہمیشہ خون رلاتا ہے / تصور آپ کی دانتوں کا دیتا ہی ہنسا مجکو
خدا اگر دیگا حل فوراً مری مشکل کی کل عقدے / پڑے مشکل مین گر بخشیگا وہ مشکلکشا مجکو
کبھی یاد رخ انور کبھی سودائی گیسو ہے / تصور ہی نبی کا روز و شب صبح و مسا مجکو
زہے قسمت کہ بعد از مرگ خاک گور پر آکر / اڑا لاہور سے لیجائے یثرب مین ہوا مجکو
ادب مین خلق مین الفت مین حضرت کا کوئی ثانی / نظر آتا نہین ہی کوئی انسان دوسرا مجکو
محمد میری اس دنیا مین مطلب پورے کر دینگے / محمد عاقبت مین دینگے دل کا مدعا مجکو
فقط حضرت کی غم مین نیک و بد کو چھوڑ بیٹھا ہون / برا کسواسطے کہتے ہین لوگ اسمین بھلا مجکو

پہونچ جاونگا فوراً منزل مقصود تک سرور
رہ حق پر اگر ہون رہنما بخت رسا مجکو

مہ نو کو اگر نور نبی سے نور حاصل ہو / باوج حسن بڑھکر ایکدم مین ماہ کامل ہو
عطا ہو جائے فوراً دولت دنیا و دین اسکو / کوئی نادار گر حضرت کے در پر جا کے سائل ہو
نبی کا عاشق جانباز جان جسم عالم ہے / وہ دلدار جہان ہی جو کوئی حضرت کا بیدل ہو
ہوا ایمن بلا دار الامان احمدی جسکو / وہ نکلے خانۂ دولت سے جو اس گھر مین داخل ہو
خدا نے بھر دیا آب بقا تیغ محمد مین / وہ پائے زندگی جو خنجر الفت سے بسمل ہو
جو ہو وہی عاشق ذات نبی حق اسکا عاشق ہی / خدا مائل اسی پر ہے نبی پر جو کہ مائل ہو
نبی کے روبرو ہو تاب کیا مہتاب تاباں کی / یہ صورت ہی کہاں سورج کی جو اسکے مقابل ہو
وہ مثل شمع نورانی سراپا نور ہو جائے / کوئی پروانہ پرسوز گر مجلس مین شامل ہو
ملے علم نبی سے علم جسکو وہ بنے عالم / عمل حاصل ہو جسکو اس عمل کا مرد کامل ہو
غریق بحر عشق احمد مختار کر یارب / وہ دریا ہو کہ محشر تک عیان جسکا نہ ساحل ہو

غنیمت جان لے سرور جو دن دو چار باقی ہین
مبادا ایکدم بھی یاد سے حضرت کی غافل ہو

در پہ پھر پہونچا ہوا سرور ثنا خوان دیکھ لو

غزل فارسی

اینکہ شد جای طواف اہل عرفان کوے تو — تا قیامت منزل روح الامین مشکوے تو

داغ حسرت داد بر مہتاب تابان روی تو — پنجہ زد بر آفتاب خاوری گیسوے تو

رنگ و بو گل یافت در گلشن ز رنگ و بوی تو — کرد حاصل راستی سرو از قد دلجوے تو

کرد حق نازل بشرح حسن خوبیت والضحی — سورۂ والشمس در تفسیر حسن روے تو

عرش حق می نازد از پابوسیت بر خود نشستن — چون نگردد گردن گردون خم سوے تو

جابجا در ذکر اوصاف تو قران ناطق است — حق گواہی میدہد در حسن خلق و خوے تو

زندہ مقتول نگاہت بار دیگر کے شود — کے کند حرکت دوبارہ کشتۂ ابروے تو

رشتۂ خود بست با زلف تو در روز ازل — خود نشستن راز دگرہ جانم بتار موے تو

ہست دست تو دستگیر مردم بے دست و پا — زور بازوے ضعیفان جہان بازوے تو

آئنہ کے رو نماید گر بیاید روبرو — شمع کے گردد مقابل گر نہ بندد روی تو

زندہ گردد یا محمد سرور خستہ جگر — بعد مردن مرقدش گردد اگر در کوے تو

نہین دیتا بجز غم کوئی کھانا ذائقہ مجھکو — نبی کے غم کا اب ہر پڑ گیا ایسا مزا مجھکو

محمد کے فقط ملنے کی اب ہے التجا مجھکو — محمد گر ملینگے خود خدا ملجاے گا مجھکو

نبی کے غم کی بیماری مین مت دیجے دوا مجھکو — بجز خاک شفا حاصل نہین ہوگی شفا مجھکو

صفاے قلب اگر بخشین جناب مصطفی مجھکو — نظر آئینہ سینہ سے آجائے خدا مجھکو

شفاعت کرکے گر لینگے محمد بخشوا مجھکو — خدا دیگا گنہ کی کیون سزا اور جزا مجھکو

بھلا رکھینگے کب تک قید زندان بلا مجھکو — محمد ایک دن لینگے مدینے مین بلا مجھکو

مدینے مین بلالو یا نبی بہر خدا مجھکو — بلا کر پھر تو بھوسی سے مت کیجے جدا مجھکو

زلفوں کے غم میں ایسا پریشان ہوں یا نبی — جان بیقرار رہتی ہے دل پیچ و تاب میں

سرور خموش بول نہ کچھ منہ سے بار بار
رہتا ادب نہیں ہے سوال و جواب میں

گرچہ گذرے ہیں زمانے میں پیمبر سیکڑوں — در ہوئے ہیں دین اور دنیا کے رہبر سیکڑوں
پر محمد کی وہ عالی ذات ہے جس کے لیے — اہل افسر سرنگوں ہیں جسکے در پہ سیکڑوں
دلبری اتنی عطا کی تجکو ہے اے دلربا — جان و دل سے جسکے عاشق ہیں گے دلبر سیکڑوں
نور انور سے ترے سارے مطلع نور آگہ — آسمان حسن پر روشن ہیں اختر سیکڑوں
تو نے ہمت کر لیا اے ساقی اہل صفا — بھر دیے ہیں بادۂ عشرت سے ساغر سیکڑوں
در پہ دربان ہیں ترے ای خانہ دار دو جہان — سیکڑوں دارا ہزاروں جم سکندر سیکڑوں
والہ و مفتون ہیں تیرے رخ پہ لاکھوں اہل حسن — ہیں اسیر پنجۂ گیسو ہے ابتر سیکڑوں
مثل یوسف ہیں ہزاروں لوگ تیرے زرخرید — شاہ ہیں بندی ترے اے بندہ پرور سیکڑوں
تشنگان امت احمد کے خاطر حشر کو — جابجا کر دیگا حق نہر آب کوثر سیکڑوں
واہ وا دریا دلی حضرت رسول اللہ کی — بخشدیں دم میں بشکل ابر گوہر سیکڑوں

ایسی سرداری محمد کو ہوئی حق سے عطا
ہیں قدمبوسی پہ حاضر مثل سرور سیکڑوں

ردیف و

یا محمد حال زار دردمندان دیکھ لو — پہونچا کس حالت پہ ہے یہ جسم بیجان دیکھ لو
پانی برساتی ہیں کیا یہ چشم گریان دیکھ لو — کسقدر آتش فشان ہے آہ سوزان دیکھ لو
دم کھٹکتا ہے فقط سینہ میں اور لب پہ ہے جان — اب تو اس بیمار کی حالت مری جان دیکھ لو
منہ سے کیا بولوں زباں سے کیا کہوں درد دروں — دیدۂ اعجاز سے حال غم پنہان دیکھ لو
ہو ترا غم پردۂ دل میں مرے پردہ نشین — تیری الفت ہے فقط سینے میں پنہان دیکھ لو

شوق سے اسکو لگا دیجے گا پار یا مصطفی

بند ہے پنجہ مین جنکے ہفت اقلیم زمین / چار سوی دہر مین یہ میر لشکر چار ہین
بعد پیغمبر کے بھی آدم ہوے ہین اسقدر / سب سے اعلے سب سے افضل سب سے بہتر چار ہین
اہل صدق و اہل عدل و اہل حلم و اہل زہد / دلربا دلدار و اہل دل دلاور چار ہین
سرنگون ہین جنکی دروازی پہ یہ ہفت آسمان / فی الحقیقت سروران دین مین سرور چار ہین
صاحب خلق و مروت ہین یہ ساری خلق مین / ہمرگان حق مین اعلی بندہ پرور چار ہین
جانشین مصطفے و وارث شان احمدی / حاکم دنیا و دین والی کشور چار ہین
جلوہ گر ہر روز سورج کی طرح ہی جنکا نور / اوج پر چرخ ولایت کی یہ اختر چار ہین
ذات عالی پر ہے جنکے ساری عالم کا مدار / کیسے اچھے مذہب و ملت کے عنصر چار ہین
شرق سے تا غرب جنسے ہو گیا روشن جہان / ماہ انور چار ہین مہر منور چار ہین
لوہے کو سونا بنا دین مثل پارس یہ زمین / خاک کو کر دین جو زر یہ کیمیا گر چار ہین
آبداری جنسے ظاہر جوہر دین پر ہوئی / بے بہا بحر کرامت کے یہ گوہر چار ہین
کانپتے ہین جنسے جن و انسان دونون رعب سے / پہلوان میدان عالم کے غضنفر چار ہین

سرور بیدست و پا کیون نہو پایہ بلند
مثل گردون سر پہ اسکے سایہ گستر چار ہین

ظاہر ہے تیرا جلوہ رخ آفتاب مین / اور داغ بندگی ہے دل ماہتاب مین
لوح جہانیہ آپ کی تعریف ہی رقم / اوصاف تیرے لکھے ہین حق کی کتاب مین
آتش مین تیرا نور ہے اور باد مین ظہور / جوہر ہے تیرا خاک مین اور جلوہ آب مین
لاکھون غلام تیرے ہین ای شاہ دو جہان / بندہ وہان کہان ہی شمار و حساب مین
سرگرم خدمتون مین ہی خورشید آپ کے / حاضر ہلال رہتا ہے ہر دم رکاب مین
ظاہر مین دیکھتا نہین گر بندہ آپ کو / یوسف کی طرح دیجیے دیدار خواب مین
جانان نچھوڑو غم مین مری جان کو نیم جان / دلبر نہ رکھو دل کو مرے اضطراب مین

بدین کمزور زور از غیب بخش ای زوردار کمزوران	براہ فیض بخشی ناتوانی را توانا کن

دو تا کن پشت سرور سر متاب از سرور عالم
بنہ گردن بصدق و سجدہ بر درگاہ والا کن

پیام حق کے پیغمبر محمد ہین محمد ہین	خدا کی راہ کے رہبر محمد ہین محمد ہین
محمد ظل سبحانی محمد سر یزدانی	خدا کے نور کے مظہر محمد ہین محمد ہین
نہان آنکھو نمین نور اسکا عیان ملین ظہور اسکا	منقش لوح سینہ پر محمد ہین محمد ہین
سلے تاج ہے جنکا جہان مین راج ہے جنکا	شفیع اعظم محشر محمد ہین محمد ہین
عدم اور بود کے والی ہر اک موجود کے والی	کتاب حق کے سر دفتر محمد ہین محمد ہین
مروت کے وہ معدن ہین عنایت کے وہ مخزن ہین	بہ بحر مکرمت گوہر محمد ہین محمد ہین
زمین پر راج ہے جنکا فلک معراج ہے جنکا	نبوت کے مہ انور محمد ہین محمد ہین
وہ دنیا کے لیے ہادی ولایت کے لیے والی	فقیر و سید و سرور محمد ہین محمد ہین
رسول ابطحی مکی قریشی سید مدنی	جہان مین سب سے اعلے تر محمد ہین محمد ہین
ہوئے دیو و پری جتنے بنے ہین آدمی جتنے	جہان مین سب سے اعلے تر محمد ہین محمد ہین
زمین انکی فلک انکا فلک سے عرش تک انکا	جدھر دیکھو وہین گھر گھر محمد ہین محمد ہین
وہ سرور سرور عالم وہ سید سید اعظم	وہ شاہنشاہ بحر و بر محمد ہین محمد ہین
نکو خلق و نکو خصلت نکو صورت نکو سیرت	سخن قند و زبان شکر محمد ہین محمد ہین
ہوا جس سے جہان روشن مکین در لامکان روشن	منور نیر اکبر محمد ہین محمد ہین

بوقت گرمی محشر مجھے کیا غم ہے ای سرور
کہ اسدن ساقی کوثر محمد ہین محمد ہین

اعلی اصحاب و نبی اصحاب پیمبر چار ہین	یعنی بوبکر و عمر عثمان و حیدر چار ہین
یار ہین وہ چارہ ساز دردمندان جہان	دو جہان مین راہ دین حق کے رہبر چار ہین

غزل — فارسی

رہی تو ذاکر مدام سرور اگر نہ گر بہ شفیع اکبر
تری رفاقت مین ہون عزیز گو ان ملک فلک زمین انسان

دلا سفر بسوی روضهٔ پیمبر کن — بسر نیاز نگون بر مزار سرور کن
چو خاکپای جناب محمد ست اکسیر — بگیر ذره ازان خاک و خاک را زر کن
دو دیده کن بغم شاه دوسرا گریان — زبان به تذکرهٔ نعت مصطفی تر کن
بآستان نبی کن بسوی آن حاجت خویش — پی حصول مقاصد صد برین در کن
بداغ الفت حق همچو ماه روشن شو — ز نور عشق نبی سینه را منور کن
بنه بفرق عقیدت ز حب احمد تاج — لباس بندگی و انکسار در بر کن
ز بند محنت و زندان رنج و غم آزاد — مرا برای خدا ای شفیع محشر کن
چو اختیار شفاعت بدست تو دادند — درین معامله دانی هر آنچه بهتر کن
دوا بعاشق بیمار مرحمت برسان — عطا به تشنهٔ دیدار جام کوثر کن

چو در زمانه توئی سرور زمین و زمان
نگاه لطف و ترحم بحال سرور کن

ایضاً

دلا مضمون وصف چهرهٔ پیغمبر انشا کن — حجاب از صورت محبوب حسن احمدی وا کن
بیاد قامتش مثل قیامت شور برپا کن — ز دل غوغا بلند شو وز هجر بالانش دو بالا کن
بیان کن مدحت شاهنشه دنیا و دین لیکن — زبان پاک دل در دهان خویش پیدا کن
ترا در مکه و شهر مدینه گر گذر افتد — برای سجده اخلاص خاکش را مصلا کن
عیان از ذره تا خورشید بین نور محمد را — جمال صورت احمد بهر صورت تماشا کن
دلا ز چاره سازد دردها درد دل پنهان — بخدمت جمله احوال دل شیدا هویدا کن
بلی روشن کن انوار حقیقت یا رسول الله — ز ذره مهر کن پیدا عیان از قطره دریا کن

کون درد دل کی دے مجکو دوا اے چارہ ساز
کون صحت بخشے اور اچھا کرے آزار کون

تاج عزت کسکے سر پر ہے بھلا تیرے بغیر
کونسا سید ہے سرور کون اور سردار کون

دین و دنیا پر دیا ہے کسکو حق نے اختیار
اور بنا ہے بہر نظم مملکت مختار کون

واقف راز حقیقت کون ہے یا مصطفے
محرم اسرار کون اور کاشف اسرار کون

بے خبر کی تم نہ گر حضرت خبرگیری کرد
یا محمد پوچھے حال سرور نادار کون

ہین یا محمد تیرے ثنا خوان ملک فلک پر زمین پہ انسان
تمہارے دیدار کے ہین خواہان ملک فلک پر زمین پہ انسان

ہے سبکے سینے مین تیری الفت ہر اک کے دل مین تیری محبت
تمھین پہ کرتے ہین جان قربان ملک فلک پر زمین پہ انسان

تمھاری صورت کو دیکھنے کو خدا کی صورت کو دیکھنے کو
کھڑے ہین آئینہ بنکے حیران ملک فلک پر زمین پہ انسان

جمال صورت دکھاؤ حضرت نقاب رخ سے اٹھاؤ حضرت
کہ منتظر ہین کھڑے ہزارون ملک فلک پر زمین پہ انسان

تمام خلقت بدین و دنیا تمھین سے رکھتی ہے بس بھروسا
تری حمایت پہ ہین گے نازان ملک فلک پر زمین پہ انسان

ہر ایک کسکو ہے ملک ہستی سکھائی تو نے ہی حق پرستی
تری ہین سب پر بار احسان ملک فلک پر زمین پہ انسان

تو سبکا مالک تو سبکا آقا تو سبکا حاکم تو سبکا داتا
پکڑ کے بیٹھے ہین تیرا دامان ملک فلک پر زمین پہ انسان

تمھین پہ اے بادشاہ امت ہمیشہ سب بھیجتے ہین رحمت
بامر یزدان بحکم قرآن ملک فلک پر زمین پہ انسان

محمدا تیرے سوز غم سے تیرے غم ہجر سے الم ہے
جگر برشتہ ہین سینہ بریان ملک فلک پر زمین پہ انسان

ہے یاد ہر اک کو نام تیرا خیال ہے صبح و شام تیرا
تمھارا رکھتے ہین ذکر ہر آن ملک فلک پر زمین پہ انسان

یہ سب ظہور محمدی ہے کمال نور محمدی ہے
ہوے جو پیدا یکایک ارکان ملک فلک پر زمین پہ انسان

فلک سے حضرت مین پہ پہونچے زمین سے عرش برین پہ پہونچے
کہ تھے زیارت کے سارے خواہان ملک فلک پر زمین پہ انسان

خدا نے خلقت کو ایسا بخشا خزانہ دین محمدی کا
کہ ہین گدا دولت سے میر میران ملک فلک پر زمین پہ انسان

بیاد دندان کہ سلک گوہر نثار ہے جان و دل سے اسیر
ہمیشہ رہتے ہین گوہر افشان ملک فلک پر زمین پہ انسان

اضطراب جمال ابرو پہ پیچ و تاب خیال گیسو
کبھی ہین حیران کبھی پریشان ملک فلک پر زمین پہ انسان

صورت قبلہ نما سب اولیا وانبیا
ہینگے پابوسی مین حاضر سکڑون شاہان دہر

تیرے روضہ کی طرف کرتی ہین تا محشر سلام
سرورانُ ین تمھین کرتی ہین ای سرور سلام

سرورا اندر جہان گر سروری مطلوب ہی
چوم لے پای نبی اور سر جھکا کر کر سلام

تری فرشتون کو بھی عز و شان نہین معلوم
کسی ہکین کو تمھارا مکان نہین معلوم

تمھارا وصف قلم کیا لکھے بھلا حضرت
بیانُ بانسے ہو گیا جو بیان نہین معلوم

مجھے مدینہ کی اب رہبری کرو حضرت
کہ راہ کا مجھے کوئی نشان نہین معلوم

دکھاؤ گے کہ نہین مجکو روی غیرت ماہ
ملو گے یا نہین اے مہربان نہین معلوم

تمھاری در کو بھلا چھوڑکر کدھر جاؤن
کہ اس گدا کو کوئی آستان نہین معلوم

سناؤن کسطرح حضرت مین تمکو حال جان
کہ اپنا کوئی مجھے داستان نہین معلوم

نہ دل ہی پہلو مین اپنے تمھاری فرقت مین
کدھر گئی ہی نکل اپنی جان نہین معلوم

قرار و صبر و خور و خواب و عشرت و آرام
گیا ہی جسم سے میرے کہان نہین معلوم

زمین پہ کون بشر ہے بھلا ترا ثانی
فرشتہ یا کہ ہی بر آسمان نہین معلوم

تمھارے غم مین بایں زاری نحافت تن
جیے گا کس طرح یہ نیمجان نہین معلوم

ردیف

مرے جو دلمین ہے عشق محمدی سرور
رہے کا خلق سی کیونکر نہان نہین معلوم

ن

غم مرا کھائے گا حضرت جز تری غمخوار کون
اور مددگاری کریگا وقت مشکل یار کون

ہو مرا حاجت روا ای احمد مختار کون
ہجر مین ہو چارہ ساز بندۂ ناچار کون

کون تیری روی رخشانسے اٹھادیوی نقاب
بخشے اس سائل کو حضرت دولت دیدار کون

داغ ابھی کون کردی سینہ پر داغ کے
دور نکالی اس دل پر گل سی غم کے خار کون

کسطرح پہونچے تری خدمت مین یہ خدمتگزار
دور کری عرض حقیقت بر سر دربار کون

سرورا تو مدح کیا لکھے گا اُس ممدوح کی
بندہ فرمان ہین جسکے دائما لوح و قلم

یا نبی کس سے کرین جا آپ کے فریاد ہم
کس سے مانگین اے شہنشاہ معلے داد ہم

رات دن غم مین اٹھاتی ہین ہزارون سختیان
سنگ ہین یا کوہ یا آہن ہین یا فولاد ہم

خاکسار اپنے پہ کیجے رحم پھر بوتراب
آتش غم سے نہ کر لین آبرو بر باد ہم

مجھکو بلوا لو مدینے مین اگر اے رہنما
ہو وین بندیخانہ لاہور سے آزاد ہم

کوئی جب عقدہ کشا اپنا نہین تیرے بغیر
کس سے مانگین وقت مشکل یا نبی امداد ہم

مثل قمری ہے مری گردن مین طوق بندگی
زیر سایہ ہین ترے اے ہمسر شمشاد ہم

محنت و درد و الم اور سوز غم کے واسطے
آئے کیون افسوس اندر عالم ایجاد ہم

تیشۂ اندیشہ کرتا ہے جگر کو چاک چاک
کوہ غم رکھتے ہین دل پر صورت فرہاد ہم

اپنے حامی ہین جناب احمدی ہر حال مین
پھر رہین غمخانۂ دنیا مین کیون ناشاد ہم

باندھ بیٹھین خانہ دنیا مین دل کس واسطے
کیسلیے ہون ایسے ویرانی مین اب آباد ہم

ہو گئے مشہور ہم دنیا مین مدح نبی
کیون نہ لین اس بات پر سرور مبارکباد ہم

نام پر پڑھتے ہین تیرے سارے پیغمبر سلام
اولیا و انبیا کرتے ہین سب جھک کر سلام

جسکے گھر سے خانہ دنیا و دین آباد ہے
تیرے اہلبیت کو کیونکر نہو گھر گھر سلام

گنبد گردون گردان خم ہے در پر آپ کے
کرتے ہین مہر منور اور مہ انور سلام

خلق کو کیونکر نہو ورد زبان تیرا درود
بھیجتا ہے تمپہ جب وہ خالق اکبر سلام

تر زبان میری زبان ہر دم ہے باذکر صلوٰۃ
دیدہ نادیدہ کہتے ہین بچشم تر سلام

اہل عظمت آپکی کرتے ہین عظمت رات دن
والیان ملک کرتے ہین گدا بنکر سلام

سب پہ واجب ہے نبی تعظیم و تکریم آپ کی
فرض ہے امت پہ جو بولا کرے تم پر سلام

خلق خواهد هرچه خواهد از خداوند جهان
من فقط عشق رسول الله استدعا کنم

شمهٔ خلق محمد گر شود از من نهان
گرچه صد دفتر بوصف احمدی انشا کنم

سروری حاصل کنم سرور میان سروران
گر فدا بر سرور عالم دل شیدا کنم

چو از غم سینه پر داغ رشک گلستان کردم
محمد را دران باغ محبت باغبان کردم

درود احمدی شام و سحر ورد زبان کردم
رفاقت در زمین با زمرهٔ افلاکیان کردم

چو گشتم بی مکان لامکان حاصل مکان کردم
نشانش یافتم چون خویشتن را بی نشان کردم

بیاد لعل خندان خون دل از دل روان کردم
بوقت یاد دندان دیده را گوهر فشان کردم

بنعت مصطفی چون فکر اوصافش بیان کردم
گهی گویا زبان کردم گهی خامه روان کردم

فلک را بر زمین آوردم اندر ذکر مولودش
بشرح اوج معراجش زمین را آسمان کردم

باوج سربلندی تاج عزت یافتم سرور
چو گردن از سر تعظیم خم بر آستان کردم

جب ہوئی پیدا بحکم کبریا لوح و قلم
ہو گئے نام محمد پر فدا لوح و قلم

نور احمد جن دنون روشن باوج قرب تھا
عرش و کرسی تھے کجا اور تھے کجا لوح و قلم

ساری موجودات جود احمدی سے ہو گئے
جن و انسان مہر و مہ ارض و سما لوح و قلم

کاتب قدرت نے خود لکھا تھا نقش مصطفی
دفتر عالم میں جب رکھا تھا لوح و قلم

روز و شب سب سرنگون رہتے ہین حضرت کی طرف
کیا زمین کیا آسمان کیا عرش کیا لوح و قلم

آجتک کرتے ہین شکرانہ کا وہ سجدہ ادا
جب ہوا جاری بنام مصطفی لوح و قلم

ہو چکا جب اولاً نور محمد جلوہ گر
بعد ازان اک اسکے جلوہ سے بنا لوح و قلم

نام احمد سب سے اول جگہ ہی لکھا گیا
ہو گئے خورسند پا کر مدعا لوح و قلم

حشر کے دن تک سدا لکھا کرین حضرت کا نام
حق سے رکھتے ہین یہی بس التجا لوح و قلم

حشر تک سوتے رہین ہرگز نہون بیدار ہم
خواب مین حاصل کرین گر دولت دیدار ہم

دیدۂ گریان سے وقت یاد دندان نبی
موتی برساتے ہین مثل ابر گوہر بار ہم

عین حکمت تھی کہ آئے عالم ایجاد مین
چارہ ساز درد اہل درد و بیمار ہم

ایک دم بھر مین اٹھا دینگے شفیع دو جہان
باندھ بیٹھے جتنے ہین گردن پہ اپنے بار ہم

رکھتے ہین آئینۂ سینہ پہ تصویر نبی
کھینچتے ہین دلپہ نقش سید ابرار ہم

دل ابھی دیتے ہین گر مانگین وہ محبوب خدا
جان نثاری کے لیے ہر وقت ہین تیار ہم

کیون نہ دینگے ہمکو دارینکی مرادین مصطفے
ہین وہ سلطان زمان اور بندۂ خدمتگار ہم

کسلیے غمخانۂ دنیا مین ہون اندوہگین
رکھتے ہین جب احمد مختار کو مختار ہم

دلمین ہے فکر نبی ذکر محمد زبان
چھوڑ کر سب کام کرتے ہین فقط یہ کار ہم

خانۂ دلمین اگر گنج محبت جمع ہو
پھر رہین کیون تنگدست و مفلس و نادار ہم

غزل

جسم مین جب تک ہے جان لکھین گے نعت احمدی
رکھین گے سرور اسی کی دمبدم تکرار ہم

فارسی

تا کے از ہجر رسول اللہ واویلا کنم
تا کے اندر اشتیاق مصطفے غوغا کنم

سوز دل در اضطراب غم چرا افشا کنم
خویش را در دیدۂ مردم چرا رسوا کنم

ہمچو برق از سینۂ سوزان شوم آتش فشان
ہمچو ابر از دیدۂ گریان روان دریا کنم

جان دہم در قیمت یکتار گیسوے نبی
من ببازار محبت اینچنین سودا کنم

روح من بر پایۂ عرش برین یابد عروج
از زبان چون ذکر سبحان الذی اسری کنم

نیشکر سازم گہ از ذوق حدیثش خامہ را
گاہ در وصف لبش در کام جان حلوا کنم

مدح خوان احمدی ہستم چرا اندر جہان
چون نظامی مدحت اسکندر و دارا کنم

طے کنم راہ مدینہ گر بسر باشد روا
دیدہ فرش راہ سازم وز سر خود پا کنم

یوسف مصرے نماید گر ازین چارہ فراق
از لب حیرت بلند آواز یا بشری کنم

اتنی تھی جبریل کو الفت رسول اللہ سے — بنگیا باب محمد تھا سرائے جبریل
یا وجب یثرب مین فرمایا رسول اللہ نے — مرحبا کہتے ہوی سدرہ سے آئے جبریل

سرورا اگر سرور عالم کا تو مداح ہو
پائے دیدار محمد اور بقائے جبریل

ردیف میم

تم شاہ ختم المرسلین اور بندگان ارہم — تم سرور ردی زمین تیری سگ دربار ہم
تم چارۂ بیچارگان اور عاجز و ناچار ہم — تم چشمۂ آب روان اور تشنۂ دیدار ہم
تم سرو بستان یقین ہم قمری اندوہگین — تم باغبان باغ دین تم غیرت گل خار ہم
تم بادشاہ انبیا ہم ہین فقیر بے نوا — تم ہو سخی ہم ہین گدا تم ہو غنی نادار ہم
تیرا سخاوت کام ہے احسان مروت عام ہے — طاہا و یاسین نام ہے پڑھتے ہین جو ہر بار ہم
ہے خود خدا دو جہان قرآن مین تیرا مدح خوان — دیکھین تو پھر کیون ہر زمان اس نعت کا تکرار ہم
پیارے ہو تم اللہ کے ہادی ہو تم گمراہ کے — پھر کیون نہ حضرت جاہ کی رکھینگے تجسس پیار ہم
عقرب ہین اپنے اقربا سب آشنا نا آشنا — وقت مدد ہے سید اہین بیکس و بے یار ہم
غم مین ترے شام و سحر گریان ہین مثل ابر تر — کرتے ہین رو رو کر پر گھر یہ چشم گوہر بار ہم
ہین نفس و شیطان اہرمن دو نو مرے خصم بدن — ہر چار یار اور پنجتن رکھتے ہین اپنے یار ہم
کیجے کرم بہر خدا لیجے خبر یا مصطفےٰ — دی ہمین جب شفا ہین آجکل بیمار ہم
کہنا تھا جو ہم کہہ چکے دکھ درد سارے سہہ چکے — ہین بات پھر بھی وہ چکا اب کیا کرین تکرار ہم
دم بھر مین جان کر دین فدا جھک کر کرین سجدہ ادا — دیکھین اگر پردہ اٹھا وہ ابروے خمدار ہم

سرورؔ ملیگی سروری دنیا و دین مین برتری
کر کے نبی کی چاکری کیونکر رہین بیکار ہم

پائینگے جب دم بدربار محمدؐ بار ہم — جان فدا اپنی کرینگے اپنے سو سو بار ہم

هست حق نقد دل و جانم بدامان رسول — رو گره این رشته را با زلف پیچان رسول
از نبی پرسید شان حضرت پروردگار — از خدا خواهید شرح عزت و شان رسول
بیگمان حکم جناب مصطفی حکم خداست — هست فرمان خدا لاریب فرمان رسول
میچکد خون جگر از دیده در شوق نبی — سینه میسوزد دلبسوز در هجران رسول
جلوهٔ خور یافت هر یک ذره از انوار او — چون نمود از پرده رو مهر درخشان رسول
بار در دربار باری یافت در قرب مکان — شد چو از اخلاص دل جبرئیل دربان رسول
تا گل و خارست سبز اندر بهار این چمن — هر زمان تازه دهد جلوه گلستان رسول
کرد چون ابر بهارا در رحمت پروردگار — پر گهر دامان امت چشم گریان رسول
در زمانه نیک و بد ممنون لطف احمدی ست — سرنگون خلق ست زیر بار احسان رسول
از ید بیضا باوج مکرمت روشن تر است — صورت خورنجه دسته زر افشان رسول

باوجود بے زبانی سرور بے دست و پا
هست در خیل ثنا خوانان ثنا خوان رسول

آستان احمدی پر جب که آئے جبرئیل — تھے دب سے مثل گردون سر جھکائے جبرئیل
جب گئے کفار پر حضرت تو آئے جبرئیل — لڑنے کو فوج ملائک ساتھ لائے جبرئیل
کسکا رتبہ ہے بجز حضرت کہ جب ہوئیں سوار — غاشیہ بردار بنکر ساتھ جائے جبرئیل
دن کو تھے خدمتگزار اہلبیت احمدی — شب کو ہو پر پہرہ دربانی بھی جائے جبرئیل
بڑھ گئے حضرت شب معراج تا عرش برین — رہ گئے رفتار سے تا سدرہ پائے جبرئیل
کر دیا حضرت نے فوراً آگے ہے بیان — درگہ باری سے جو پیغام لائے جبرئیل
مرتبہ ہے پیش حق جتنا رسول اللہ کا — کون ہو اس راز سے واقف سوائے جبرئیل
آئے اسرافیل فوراً اردلی کے واسطے — ہو چکی سدرہ تلک جب انتہائے جبرئیل
جبرئیل اخلاص باطن سے نبی کے یار تھے — شوق دل سے تھے محمد آشنائے جبرئیل

ہیچ کھلجائین دل ابتر کے سارے یا نبی
گر مجھے دکھلا دو وہ گیسوی پیچان آجکل

گردشین دکھلاتا ہی ہر روز یا حضرت نبی
تیرے سرگشتہ کو یہ گردون گردان آجکل

دیدۂ نادیدہ گریان ہین تمہارے ہجر مین
داغ دل ہین سر بسر فرقت مین خندان آجکل

وقت مشکل ہے خدا کیواسطے کیجے مدد
لو خبر بندہ کی اے سلطان دوران آجکل

دیرمت کیجے زیارت دیجیے ہو جسطرح
سخت ہون ناچار زیر بار ہجران آجکل

اسقدر پہولے ہین داغ غم دل پر داغ پر
بن گیا ہے سینۂ پر گل گلستان آج کل

کیجیے میری شفاعت حق سے بخشاؤ مجھے
اپنے کردار و نسے ہون ترسان و لرزان آجکل

دستگیری کا ہے وقت اے دستگیر بیکسان
ہے دم امداد اے محبوب یزدان آجکل

راہ پر لاؤ اسطے ہی رہنماے گمرہان
بھولا پھرتا ہے یہ سرور تیرا نادان آجکل

نام ہے کیا نام وہ نام خدا نام رسول
ذوق بخش جان ہے کیا صل علی جام رسول

جان بیجان ہے اسیر خستۂ زلف نبی
ہے دل بیدل مرا سربستۂ دام رسول

ناسخ الادیان ہے سب دینو مین دین احمدی
مظہر نور خدا ہے نور اسلام رسول

سیدھا کردیتا ہے کجبازون کو تیر مصطفے
کافرون کے سر جھکا دیتی ہے صمصام رسول

فیض جاری ہے قیامت تک محمد کا ہمیش
جملہ خاص و عام پر ہے عام انعام رسول

مظہر عیش و خوشی دنیا مین ہے احمد کا غم
مطلع انوار مثل صبح ہے شام رسول

بخشے جائینگے گنہگاران امت سربسر
عام جب ہو دیگی سب پر رحمت عام رسول

بلبل تصویر بھی بول اٹھے اسکی مدح مین
دیکھے گر باغ جہان مین روی گلفام رسول

دین اور دنیا مین بیشک سرور امیدوار
مورد فضل خدا ہوگا باکرام رسول

غزل فارسی

مثل سایہ جسم رہون ساتھ اسکے گر باد صبا
خاک پہونچاؤ مری حضرت تربی یو ار تک

فیض سے تیری ہین سب سبز باغ دہر مین
او سحاب مرحمت گل سے لگا کر خار تک

چارہ کچھ کیجے مرا اے چارۂ بیچارگان
او مسیحا دم قدم رنجہ کرو بیمار تک

او سخی پہونچا ہے دست سخاوت اندنون
اپنے عاجز اپنے خادم سرور نادار تک

وہ جلوہ چار سو ہی جلوہ گر ایک
وہ روشن نور ہی ہر ایک گھر ایک

وہی برج ہدایت پر ہی خورشید
وہی اوج نبوت پر قمر ایک

نہ دیکھا کچھ احد احمد مین جز میم
ہوئی جب دونون آنکھون کی نظر ایک

جو ہین اہل بصیرت دیکھتے ہین
ہمیشہ جلوۂ شمس و قمر ایک

نہین ہی فرق چاند اور چاندنی مین
حقیقت مین ہی دریا اور گہر ایک

رسول اللہ کا ثانی کہان سے
کہ ہی دونون جہانمین یہ بشر ایک

گدا اور شہ ہے واحد اسکے آگے
نظر آتا ہے جسم خشک و تر ایک

بنا نور محمد سب سے پہلے
ہوا کثرت مین وہ جب جلوہ گر ایک

محمد کے کرون کیا وصف تحریر
کہ ہی ہر وصف مین وہ نامور ایک

سخا مین کوہ اور دریا عطا مین
بوقت فیض بخشی ابر تر ایک

ہے ممکن کوئی اسکے روبرو ہو
کہ ہی میدان دین مین شیر نر ایک

قدم بوس اسکے ہین سردار لاکھون
وہ ہی جسم جہان مین مثل سر ایک

یہ گھر اب چھوڑ کے سرور کہان جای
کہ دار دین ہے دنیا مین یہ در ایک

ردیف ل

صدق دل سے ہین نبی کی ہم ثنا خوان آجکل
مشتہر اہل سخن مین ہین سخندان آجکل

آئیے آنا ہے گر اے جان جان کیجیے نہ دیر
ورنہ جائیگی نکل یہ جان بیجان آجکل

مدح خوانی مین ہو مصروف تیرے یا نبی
آپنے سرور کو ہے جسدم سے بخشا ذوق شوق

جگر ہے اسیر بلائے فراق
دل مبتلا مبتلائے فراق

ملو مجھسے بے پردہ یا مصطفےٰ
اٹھاؤ تجھے پردہ ہائے فراق

یہ بندہ اگرچہ گنہگار ہے
نہ دو اسکو لیکن سزائے فراق

خدا تمسے گر اب ملائے نہ مجھے
نہ ہوگا کبھی آشنائے فراق

شفاخانے اپنے سے چارہ کرو
عطا کر دو مجھکو دوائے فراق

عجب کیا ہے گر دلکو بیدل کرے
مری جان کو بیجان بنائے فراق

خدایا محمد سے ایسا ملون
کہ پھر پاس تک بھی نہ آئے فراق

کرے جب مکان دلمین وہ کربلا
رہے پھر نہ سینے مین جائے فراق

نبی کے رہون روبرو سرخرو
بلا سے اگر خون بہائے فراق

نہ ہوگا اگر وصل ہو جائے گا
مرا انتہا انتہائے فراق

مدد کیجیے اب تو اے دستگیر
کہ سرور ہے پامال پائے فراق

ردیف ک

ختم ہے مہر نبوت احمد مختار تک
ختم ہے کار رسالت سید ابرار تک

سبز بختی ہے یہ بلبل کی کہ دی وقت بہار
اسکو جانے کی اجازت باغبان گلزار تک

کھینچتا ہے دل مجھے ہر دم مدینے کیطرف
ایکدن یہ مجھکو پہونچائیگا اس دلدار تک

گوہر افشان ہے اسی پر ابر رحمت بار بار
بار پایا جسنے اس دربار گوہر بار تک

سلطنت جن و بشر پر ہے محمد کی مدام
سرزمین سے ہے حکومت گنبد دوار تک

کار ہوے ساری ہو جائینگے اس بیکار کے
گر رسائی ہوگئی اس احمدی دربار تک

بیدھیو نسے بھر لون اپنا دامن امید سب
اڑکے جا پہونچون اگر اس ابر گوہر بار تک

ردیف ق

یا نبی اب تو ملو اس بندۂ مہجور کو
ڈھونڈھتا پھرتا ہی سرور تمکو گھر گھر صف بصف

دنیا مین پیاری خلق سی تھے مصطفی خلیق / کیسے خلیق کہتا ہے جسکو خدا خلیق
حق نے دیا ہی بندونکو کیا رہنما خلیق / اچھا رفیق اچھا شفیق اور بھلا خلیق
خالق نے جب سی آپ کو پیدا کیا خلیق / ہوگا نہ ایسا کوئی نہ ہی اور نہ تھا خلیق
صل علے جناب محمد زمانے مین / محسن ہی مہربان ہے اور دلربا خلیق
سینہ پہ سب کے خلق محمد کا نقش ہی / ہر اک کے لوح دلپہ وہ لکھا گیا خلیق
حضرت کا خلق خلق مین کیا نیک خلق ہی / بد خلق جو کہ آگیا وہ بن گیا خلیق
ہی مدح خوان زمانہ مین حضرت کی خلق کا / جو کوئی بندہ بندونمین خوشخو ہی یا خلیق
حضرت کی ذات پاک تھی خلقت کیواسطی / اہل عطا و صاحب شرم و حیا خلیق

خلق نبی کی پیروی سرور اگر کرے / مشہور نام ہوئیگا بیشک ترا خلیق

یا الٰہی کر عطا مجھکو نبی کا ذوق و شوق / دل ہو ذوق شوق سی جسکے سراپا ذوق و شوق
لذت نام نبی سے کر عطا لذت مجھے / جس سی ہو جائی دل شائق مین پیدا ذوق و شوق
یا رسول اللہ حبیب اللہ خدا کے واسطے / دیجی اس بندۂ شیدا کو اپنا ذوق و شوق
دیدۂ نادیدہ ہین ہر وقت شائق دید کے / اور دل بیدل مین ہی ہر آن تیرا ذوق و شوق
تر ہو تیری ذکر سے ہر دم زبان بے زبان / عشق مین انکی مجھے دیجے گا اتنا ذوق و شوق
بیخود و سرمست روز حشر تک جس سی رہون / دلمین جام عشق سی بھر دیجی ایسا ذوق و شوق
لذت الفت ہی پائی جسنے پائی آپ سے / آپ سی پہونچا ہی یہ لیکن جسکو پہونچا ذوق و شوق
عشق پیغمبر ہے بیشک بڑھکی سبکے عشق سے / ذوق و شوق احمدی ہی سب سے اعلی ذوق و شوق
ہو گئی جسپر ذرا حضرت توجہ آپ کی / کر دیا حق نے عنایت اسکو اچھا ذوق و شوق
مثل خون ہر عضو مین انکی محبت ہے روان / بنگیا ہی جسم و جان بندیکا سارا ذوق و شوق

مخمسہ در حضرت نبی بغیرت کو غرت مصاف

پھیلا جسدم حکم ختم المرسلین چار و نطرف
دین احمد کا ہوا روشن نگین چار و نطرف

گھر نبی کا قبلۂ ارباب حاجت ہے جدھر
سرنگون ہین جسقدر ہین اہل دین چار و نطرف

خانۂ دین محمد ہوگیا آباد جب
اہل حق پر کھل گیا باب یقین چار و نطرف

دولت کونین و مکان حضرت کی ہر دولت تمام
ملک ہے حضرت کا یہ ملک زمین چار و نطرف

روی پر نور نبی سے پرتو افگن ہوگیا
مثل خور اندر جہان دین متین چار و نطرف

ہے قدمبوس محمد جا بجا فرش زمین
اور ادھر سجدے مین ہے چرخ برین چار و نطرف

سیکڑون اہل ہزارون متقی لاکھون ولی
آپ کے روضہ پہ ہین خلوت نشین چار و نطرف

فتح فوراً کر لیا ملک عرب تا روم و شام
چڑھ گئی لڑنے کو جب اصحاب دین چار و نطرف

رہنمائی کیجیے سرور کو اب اے رہنما
کب تلک بھولا پھرے یہ کمترین چار و نطرف

آئے جب میدان مین اصحاب پیمبر صف بصف
بھاگ کھا جاتے تھے سب اعدا کے لشکر صف بصف

چار سو دریائے خون اکدم مین تیغ تھے بہا
تیز جب چلتی تھی شمشیر دو پیکر صف بصف

تھے ابو بکر و عمر عثمان و حیدر چار یار
لشکر اسلام کے سردار و افسر صف بصف

شہسواران محمد جبکہ ہوتے تھے سوار
تھا بلند آوازۂ اللہ اکبر صف بصف

ایک ہنجاتی تھی گردن سیکڑون کفار کی
لیکے وہ جاتے تھے جب ہاتھون مین خنجر صف بصف

حیدری نیمہ ادھر تھا پنجہ گیر دشمنان
حملہ آور تھی ادھر شمشیر صفدر صف بصف

سب پہ غالب تھا علی شیر خدا ہنگام جنگ
ایک پر آتا تھے کافر گرچہ مکرر صف بصف

ایسی چلتی تھی وطرفہ ذو الفقار حیدری
دم مین ہو جاتے تھے دشمن جسم سے بے سر صف بصف

عرش سے ہوتا تھا نازل لشکر کروبیان
معرکے کے وقت احمد کی مدد پر صف بصف

صف پلٹ دیتے تھے سارے دشمنونکی آن مین
ناگہان اصحاب جب گرتے تھے ان پر صف بصف

دیدۂ سرور مین تھا اندھیرسا چھایا ہوا
شکر حق دین نبی کا اُسنے اب پایا چراغ

جب گئی معراج کو پیغمبر والا دماغ
عرش پر پہونچا سر گردون گردانکا دماغ

سرور اقلیم دین کی ہی ہمیشہ پایبوس
کیون نہو دیگا زمین تا فلک اونچا دماغ

روشنی حاصل ہوئی جسکو نبی کی نور سے
حق نی روشن کردیا مانند خورُ اسکا دماغ

نکلے سردار جب وہ سرور دنیا و دین
ہوگیا سب پست تھا کفار کا جتنا دماغ

ہوگئی بالائے سر تیغ محمد جب علم
سرکشان خیرہ سر کا بہ گیا سارا دماغ

مثل گل سرسبز ہو وہ سبزہ زار دہر مین
بوے بستان محمد جسکو پہونچے تا دماغ

سرور سرگشتہ کیا لکھے ثنای احمدی
اسکے پایہ تک بھلا اسکا کہان پہونچا دماغ

ردیف ف

دل کی سب کہدونگا پیغمبر سے حالت صاف صاف
اور عیان کردونگا اظہار محبت صاف صاف

جب بیان حضرت نے کی حق کی حقیقت صاف صاف
کھل گئی ہر یک پہ اسرار وحدت صاف صاف

سبکو پہونچایا ہی فرمان شریعت صاف صاف
سبکو کی راہ طریقت پر ہدایت صاف صاف

صاف سب بخشی گئی امت رسول اللہ کی
آئی پیغمبر کو جب حکم شفاعت صاف صاف

مردو بروبت بھی اگر آئے رسول اللہ کے
دی گئے اُنکی رسالت کی شہادت صاف صاف

برملا لکھی ہین مصحف مین نبی کی خو بیان
ہین بیان قرآن مین سب اوصاف حضرت صاف صاف

کردیا سب کو مسلمان صاحب غزوہ و قاک
ہی یہ امت پر محمد کی مروت صاف صاف

تا قیامت ختم حضرت پر نبوت ہو گئی
دائمی حق سے ملی اُنکو امامت صاف صاف

سرزمین صوفیان باصفا ہین جسقدر
دلسے وہ رکھتے ہین سب حضرت سی الفت صاف صاف

سینہ بے کینہ رسول اللہ کا آئینہ تھا
سب نظر آتی تھی جسمین حق کی صورت صاف صاف

نام پایا ہے نبی سے سرور گمنام نے

ردیف | تیرا یہ دیوان ہے دیوان رفیع | غ

داغ غم سے یان تلک ہی اپنا سینہ داغ داغ
رشک سی جسکی ہوا گلشن مین لالہ داغ داغ

مرہم داغ جگر دیتے اگر وہ چارہ گر
کیون نہو جاتا ہمارے دلکا اچھا داغ داغ

آنکھین گریان ہین ہمیشہ او خندان زخم ہین
سوزش غم سی جگر اپنا ہے سارا داغ داغ

چاند داغی بنگیا انکو داغ رشک سے
میرے دلبر نے جب دیکھا چمکتا داغ داغ

ٹھنے گر پردہ مین و مرہم دہ زخم جگر
کھول کر انکو دکھاتا اپنے دلکا داغ داغ

یان تلک ہین گل یہ گل کھائی دل داغ نے
چور ہی ہو داغ فرقت سے سراپا داغ داغ

اپنی وحشت کا ستارا ایسا چمکا آج کل
بنگیا ہی صورت رشک ماہ اپنا داغ داغ

کب تلک چھولی رہین زخم جگر یا مصطفے
اور دل شیدا رہی کب تک ہمارا داغ داغ

دھو ہین گر وہ ابر رحمت سرور دھلجایگا
دلکی چادر سے ہماری دھبا دھبا داغ داغ

ذات احمد خانہ دنیا مین ہی کیسا چراغ
روشنی سی جسکی سب عالم ہی سرتاپا چراغ

جلوۂ نور محمد مطلع نور آگیا
مہ کہون انکو مین یا خورشید لکھون یا چراغ

ہوگئی مانند بام آسمان روشن زمین
مثل خور جب اوج پر عظمت کے یہ نکلا چراغ

چرخ پر کسنے سنا ہے چاند ایسا پر فروغ
جلوہ گر کسنے زمین پر ایسا ہے دیکھا چراغ

شام غم ہست کی اب کیونکر صبح مراد
حق نے اپنی مہر سی ہمشکل خور بخشا چراغ

گھر گھر مشتعل ہوئی روشن نبی کے نور سے
جبکہ بیت اللہ سے یثرب مین جا پہونچا چراغ

جس سے نور آفتاب خاوری پاتا ہے نور
کیا ہی یہ صل علے روشن مدینے کا چراغ

جسکے پر والنے ہین سب جن ملک وحش وطیور
کیسا انسانو مین یہ پیدا ہوا اعلا چراغ

ہی محیط سے زمین مانند خور نور نبی
آسمان پر مثل مہ دیتا ہے یہ جلوا چراغ

حق نظر آیا صفا باطل ہوا باطل تمام
اٹھ گئی ظلمت جہان سے جبکہ یہ آیا چراغ

بخشا جاؤن گر مری بنجا مین پیغمبر شفیع
سروری پاؤن اگر ہو دین مرے سرور شفیع

کیون نہو کافی حمایت ہمکو ایسے شاہ کی
جسنے بخشائی ہے امت سر بسر بن کر شفیع

حشر کے دن مغفرت پا جائینگے عاصی تمام
ہوگی جب انکو لیے وہ شافع اکبر شفیع

اپنے دنیا مین نبی سے بڑھکے حامی کون ہے
کون ہوگا اس سے روز حشر مین بہتر شفیع

وقت پر کام آئینگے وہ کامگار دو جہان
نزع مین ہونگے ہمدم اور دم محشر شفیع

خاکسار و نیر نہ برسینگے وہ کیونکر ابر فیض
تشنہ لب چھوڑینگے کب وہ ساقی کوثر شفیع

حق سے دلوائینگے جو مانگین گے ہم روز جزا
از رہ لطف و کرم ہین سرے گرم گستر شفیع

مان لیتا ہے خدا فی الفور ایسی التجا
جبکہ کرتا ہے نبی کو بندہ مضطر شفیع

کسکے جا پکڑے قدم اے مصطفیٰ تیرے بغیر
کسکو سمجھے اپنا اب یہ سرور بے پر شفیع

حق نے دی ہے تجکو کیا شان رفیع
اور بنایا تمکو سلطان رفیع

زیر داماں جسکے ہین اہل جہان
آپ کا داماں ہے وہ داماں وسیع

چرخ نے لی سربلندی آپ سے
عرش نے پایا ہے ایوان رفیع

آپ کے لائق ہے ایسی سروری
آپ کے شایان ہے یہ شان رفیع

عرش سے اترا ترے خاطر فقط
یا نبی القدرت آن رفیع

آپ کی سب سے سخاوت ہے بلند
سر بسر احسان ہے احسان رفیع

تیرے رخ سے نور پایا چاند نے
اور ملا سورج کو دوران رفیع

ہین ترے پابوس سردار دہر
پست ہین خدمت مین شاہان رفیع

حاکمون پر تیرا مستحکم ہے حکم
اور ترا فرمان ہے فرمان رفیع

آدمی گو اشرف المخلوق ہے
تم ہو انسانون مین انسان رفیع

سرورا تو ہے ثنا خوان نبی

بوقت بیکسی وہ بیکسون کا حامی ہے
بوقت درد ہے وہ اہل درد کا حافظ

نہ چور کا اسے خطرہ نہ خوف رہزن ہی
ہوا ہے جسکا وہ سردار انبیا حافظ

وہ مثل شیر ہے امین عدو کے پنجے سے
ہوا ہے جسکا وہ محبوب کبریا حافظ

وہ پاسبان ہی ہمارے خزانہ دل کا
ہے رہزنون سی مری نقد جان کا حافظ

نہ آگ مین انھین خطرہ نہ غم ہی پانی مین
کہ ہے محبون کا اپنے نبی خدا حافظ

ہین چار یار نبی چار سو مرے حامی
کہ صبح میرے وہ حافظ ہین اور مسا حافظ

ہو جسکی پشت پہ وہ حاکم ولایت دین
ہمیشہ رہتی ہے سر پر اسے قضا حافظ

ردیف

گر نہ پاؤن سر اپنے کبھی تو اے سرور
اگر وہ ضامن امت رہے ترا حافظ

ع

احمد مختار کیسے بن گئے مختار شرع
حق نے انکی ذات پر رکھا مدار کار شرع

ہے وہ سرکار جناب مصطفےٰ سرکار شرع
احمدی دربار ہی دربار گہ ہر بار شرع

یان تلک پختہ ہوا ہر بات مین اقرار شرع
کوئی منکر بھی نہین کرتا یہان انکار شرع

جلوہ گر جسدم ہوا نور ظہور مصطفےٰ
شرق سے تا غرب روشن ہو گئی انوار شرع

خانہ دنیا مین ہوگی تا قیامت پائدار
ہو گئی ہے سخت محکم اسقدر دیوار شرع

ابر گریان جب تلک ہی برق خندان جب تلک
پھولتی پھلتے رہینگے حشر تک گلزار شرع

نیک و بد پر پالیا حضرت نے حق سے اختیار
بنگئے حکم خدا سے مصطفےٰ سالار شرع

فی الحقیقت گھر محمد کا ہی گھر انصاف کا
دار دنیا مین فقط دار نبی ہے دار شرع

بادشاہ کشور دنیا و دین صل علےٰ
سرور ملک حکومت ہی یہی سردار شرع

تا قیامت حق نے قائم کر دیا ہی یہ طریق
حشر کے دن تک کھلا ہی دائما دربار شرع

یا الٰہی بندہ سرور کو رہیو رات دن
خادم دین رسول اللہ خدمتگار شرع

عاشق روئے محمد کو کبھی رستے نہیں — دید گلشن سیر گل نظارۂ گلزار رخط
طالب معنی نہیں صورت کی صورت دیکھتا — پاتا ہے دیدار سے وہ طالب دیدار رخط
خوش ہے یہ جان حزین غم میں تیرے یا مصطفے — رونے میں پاتی ہے اپنی چشم گوہر بار رخط
آخرین دم تک نہیں وہ مانگتا حق سے شفا — تیری بیماری سے جو حاصل کرے بیمار رخط
مجکو اپنے شوق میں شائق بنالو یا جناب — بخشوانے عشق کا اے سید ابرار رخط

سینہ میں گنجینہ حب محمد جمع کر
کیا ہے گنج و مال میں اے سرور زردار رخط

کیون نہو ملحوظ بندونکو صفا تیرا لحاظ — یا محمد کرتا ہے جبکہ خدا تیرا لحاظ
دوست اور دشمن کو ہے خاطر تری حضرت عزیز — مانا جاتا ہے جہانمین جابجا تیرا لحاظ
عاصیونکو بخشوا دینگے شفاعت سے تری — یان تلک ہو ویگا در روز جزا تیرا لحاظ
تیری خاطر سے بنا جو کچھ بنا ہے یا نبی — جو ہوا ہستی مین وہ سارا ہوا تیرا لحاظ
دم بخود ہین رعب سے تیرے شہنشاہان دہر — انبیا کرتے ہین اور سب اولیا تیرا لحاظ
جن و انسان تیرا کرتے ہین ادب یا مصطفے — نیک و بد خرد و کلان کو ہے بڑا تیرا لحاظ
فخر کرتا تھا تری پابوس سے عرش مجید — تھا شب معراج یا تک سدا تیرا لحاظ
حضرت خالق کو ہے ملحوظ ہست و نیست مین — ابتدا تیرا لحاظ اور انتہا تیرا لحاظ

بخشا جائے گا اگر سرور سا بندہ پر گناہ
اسمین بیشک یا محمد ہوئیگا تیرا لحاظ

غم اسکو کچھ نہین جسکا ہے مصطفے حافظ — کہ سارے حافظون سے ہے نبی بڑا حافظ
خدا کی جتنی امانت ہے دین و دنیا مین — محمد اسکا بحکم خدا ہوا حافظ
ملی نبی کی امان جسکو ہو گیا ایمن — جو آیا اسکی حفاظت مین بنگیا حافظ
بلا سے کیون نہو محفوظ مبتلا سے نبی — کہ عاشقان محمد کا ہے خدا حافظ

دیکھ لے قرآن مین جو شائق ہو تری مدح کا
جسمین ناطق ہر آمدن طٰہٰ اور یاسین فقط

منزل حق پر وہ پہونچا رہبری سے آپ کی
جسکے تم رہبر ہوے اے ہادی حق بین فقط

مرغ دل جاتا ہے اب تیرے ہوائے شوق مین
لے خبر اُڑتا ہوا آتا ہے اوج علیین فقط

کام ہے تیری محبت سے دل ناکام کو
غم ترا رکھتا ہے اب یہ سرور غمگین فقط

ہو چکا جب دین اور دنیا کا کل دفتر غلط
رفع کر دی خامۂ احمد نے وہ یکسر غلط

بانی دنیا و دین نے مجتبا بیدینکو وہین
راہ پر لائے محمد اُنکو جو تھے بر غلط

دور کر دین اس نبی امی نے ساری غلطیان
لکھی کج فہمون نے جو تھین صفحۂ دل پر غلط

یا نبی انظر بحال بندۂ بے راہرو
ہون غلط فہمی سراپا مین غلط اندر غلط

راستہ جو راستی پر راست ہو دکھلائیے
وہ ہدایت ہو سراپا جسمین ہو کمتر غلط

تم ہی پہونچاؤ تو پہونچون منزل مقصود تک
ورنہ رہ سے ہے مری رفتار اے رہبر غلط

ہادیا کتنی کرون مین غلطیان اپنی بیان
دل غلط ہے جان غلط پا ہے غلط اور سر غلط

بند کر دو راستہ اُنکا بزور رہبری
وہم اب جتنے گذرتے ہین مرے دل پر غلط

عاقبت کی راہ مین جب رہنما ہو تم مرے
پھر چلین اے رہبر گم گشتگان کیونکر غلط

نامۂ اعمال ہو جائے مرا بالکل صحیح
دور کر دو یا رسول اللہ لکھے گر غلط

عفو کر دیجے خطا اے پردہ پوش دو جہان
مدح مین گر لکھ گیا ہو بندۂ سرور غلط

ردیف ظ

جسنے پایا ہے ذکر احمد مختار حظ
اُسکو ذکر غیر مین حاصل نہین زنہار حظ

عاشقون کو بر زبان جب آئے نام مصطفےٰ
روح کو لذت ملے اور پائے جسم زار حظ

رات دن شام و سحر ہر وقت ہر دم ہر گھڑی
نام سے حضرت کے دل پاتا ہے سو سو بار حظ

جان شیرین جو کیا کرتے ہین حضرت پر فدا
زندگی اپنی سے وہ پاتے ہین بے تکرار حظ

سوختہ ہی سوزِ غم سے اپنی کلک و زبان / کیا کری پروانہ حالِ شمع مین تحریرِ خط

خطِ رخسارِ محمد کیا خطِ گلزار ہے / خود کیا ہی کاتبِ قدرت نے یہ تسطیرِ خط

سوی یثرب بنکے پروانہ وہین اڑ جائیگا / جو لکھیگا سوزِ دل سے عاشقِ دلگیر خط

نام سے حضرت کی جس خط کی ہوگی ابتدا / حشر کو ہوگا وہی کاتب کے دستگیر خط

میرے خط پر دستخط ہین سرورِ کونین کے / پائیگا ہستی مین عشقِ حق وہی توقیرِ خط

ہو مری عرض و گزارش کسطرح دربار مین / سیدِ عالم تک اپنا پہونچے کس تدبیرِ خط

لکھی جسدم ہمنے شرحِ خط و خالِ مصطفے / اچھی صورت پاکے اپنا بن گیا تصویرِ خط

حشر کو جسدم زبانین ساری ہوجائینگی بند / تب کریگا ہی دل کے حال کی تقریرِ خط

میرا نامہ رک نہین سکتا ہوای شوق مین / کر نہین سکتا ہمارا راہ مین تاخیرِ خط

روسیہ شرمندہ اب حضرت کا کیا بھیجے پیام / کیا لکھے یہ بندۂ ناکارہ پر تقصیرِ خط

مصطفے کا صاد جسپر ہوگیا روزِ ازل / بنگیا صحت سے وہ مثلِ خطِ تقدیرِ خط

خاکساری کے مضامین ہمین ہین لکھے تمام / دوستو بیشک ہے اپنا نسخۂ اکسیرِ خط

پھر انہی کرکے لیجائینگے حق کے روبرو / بہر آزادی مرا دہ شاہِ عالمگیر خط

نقش ہو جس خط مین نقشِ حضرتِ ختمِ رسل / لے بنا تعویذِ جان اسکو دلِ دلگیر خط

سرورا جو دیکھتا ہے خطِ نعتِ سروری / اسکے جان و دل مین کر جاتا ہے یہ تاثیرِ خط

شائقِ دینِ محمد کو ہے کافی زین فقط / طالبِ مولی کی خاطر بس ہے یہ آئین فقط

نورِ دینِ احمدی وہ نور ہے صلِ علے / جس سے ہوجاتی ہی حق بین چشمِ صورت بین فقط

حق کو حق سمجھے نبی اپنے کو برحق جان لے / طالبِ حق کے لیے کافی ہے یہ تلقین فقط

جان ہیجان بستۂ زلفِ نبی ہے سربسر / دل ہی اب پابندِ دامِ گیسوِ پرچین فقط

دیجیے دیدار سے بہرہ مجھے خیر الوری / آرزو رکھتا ہے خدمت مین یہی مسکین فقط

ہر گھڑی آتی ہے روضہ پہ سید الملک کی — جا کے جب کرتا ہے سائل پر سر دربار عرض
لال ہے گرچہ زبان گفتگو کچھ غم نہین — آپ ہی کر دینگے میرے چشم گوہر بار عرض
آپ کی خدمت مین کیا حاجت دوبارہ عرض کی — پوری سن لیتے ہین حضرت سبکی ہر تکرار عرض
عرض سب حضرت کی کرتے ہین جناب حق قبول — کوئی بھی جاتی نہین انکے وہان بیکار عرض
سب کا پا لیتے وہ نور نبوت سے ضمیر — بولکر منھ سے نہین کرنا وہان درکار عرض
دو جہانمین سرخروئی گر تجھے منظور ہے — کر دلا پیش نبی با دیدۂ خونبار عرض

سرورا ہو آئینگی تیری مرادین سر بسر
مہربانی سے اگر سن لینگے وہ سرکار عرض

حق کی ہے جسطرح عبادت فرض — ہے محمد کی بھی اطاعت فرض
خاندان نبی سے دنیا مین — واجب الفت ہے اور محبت فرض
رہروان طریقت حق پر — اس شریعت کی ہے ہدایت فرض
حق کی تعمیل حکم واجب ہے — اور ہے پابندی شریعت فرض
اسکی امت کے واسطے ہر وقت — ہے نبی کی ادا سے سنت فرض
ساری دنیا مین ہے عزیزون کو — خاندان نبی کی عترت فرض
حکم حق سے ہوئی محمد پر — لطف وجود و کرم مروت فرض
جو کہ ہو وے مطیع حق اسکی — جانتے ہین نبی شفاعت فرض
واطیعو اللہ والرسول کا حکم — سب پہ اترا ہے فی الحقیقت فرض
دین احمد ہے اشرف الادیان — اہل دین پر ہے اسکی حرمت فرض

ردیف

سرورا جبل تو اب مدینے کو
تجھپہ روضہ کی ہے زیارت فرض

وصف مژگان مین جو ہے تحریر خط — اڑ گئی شریب کو کلیجا دیدہ مثل تیر خط

دامان جو ہووے وہ پاؤں مدینے میں امان
آئے یثرب میں نہو حاصل جسے جائے خلاص

تیرا قیدی چاہتا ہے کب رہائی قید سے
تیرے دلبستہ کو کب ہے دلمیں پروائے خلاص

کون ہے شیر دلیر حق بھلا تیرے بغیر
پنجۂ غم سے اسیروں کو جو دلوائے خلاص

دوڑ کر جاؤں زیارت کو تری اے دستگیر
نکلے زنجیر تعلق سے اگر پائے خلاص

ٹوٹیں زنجیریں نہ پابند بلا کی جب تلک
یا نبی کیونکر بھلا اسکو نظر آئے خلاص

غم سے تو چھوٹیگا سرور جا کے اس دربار میں
حق سے تجھپر ساری کھلجائینگے درہائے خلاص

ردیف ض

سرور عالم کے جو آجاؤں در پر پائے فیض
کیونکہ ہے باب جناب سرور دین جائے فیض

مطلع نور خدا ذات جناب مصطفیٰ
منبع الطاف کان مرحمت دریائے فیض

جائے جب حضرت کے در پر طالب فضل اله
اُسکے استقبال کو اوج فلک سے آئے فیض

فائدے بخشے بہت خلق خدا کو آپ نے
بندگان حق کو حضرت نے بہت پہونچائے فیض

اس جہانمیں آئے جب وہ فیض بخش دو جہان
فضل حق سے دارہ دنیا میں کھلے درہائے فیض

بخشدیتا ہے خدا گنجینۂ عرفان اُسے
جسکو وہ اہل عطا اپنا عطا فرمائے فیض

ہم بھی جائیں شہر یثرب میں اگر رہبر ہو بخت
ہم بھی پائیں اپنی قسمت میں یہ گر ہو جائے فیض

خبر جناب مصطفیٰ خیر الورا ختم الرسل
کون ایسا ہو جو گھر بیٹھے ہمیں پہونچائے فیض

نزع کی تلخی بوقت مرگ سرور دور ہو
دے اگر لذت دم آخر ہمیں حلوائے فیض

آپ سُن لیتے ہیں سبکی احمد مختار عرض
وقت مشکل جو کیا کرتا ہوں میں ہر بار عرض

چارہ ساز خلق ہیں وہ چارۂ بیچارگان
اسلیے سُنتے ہیں بیچاروں کی وہ ناچار عرض

خازن حق بخشدیتے ہیں اُسے مال و گہر
جو کرے مشکل میں کوئی بندۂ نادار عرض

غیر کا محتاج پھر کرتے نہیں ہرگز اُسے
جسکی سُن پاتے ہیں خود وہ سید ابرار عرض

رشتۂ الفت کا باندھا چھوٹ سکتا ہی نہین — تیرا قیدی قید غم سے ہو نہین سکتا خلاص
بار دیگر ہو نہ زنجیر تعشق مین اسیر — کیجیے دل کو خدا کے واسطے ایسا خلاص
پہونچا جو روضہ پہ پہونچا منزل مقصود تک — جو گیا باندھا ہوا اور بار پر آیا خلاص
فی الحقیقت دام گیسو کیا مسلسل ہے وہ — تا قیامت مرغ دل جس سے نہین ہوتا خلاص

کردو آزاد اس غلام سرور لاہور کو
تاکہ ہو قید تعلق سے وہ یا مولا خلاص

ہے محمدؐ سے جسکی الفت خاص — اُسپہ ہوتی ہے حق کی رحمت خاص
وہ غنی ہو گیا ملی جسکو — حق سے دین نبیؐ کی دولت خاص
تجھ سے ہے یا نبیؐ زمانہ مین — عام اور خاص کی محبّت خاص
حق کا انعام عام ہے اسپر — جسپہ رکھتے ہو تم عنایت خاص
خاکسارون کو آپ کی حضرت — ہے عزیز و نمین ایک عزت خاص
روبرو حق کے مانی جائیگی — حشر کے دن تری شفاعت خاص
جو گنہگار حق کے بندے ہین — ڈھونڈھتے ہین تری حمایت خاص
حکم خاصون پہ عام ہے تیرا — عام پر ہے تری حکومت خاص
جن و انسان کا تو ہے شاہنشاہ — ہین فرشتے تری رعیّت خاص
سارے نبیون کا بادشہ کر کے — حق نے بخشی تجھے نبوت خاص
کون بندہ ہے حق کے بندون سے — جس سے تیری نہین رعایت خاص
بعد صورت سے مجھکو چھڑوا — اپنی دکھلاؤ ایک صورت خاص

بخشو سرور کو یا رسولؐ اللہ
دولت عام اور عزت خاص

آئی جو دام نبی مین غم سے ہو جائے خلاص — واصل وصل محمدؐ ہے جسے پائے خلاص

پردہ ڈھک لیجو مرا اے پردہ دار سرِ حق
پردہ پوشی کیجیے اے سب کے افسر پردہ پوش

عیب کون افشا کرے سرور کا جب سر پر ہون آپ
میرے مولا میرے مالک میرے سرور پردہ پوش

مین ہون پیغمبر کا مدحت خوان ہمیش
دل ہے جسکے ہجر مین بیجان ہمیش

حکم مین جسکے ہے ساری سرزمین
چرخ ہے خدمت مین سرگردان ہمیش

جسکا رہتا ہے ستارہ بخت کا
چاند سورج کی طرح تابان ہمیش

گردن گردنکشان ہین رات دن
زیر بار لطف اور احسان ہمیش

دین و دنیا مین عطا جسکو ہوا
قدر و وقر و فخر و عز و شان ہمیش

تا قیامت جسکا قائم حکم ہے
اور زمانہ تابع فرمان ہمیش

جسکے ادنے لطف و امداد سے
مشکلین امت کی ہین آسان ہمیش

جسکا جبریلؑ امین مداح ہے
ناطق اوصاف ہے قرآن ہمیش

نام جسکا احمدؐ و محمود ہے
اور لقب ہے سید دوران ہمیش

دیدۂ نادیدہ دیدار ہین
جسکی فرقت مین گہر افشان ہمیش

جسکے زیر حکم ہین وحش و طیور
تابع فرمان ہین انس و جان ہمیش

جس سے رہ پاتے ہین گمراہان دین
سیکھتے ہین علم سب نادان ہمیش

سرور مداح کو جس سے نصیب
ہے سراپا لطف اور احسان ہمیش

ردیف ص

قید ہجر انسے نہین ہوتا دل شیدا خلاص
یا نبی تم ہی اسے زندان سے کیجے گا خلاص

وقت مشکل تم جو ہو مشکلکشا یا مصطفےٰ
پھر نہ اندیشہ ہے ہو کیونکر ترا بندہ خلاص

منھ نہ پھیرے بندۂ گمراہ تیری راہ سے
رہزن راہ تعلق سے جو ہو رستا خلاص

روز محشر تیری خاطر سے شفیع المذنبین
بندۂ عاصی عذاب قبر سے ہوگا خلاص

ردیف	تجھے جناب محمدؐ کی اک شفاعت بس	ش

سرورِ عالم گئی جب فرش سے بالای عرش
ہو گیا اونچا مکان لامکان تک پای عرش

لیگیا سدرہ پہ جسدم آپکو روح الامین
کھل گئی از خود نہی کیوں اسطے درہای عرش

آسمان کانپے بھلا کیونکر نہ اسکو رعب سے
جسکی دہشت سے زمانہ لرزی اور تھرای عرش

آسمان احمدی کے روبرو آ جائے اگر
آسمان گردن کو خم سرنگون ہو جای عرش

آپ کا محمل اگر وقت سواری دیکھ لے
دیکھتے ہی بہر استقبال فوراً آئی عرش

عرش کو جسدم ہوئی حضرت کی پابوسی نصیب
چومتی ہفت آسمان اُس روز سے ہین پای عرش

در پہ جو رہتے ہین دربانان دربار رسولؐ
وہ دنیا مین نہین رکھتے ہین وہ پروای عرش

تھا مکان حضرت کا بالای مکان لامکان
آسمان سب وہان تھے اور جگہ تھی جای عرش

	تاج عزت بخشین گروہ سرورِ عالم تجھے + سرورا تیرا امکان ہو فخر سے بالای عرش	

حق نے پیدا کی ہے وہ ذات پیمبر پردہ پوش
پردۂ دنیا مین کم ہے جس سے بہتر پردہ پوش

دیکھکر عیبون کو لوگون کی چھپا لیتے ہین آنکھ
ایسے تھے حضرت نبیؐ اللہ اکبر پردہ پوش

کسلیے بے ستر ہو امت نبیؐ کی برملا
کیونکہ ہے سر پر اُسے اسکا پیمبر پردہ پوش

پردہ پوشی کے لیے حق نے انھین پیدا کیا
عیب دارانکو وہ پھر ہوئین نہ کیونکر پردہ پوش

اہلبیت احمدی پر ختم ہے شرم و حیا
ہو چکا گھر گھر ہے اب مشہور یہ گھر پردہ پوش

جلوۂ حسن نبی دیکھے اگر چھپ جای چاند
شرم کے پردہ مین ہو مہر منور پردہ پوش

دلمین رکھتا مین چھپا کر نور عشق احمدی
گر کہین ہوتے مرے یہ دیدۂ تر پردہ پوش

واہ وا ذات نبیؐ محبوب ستار العیوب
ابر رحمت سایہ گستر ہے وہ بر ہر پردہ پوش

حال دل پردہ اُٹھا کر اپنا دکھلا دون تمام
گر ملین پردہ مین مجکو میرے دلبر پردہ پوش

جلوۂ دیدار بے پردہ نظر آیا اُنھین
لامکان پر جب گئے وہ میرے رہبر پردہ پوش

حق نے بھیجا تجکو امت کے لیے
اچھا حامی اور بھلا فریاد رس

داد پائے کیون نہ وہ امیدوار
جسکو تجھ سا ملگیا فریاد رس

بادشاہا میری سن لو التجا
سیدا بہر خدا فریاد رس

مجھپہ حضرت ظلم کر سکتا ہی کون
ہووے جب تجھسا مرا فریاد رس

حال دل کس سی کہون تیری بغیر
یارسول اللہ یا فریاد رس

اے خبر گیر جہان لیجے خبر
وے شہ روز جزا فریاد رس

دستگیر وقت مشکل المدد
دافع رنج و بلا فریاد رس

سرور بیدست و پا کا کون ہے
اے شہ مشکلکشا فریاد رس

ہمین ہی وقت مصیبت تری حمایت بس
بحال بیکس ہی آپ کی رفاقت بس

تمھاری ذات ہی چارہ گر دل ناچار
تمھارا نام ہے درمان اہل علت بس

امام عصر تمھارا خطاب کوئی سے ہے
لقب زمانہ مین ہے خاتم النبوت بس

تمھارے نور سے آغاز خلق عالم ہی
تمھاری ذات پہ آخر ہوئی رسالت بس

تمھین کو علم لدنی خدا نی بخشا ہے
تری جناب پہ کی ہے فقط فضیلت بس

تمھارا وقر ہے اے شاہ بادشاہو نمین
ترے عزیز و نمین ہی اک عزیز عزت بس

فقیری فقر مین تمپر ہوئی ہی ختم حضرت
یہ سلطنت ہی تری نام پر حکومت بس

نبی کی ذات وہ شیر دلیر ہی جسپر
دلیری ختم ہی ہمت ہی بس شجاعت بس

نہ تھا نہ ہے کوئی بندہ نہ ہوگا پھر ایسا
کہ جسکے دست زر افشان پہ ہو سخاوت بس

نبی وہ بندہ حق تھا خدا کے بندو نمین
ہے جسپہ بندگی بس ہی بس ریاضت بس

بلند مرتبہ حق نے کیا محمد کا
ہوئی اسی پہ ہی دنیا کی ساری عظمت بس

ہی مغفرت کے لیے سرور اخدا کی حضور

ترقی پر ہے دین مصطفیٰؐ کے ... جہان مین عزت و اکرام ہر روز
ترے غم مین ہے الحضرت دل زار ... گرفتار غم و آلام ہر روز
ترا پڑھتے ہین کلمہ یا محمدؐ ... جو ہین سب لوگ خاص اور عام ہر روز

نبی دینگے تری مدحت کا ثمرو ... صلہ ہر رات اور انعام ہر روز

ردیف س

حکم بیغمبر نہین ہوتا ہے اصلا بیش و پس ... جسطرح ہوتا نہین قسمت کا لکھا بیش و پس
جسطرح دیکھو نظر آتا ہے نور احمدؐی ... باہر اندر راست و چپ زیر و بالا بیش و پس
عاشقان احمدؐی سوی مدینہ جلد یے ... شوق جب غالب ہوا ہرگز نہ سوچا بیش و پس
او ر جب لا ئے اندھون وہ حق کی رہنما ... کھل گئین تو آنکھین انکی اور سوچا بیش و پس
جیتے جی کرلو زیارت اب رسولؐ اللہ کی ... جب اجل آ ئیگی پھر اکدم نہوگا بیش و پس
وہی بائین ہین سو وہ میرے حامی پاسبان ... میرے حافظ اور مالک ہین وہ مولا بیش و پس
است خیر الورا جاتی ہی بخشے جاوینگے ... دیر کچھ ہو گی نہ انکے کام مین یا بیش و پس
بالیقین ہونگے نبی مشکلکشا مشکل کیوقت ... اسمین بیغمبر نہین کرنے کے اصلا بیش و پس
دیدۂ ظاہر سے ہم نور محمدؐ دیکھتے ... پردۂ غفلت اگر حائل نہوتا بیش و پس
اول و آخر محمدؐ سے ولی ہے اعتقاد ... ہے غلامی کا ہمین حضرت سے دعوی بیش و پس

ظاہر و باطن تمہین سرور کے ہو حامی جناب ... بندہ اور دو نسبتین رکھتا تو لا بیش و پس

یا محمدؐ مصطفےٰ فریاد رس ... اے رسولؐ مجتبیٰ فریاد رس
داد دے او داد بخش اہل داد ... ای شہ اہل عطا فریاد رس
تو ہی مظلومونکا منصف یا نبیؐ ... تو ہے اہل درد کا فریاد رس
کیون نہ حاصل ہو اسے انصاف صاف ... آپ تو جسکا ہوا فریاد رس

بیکسوں کا کون کس ہی یا نبی تیری بغیر
جو کرے منظور اہل عجز کا ہر بار عجز

اپنی خدمت مین مجھے رکھیے گا اے مخدوم خلق
روز و شب کرتا ہی خواہش یہ خدمتگار عجز

چہرۂ پر نور دکھلاؤ خدا کے واسطے
مانو جو کرتا ہے سرور طالب دیدار عجز

باغ عالم مین ہوئی جب احمدی گلزار سبز
فیض سے اسکے ہوی گلشن کی سارے خار سبز

پھیلی وہ سبزی رسول اللہ کی دربار کی
جسکی سرسبزی مین سارے ہین در و دیوار سبز

سر کٹا کر آخرین دم سے حشر دشمن ہوا
دیکھی جب اُسنے نبیؐ کی تیغ جوہر دار سبز

ٹوٹ کر برسا سحاب رحمت حق اسقدر
ہو گیا سارا زمانہ جس سے سو سو بار سبز

بعد پیغمبر کے چار دن جانشینان نبی
چار باغ دین کے بیشک سرو تھے چار سبز

آبیاری سے ہوئی اسکی زمین باغ بہشت
اور ہوا مانند جنت گنبد دوار سبز

خشک ہو جاتا ہی خون جسم بدخواہان دین
دیکھتے جسدم محمدؐ کی ہین وہ تلوار سبز

سنبلستان جہانمین سبز ہے وہ بہر بخت
دیکھ لی حضرت کی جسنے زلف عنبر بار سبز

باغبان باغ دین کا تو ہے سرور مدح خوان
کیون نہونگے صورت گلشن تری اشعار سبز

زباں پر ہے نبیؐ کا نام ہر روز
ثنا خوانی ہے میرا کام ہر روز

تصور زلف کا ہر شب ہے دل مین
نظر مین ہے رخ گلفام ہر روز

رہا کرتا ہے غم حضرت کا دل مین
مجھے ہر صبح اور ہر شام ہر روز

ہمیشہ ورد رکھتا ہے بصد شوق
نبیؐ کا نام یہ گمنام ہر روز

ترے جلوہ سے اے نور الٰہی
نئی رونق پہ ہے اسلام ہر روز

ملا کرتا ہے ساقی ازل سے
تری الفت کا مجھکو جام ہر روز

اُترتے تھے جناب کبریا سے
ترے خاطر نئے احکام ہر روز

اس زمانہ کے جو سنگے دشمن خونخوار یار

صبا مدینے مین گر تو جاۓ تو سر نگون ہوۓ آستان کر ۔۔۔ کہین جو فرصت سخن کی پاۓ تو میری حالت کو تو بیان کر

بپاس تسلیم سر جھکا او دستہ دست دعا اٹھا لے ۔۔۔ مری لبونکو تو لب بنا لے زبان کو اپنی مری زبان کر

جھکا کے سر کو رگڑ کے زانو بہا کے درد والم کے آنسو ۔۔۔ ہزار عجز و نیاز سے تو بیان ہے دل کی داستان کر

ہزار ہی من دراز کر کے بہت سا عجز و نیاز کر کے ۔۔۔ عیان محبت کا راز کر کے سر شک حسرت کے تو روان کر

کہو کہ اے شہر دو عالم خدا کے محبوب شاہ اکرم ۔۔۔ مین ہون گرفتار محبس غم چھڑا کے اس غم سے شادمان کر

مجھے مدینہ مین تم بلا لو جگر سے بار الم اٹھا لو ۔۔۔ غمونکی پنجہ سے تم چھڑا لو نہ رکھو فرقت مین نیمجان کر

تمہارے روضہ پہ گر مین جا کر دو بارہ حقسے حیات پاؤن ۔۔۔ جو دلکی حالت ہے سب سناؤن تمہارے آگے فغان فغان کر

تری جدائی مین میرے مولا بہت ہی ابتر ہے حال اپنا ۔۔۔ سدا بہاتا ہون سیل دریا دو آنکھین ہین گہر فشان کر

عرب کے حضرت ہو آپ والی عجم کے بستان کے تم ہو مالی ۔۔۔ تمہارے در سے گیا نہ خالی جو یا سائل ہو آستان کر

غریب سائل ہون بے زبان ہون زحیر خستہ ہون عاجز ہون نیمجان ہون ۔۔۔ کمال کمزور و ناتوان ہون ضعیف بندہ کو تو جوان کر

ردیف	خدا کا بندہ ہو گر تو سرور نہ رکھ محبت کسیکی دل پر مدینے جا کر بحال مضطر فدا محمد پہ اپنی جان کر	ز

چھوڑ نامت اے محبان نبی زنہار عجز ۔۔۔ کیونکہ ہے ہر وقت اس درگاہ مین درکار عجز

ارز و مین سب کی دیتے ہین جناب مصطفےٰ ۔۔۔ مانتے ہین سب کا حضرت احمد مختار عجز

بارگاہ احمدی سے فخر ہے حاصل اسے ۔۔۔ صدق دلسے جو کہ کرتا ہے وہان اظہار عجز

بادشاہان جہان آ کر بدربار رسول ۔۔۔ سر نگون ہو کر کیا کرتے ہین سو سو بار عجز

ہو گا وہ گنجینہ دار مخزن دنیا و دین ۔۔۔ گر کریگا در پہ آ کر بندۂ نادار عجز

بخشے جائینگے گنہگاران امت سر بسر ۔۔۔ ہو گا منظور اسکا پیش ایزد غفار عجز

یا رسول اللہ کر لو منتین میری قبول ۔۔۔ سن لو گوش لطف سے اے سید ابرار عجز

کس سے مانگے چارۂ درد جگر اے چارہ ساز ۔۔۔ کسکی خدمت مین کرے جا کر ترا بیمار عجز

اپنے سرور کو بنا دو سرورِ اہلِ سخن
تمکو اتنی بات پر حضرت نہین کیا اختیار

معجزہ ظاہر ہوا احمدؐ کا جسدم راہ پر
آگئے اُسدن کئی گمراہ سپید ہی راہ پر

کی شفاعت جسکی امت سے رسول اللہ نے
فرض بخشش ہوگئی اسکی مرے اللہ پر

دل مرا لرزان و ترسان ہے عذاب حشر سے
ہے مگر امید شفقت کی رسول اللہ پر

ہوگیا حلقہ بگوش احمدؐی چرخ برین
لگ گیا داغ غلامی اسکا روے ماہ پر

پایا جسنے خاکپاے احمدؐی سے نور دل
کب نظر پڑتی ہے اسکی تاج شاہنشاہ پر

آنکھ کب رکھتا ہے دنیا مین گداے احمدؐی
عزت و ناموس و دولت ملک و مال و جاہ پر

صورت اور سیرت مین حضرت یوسف ثانی ہو تم
یانبی ہے بادلی خلقت تمھاری چاہ پر

مہربانی سے ترے ذرہ بنے خورشید نور
کوہ بنجاے اگر ہو وے عنایت کاہ پر

راہ دکھلاؤ مدینے کی خدا کے واسطے
کیجیے حضرت کرم اس سرورِ گمراہ پر

وقت مشکل ہوئے جسکا احمدؐ مختار یار
دین و دنیا مین نہین اسکو کوئی [illegible] کار یار

خیر خواہ دشمنان ہے جان و دل سے مصطفےٰؐ
دوستون کے ہین محمدؐ ہر گھڑی ہر بار یار

سارے اصحابون سے تھی حضرت کی ایسی دوستی
جانؓ و دل سے جیسے کرتے ہین محبت یار یار

سر جھکا دیتے تھے خم کھا کر عدو مثل کمان
جب نبی کے جنگ مین کرتے علم تلوار یار

اہل صدق و اہل عدل و اہل دولت اہل زور
تھے ابوبکر و عمر عثمان و حیدر چار یار

میری کرتے ہین مدد اسوقت محبوب اله
وقت مشکل جبکہ ہوجاتے ہین سب بیزار یار

کسکی حاجت ہے ہمین اور کسکی پروا دوستو
بنچکے ہین اپنے جب وہ سید ابرار یار

کون حامی ہے گنہگارون کا حضرت کے بغیر
ایسا کب ملتا ہے امت کو کوئی غمخوار یار

اسنے سرور کو بچا لو اے خبرگیر جہان

ازرہ تاکید مت کو رسول اللہ نے	آیا جو حکم خداوندی سُنایا بار بار
ایکبار ہی مین نہ پہونچا منزل مقصود تک	لشکر کفار کو مکہ سے آیا بار بار

مطلع ثانی

یا محمد بر زبان ہے نام تیرا بار بار	بس یہی ہے ورد اور اپنا وظیفہ بار بار
کوئی بھی ثانی نبایا نہ زمین پر آپ کا	یا نبی سارا زمانہ ہمنے دھونڈھا بار بار
ولیکن رہتا ہی مرے تیرا تصور یا نبی	روبرو آنکھون کے وہ پھرتا ہی نقشہ بار بار
آنیو ہر بار بخشا اسکو گنج معرفت	جا کے دروازے پہ جب سائل پکارا بار بار
ظاہر ہر سورہ سے ہی صورت تری تعریف کی	وصف ہی قرآن مین حق نے تیرا لکھا بار بار

سرورا چل سوے یثرب یہ غنیمت وقت ہی
کیونکہ دنیا مین نہین ہے تجھکو آنا بار بار

یان تلک ہی احمد مختار تیرا اختیار	دیدیا حق نے تجھے دنیا کا سارا اختیار
سروران دین پہ تجکو سروری حاصل ہوئی	مملکت پر دو جہان کی تو نے پایا اختیار
ای شہنشاہ نبوت حاکم اقلیم دین	تم بنا ملک ولایت پر ہی کسکا اختیار
سب سے بڑھکر ہی ترا معراج ای اہل عروج	سب سے اونچا مرتبہ اور سب سے اعلی اختیار
حشر کو ہوگی شفاعت آپ کی منظور حق	اور گنہکارون کی بخشش پر ملے گا اختیار
صاحب دولت ہی مفلس فیض بخشی سے تری	بنگیا مختار جسکو تو نے بخشا اختیار
سروری بخشو مجھے یا انبیا کھویا ہی یوہین	آپ کو اس بات مین ہی میرے مولا اختیار
مومنون کو چھوڑ دین کافر کا سر کو توڑ دین	دونون باتون مین تجھی حق سے ہی پہونچا اختیار
ذات گر تیری عیان ہوتی نہ حق کی ذات سے	اور کسکو دین اور دنیا مین ملتا اختیار
کسکو یہ رتبہ ملا ہے یا نبی تیرے سوا	کسنے پایا ہے خدا نبی کے گھر کا اختیار
باندیان حورین ہوئین غلمان نبی سارے غلام	جن و انسان پر محیط حضرت ہے تیرا اختیار

کانپتا حضرت کی سائے سے ہے دیو نابکار — بھاگتا ہے کفر ختم الانبیا کو دیکھکر
انبیا سے کون آیا ہے بجز ذات نبی — دیدۂ ظاہر سے عرش کبریا کو دیکھکر

سرنگون سوی مدینہ ہی وہ سرور کیطرح — آئے جو آنکھو نسے اُنکی خاک پا کو دیکھکر

وہ روشنی ہی نبی کے رخ منور پر — کہ جسمین ہی داغ ہی حیرت کا ماہ انور پر
نزول رحمت حق ہی رسول کے گھر پر — کھڑی فرشتے ہین دربان محمدی در پر
نبی کی ذرہ کو سورج پہ فخر حاصل ہی — شرف ملا ہی محمد کی خاک کو زر پر
بوقت بیکسی و درد و رنج و آفت و غم — فقط ہمین ہی بھروسا شفیع محشر پر
دکھادین جلوۂ دیدار مہربان ہو کر — نظر ہو مہر کی گر میرے دیدۂ تر پر
اگر مین خاک کف پای احمدی پاؤن — اُٹھا کی آنکھو نپہ رکھون کبھی کبھی سر پر
نبی کے دانت تبسم مین جسنے دیکھے ہین — نظر پھر اُسکی کہان ٹھہرتی ہی گوہر پر
نبی کے آب سے گلشن پہ آبداری ہی — نبی کا رنگ ہی جو رنگ ہی گل تر پر

تمھین بنایا ہے سرور خدای اکبر نے — ذرا کرم کرو اپنے غلام سرور پر

مانتے حضرت ہین سرور کی تمنا بار بار — عرض کر لیتے ہین بندہ کی پذیرا بار بار
ملتا ہی امت کو اس دربار گوہر بار سے — ہر گھڑی ہر وقت دولت کا خزانہ بار بار
جبتلک جاری رہی لکھتے رہین کلک و زبان — لوح دل پر نام احمد ہمنے لکھا بار بار
بار بار اپنے وطن سے جائین یثرب کی طرف — یا الٰہی دیکھین ہم حضرت کا روضہ بار بار
کوئی بھی رہتا نہین محروم انکی لطف سے — سب پہ کرتے ہین کرم وہ میری مولا بار بار
بار بار اپنی چمک دکھلائی برق آہ نے — فرقت احمد مین ابر چشم برسا بار بار
جب ہوا مین زیر بار محنت و درد و الم — بار حضرت نے مرے سر سے اُتارا بار بار

ردیف

اسقدر لکھ مناقب اے سرور
رہے باقی نہ ذرہ بھر کاغذ

غش ہین سب اہل نظر حسن رسول اللہ پر
اہل دین سارے فدا ہین وہی رشک ماہ پر

راہ پر آکر بنی وہ رہبر راہ یقین
گرکرین وہ رہنما شفقت کسی گمراہ پر

ایکدم مین پائی جو مانگی کبھی خالی نجاے
آئے جو سائل رسول اللہ کی درگاہ پر

اڑ کے جاتا مرقد پاک محمد کی طرف
مرغ دل کو گر لگا دیتے رسول اللہ پر

چاہ ہوا اس یوسف مصر نبوت کی جسے
آفرین اسیر ہی اور رحمت ہی اسکی چاہ پر

آسمان کو عرش کو کرسی کو دار خلد کو
فخر کب حاصل ہی اس درگاہ عالیجاہ پر

بادشاہ ملک آزادی ہی احمد کا غلام
حکم کرتا ہے گدا حضرت کا شاہنشاہ پر

پائی جس رستے مین جب خاک کف پای نبی
بیٹھ جاؤ صورت نقش قدم اس راہ پر

کوہ کے مانند ہو ملک جہان مین سربلند
گر قدم رکھین کہین وہ بندہ پرور کاہ پر

کون بام عرش پر پہونچا ہی حضرت کی بغیر
خبر نہی کسکو حکومت کی سہے مہر و ماہ پر

یا محمد ظلم کر رکھا ہے یا تنگ اندنون
یہ چرخ کجرفتار نے اس بندہ درگاہ پر

برق جلتی ہی سدا میری دل سوزانکو دیکھ
روتی بادل ہین ہمیشہ میرے دود آہ پر

ہو کے رہبر شہر یثرب مین ہمین پہونچائے گا
یہ بھروسا ہے فقط سرور ہمین اللہ پر

شاہ کر دیتے ہین پیغمبر گدا کو دیکھکر
بخشدیتے ہین خزانہ بینوا کو دیکھکر

راہ پر سب آ گئے اس رہنما کو دیکھکر
پہونچے سب منزل پہ اپنے مقتدا کو دیکھکر

سوے یثرب روح اڑتی ہی صبا کو دیکھکر
آگ یہ اپنی سلگتی ہے ہوا کو دیکھکر

حشر کو ہونگے وہی خوشدل انکو دیکھکر
آج جو خوش ہین جمال مصطفی کو دیکھکر

دیکھنے یوسف کو کب جاتا ہی دلکی چاہ سے
جو کہ آتا ہے رخ نور خدا کو دیکھکر

صل علی ہر نام نبی مین وہ ذائقہ / ہوتا ہی جسکے ذکر سے کام و زبان لذیذ
مضمون ہر اُسکی مدح کا شکر فشان ام / اور وصف مین ہر اسکے سرا زبان لذیذ
جانبخش جسم و جان ہر حدیث محمدی / جسکو سمجھتے ساری ہین اہل زبان لذیذ
دلمین نبی کا عشق ہر آنکھومین شوق دید / ہر طبع مین یہ دونون نہان اور عیان لذیذ
ہر ذوق ایسا ذوق ہر مدح رسول کا / جس ذائقہ سی ہر لب شیرین لبان لذیذ
شیرینی جیسی آپ کی شیرین سخن مین ہر / قند و نبات کا بھی مزہ ہر کہان لذیذ
لذت ملی ہر جسکو محمد کے شوق کی / ذوق عسل نہین ہر اسے بر زبان لذیذ

سرور بمدح سرور دنیا و دین ہمیش / باتین تری سمجھتے ہین سب نکتہ دان لذیذ

مدح احمد مین لکھون گر کاغذ / زر فشان ہووے سر بسر کاغذ
زلف مشکین کا ذکر گر لکھون / کرون تحریر رات بھر کاغذ
اسکے دندان کا جسمین مضمون ہو / سارا ہو جاوے پُر گہر کاغذ
حالت اشک گر کرون تحریر / ہووے پانی مین اپنا تر کاغذ
جسمین معراج کا لکھون کچھ حال / اُڑ کی پہونچے وہ عرش پر کاغذ
میرے نامی کو گر نبی دھوئین / سرخرو ہو وہ مثل زر کاغذ
اے صبا جاوے گر مدینے کو / میرا لے جانا تھام کر کاغذ
خشک ہر غم مین مثل خامہ بدن / ہو گیا جسم سوکھ کر کاغذ
کیون نہ پہونچاینگے وہ پیغمبر / حق تلک انکے نامہ بر کاغذ
خاتم المرسلین کرین گر مہر / ہووے سرور کا معتبر کاغذ
لامکان ہر مرا مکان نبی / لکھون کسکو مین بیخبر کاغذ
یا محمد تری ہوا مین مرا / اُڑتا پھرتا ہی دربدر کاغذ

هر که سر بر آستان آن شه والا نهاد — خویش را اندر سر سرداری عالیجاه کرد
ماند هیدین هر که بر دین نبی قائم نماند — هر که برگشت از طریقش خویش را گمراه کرد
هر فقیری را که خادم کرد او مخدوم شد — هر گدائی را که عزت داد شاهنشاه کرد
بهر مت انتظام دین و دنیا در جهان — هر قدر آن حاکم دین کرد خاطر خواه کرد
من نهان در پرده جان و شبهم سوز نبی — اشک کرد اظهار حال درد دل با آه کرد
خواند از هر سو گروه گمرهان را سوی راه — همرهی سالکان دین بهر یک آه کرد

سرورا از زنگ کدورت صاف شد آئینه اش
هر که روی جان و دل سوی رسول الله کرد

پڑھتے ہین تیری نام پہ کروبیان درود — اور بھیجتے ہین جتنے ہین اہل جہان درود
صلوا علی محمد و آل محمد — اہل زبان رکھتے ہین ورد زبان درود
رحمت برستی ایسے مکان و مکین پہ ہے — پڑھتے ہین جس مکان مین اہل مکان درود
رہتا وہی ہے زندہ جاوید مثل خضر — ہوتا ہی جسکے جسم مین مانند جان درود
ہر بات اسکی غیرت قند و نبات ہے — پر ذائقہ ہو جسکو بکام و زبان درود
نام خدا وہ نام ہے نام محمدی — ہے جسکے نام نامی پہ گوہر فشان درود
بھیجے ہے خود خدا بھی محمد کے نام پر — رحمت ہر ایک حال پہ اور ہر زمان درود
شیر و شکر سے شیرین ہو کام و دہان اسکی — جسکی زبان سے رہتا ہی شکر فشان درود
رحمت سے یاد کرتے ہین خرد و کلان اسے — سنتے ہی نام پڑھتے ہین پیر و جوان درود
نام رسول حرز دل بے قرار ہے — اور جان بیجان کو ہی تعویذ جان درود

ردیف

گردن پہ جب تلک سر سرور ہی پائدار
پڑھتا نبی کے غم مین ہی یہ مدح خوان درود

ذ

ذکر نبی سے رہتی ہی جب سے زبان لذیذ — دل ہی لذیذ روح لذیذ اور جان لذیذ

ترا تشنہ مرتا ہے تشنہ لبی سے
اے جام کوثر پلاؤ محمدؐ
یہ دریوزہ گر جای گھر سے تمھارے
کہان کس کے در پر بتاؤ محمدؐ

ہے بار گران سر پہ سرور کے حضرت
کرو دستگیری اٹھاؤ محمدؐ

غزل فارسی

چو از نور محمد جلوہ گر نور شریعت شد
عیان بر گمرہان راہ دین راہ حقیقت شد
بران ختم النبیین ختم اظہار نبوت شد
براہ شاہ رسالت منحصر کار رسالت شد
ز انوارش منور در زمانہ نور وحدت شد
ز اظہارش مبدل صورت وحدت بکثرت شد
چو از پردہ برون آن یوسف مصر نبوت شد
ببازار قیامت گرم بازار شفاعت شد
نمایان شد بہر شکل از جمالش صورت معنے
بہر صورت ز حسن صورتش اظہار صورت شد
عیان شد چشمۂ فیض و جود منبع جودش
روان در عین لطفش چار سو دریای رحمت شد
چو شد کشف از رسول حق نما اسرار حقانے
بدنیا طالب حق واقف راز حقیقت شد
کرامت را ازان مرد مکرم فخر شد حاصل
سخاوت را ازان میر سخی توقیر و عزت شد

بلطف سروری در سروران باید سرے آخر
چو سرور مدح خوان سرور ملک حکومت شد

حملہ چون بر لشکر دشمن رسول اللہ کرد
صرف اندر یک دو دم کوہ گران را کاہ کرد
مصطفے حق خدا را از خدا آگاہ کرد
در امامت شاد کرد و در نبوت ماہ کرد
بر رسول اللہ چون فضل و کرم اللہ کرد
در امامت شاد کرد و در نبوت ماہ کرد
یافت ہر کس عزت دنیا ازین در بار یافت
فیض عقبی ہر کہ حاصل کرد زین درگاہ کرد
مصحف روے نبی چون یوسف مصری بدید
دفتر خوبی کتاب حسن خود در چاہ کرد
ذرہ را آن مہربان بخشید نور اقتدار
سایۂ بے نور را بر اوج خوبی ماہ کرد

کیا تقسیم حق نے گنج عرفان
بدست گوہر افشان محمدؐ

سمجھتے ہین جو ہین بندے خدا کے
خدا کا حکم فرمان محمدؐ

سر کفار پر تا روز محشر
علم ہے تیغ بران محمدؐ

وہ منکر ہے خدا ہی انس و جان کا
نہ ہووے جس مین ایمان محمدؐ

بکام جان و دل ہر ذائقہ بخش
کلام شکر افشان محمدؐ

کیے روشن خدا نے چاند سورج
بنور روے درخشان محمدؐ

الٰہی جب تلک ہو ابر گریان
رہے خندان گلستان محمدؐ

جو ہووے مردہ دل فی الفور جی جائے
پیے گر آب حیوان محمدؐ

ہوا ہے ناسخ توریت و انجیل
عجب قرآن ہے قرآن محمدؐ

معطر ہے دماغ اہل عالم
ببوے زلف پیچان محمدؐ

الٰہی جب تلک دم مین رہے دم
رہے سرور غزل خوان محمدؐ

سر زلف مشکین دکھاؤ محمدؐ
مجھے دام غم سے چھوڑاؤ محمدؐ

نقاب اپنے رخ سے اٹھاؤ محمدؐ
ہمین حق کی صورت دکھاؤ محمدؐ

مجھے آخری دم مین یاد آؤ محمدؐ
مری جان جاتی ہے آؤ محمدؐ

مرے اپنے بیگانے سب تج گئے ہین
تمھین اپنا کہکر بلاؤ محمدؐ

چھوڑا لو مجھے غیر کی بندگی سے
فقط اپنا بندہ بناؤ محمدؐ

نظر دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے
کہین اب تو تشریف لاؤ محمدؐ

ادھر کا اگر آنا جانا نہووے
مدینے مین مجھ کو بلاؤ محمدؐ

گلے مین مرے ڈال دو طوق گیسو
مجھے اپنا قیدی بناؤ محمدؐ

مری جان بے جان ہے یہ جان عالم
کرو جان بخشی جلاؤ محمدؐ

ہلال دین ہے ابروے محمدؐ
منور نور حق روے محمدؐ

ہوئی ہے سورۂ والشمس نازل
بوصف حسن دلجوے محمدؐ

دل اہل ولا ان یکسر ہے پابند
بقید تار گیسوے محمدؐ

عیان ہر شمع مین جلوہ ہے اسکا
نہان ہر گل مین ہے بوے محمدؐ

جھکا رہتا ہے دنیا مین سر چرخ
بخم تیغ ابروے محمدؐ

نبی کا گھر عجب بیت الامان ہے
گلی جنت کی ہے کوے محمدؐ

عیان واللیل کی ہے جس سے تفسیر
ہے مشکین زلف خوشبوے محمدؐ

فلک حلقہ بگوش مصطفےٰ ہے
زمانہ ہے دعاگوے محمدؐ

قمر شق ہو گیا غیرت سے جسدم روز
نظر آیا اُسے روے محمدؐ

ہے پایہ سروری کا اُسنے پایا
ملا جسکو سر موے محمدؐ

نبی کے خلق ہین خلقت مین مشہور
خدا خوش ہے بخو شخوے محمدؐ

بروز حشر ہوگی اُسکی امت
کھڑی پہلو بہ پہلوے محمدؐ

ہوا سرور غنی اہل جہان سے
بنا جب سے ثناگوے محمدؐ

خدا خود ہے ثناخوان محمدؐ
بڑی کیا اس سے ہو شان محمدؐ

یہ بندہ بے زبان خبر بندگی کے
کرے کیا شرح احسان محمدؐ

شہنشا ہونکا وہ رتبہ کہان ہے
جو ہے فخر غلامان محمدؐ

ہے دارالملک سرداری کا سراُ
جو ہو ادنیٰ سا دربان محمدؐ

تر و تازہ ہے تا روز قیامت
نہال سنبلستان محمدؐ

ہوا جس سے کتاب دین کا آغاز
وہی دیوان ہے دیوان محمدؐ

وہ زندان الم سے چھوٹ جائے
جو آئے زیر دامان محمدؐ

هر آنکه به در دولت برهنه پا آمد

ہے کیا صلِ علے شانِ محمد / مناسب بلکہ شایانِ محمد

مرا سر رشتہ دل بندھ گیا ہے / بتارِ زلف پیچانِ محمد

ملا ہے عرش کو بھی جس سے پایہ / بلند اتنا ہے ایوانِ محمد

پھلے پھولے ہمیشہ یا الٰہی / علی کا باغ و بستانِ محمد

خزانہ منفعت بخشا معرفت کا / یہ ہے امت پہ احسانِ محمد

بھروسا غیر کا اب ہمنے چھوڑا / پکڑ بیٹھے ہین دامانِ محمد

بہت امت کی خاطر ہو چکے ہین / خدا سے عہد و پیمانِ محمد

بیان ہوتا نہین میرے نبی کا / خدا کا لطف و احسانِ محمد

رہا کرتے ہین ہر دم مست و مدہوش / مئے وحدت سے مستانِ محمد

فرشتے جن و انسان حور غلمان / سبھی ہین زیر فرمانِ محمد

ہین بوبکر و عمر عثمان حیدر / خدا کے دوست و یارانِ محمد

وہی تھے گھر ہین مالک سارے گھر کے / وہی تھے در پہ دربانِ محمد

وہی چار دن تھے حضرت کے خلیفہ / وہی تھے جانشینانِ محمد

وہی تھے خانہ دار خانہ دین / وہی تھے چار ارکانِ محمد

وہی تھے پہلوان دین و دنیا / وہی تھے شیر میدانِ محمد

وہ تھے حضرت کے پروانے ہمیشہ / وہ تھے شمع شبستانِ محمد

نبی کے باغ کے وہ تازہ گل تھے / وہ تھے سرو گلستانِ محمد

وفا سب نے کیا حضرت سے اقرار / نباہا عہد و پیمانِ محمد

غلام سرور عالم ہے سرور
ثنا خوانِ غلامانِ محمد

کب سمائی ہے دوئی اس دل مین کہ مران حق — آپ محبوب احد نے جسکو بخشا اتحاد

بات کے پوری جو ہین خضرت سے تار و زخرا — رکھتے ہین پوری محبت اور پورا اتحاد

علم وحدت سبکو سکھلایا رسول اللہ نے — سب کے آگے کردیا واحد کا افشا اتحاد

ذات پاک حق سے رکھتے ہین جناب مصطفی — کیسی رغبت کیسی الفت اور کیسا اتحاد

عاشقان ایزدی و طالبان احمدی — رکھتے ہین کب عالم فانی سے اپنا اتحاد

بس وہی مرد یگانہ خویش و بیگانہ مین ہے — جو محمد سے بصدق دل ہے رکھتا اتحاد

عاشق روے محمد مائل خوے نبی — کس سے رکھتا ہے محبت دوستی یا اتحاد

چار یارون پر فدا کرتا ہے جان جسم و زر سے
ہے نبی سے سرور بیدست و پا کا اتحاد

غزل فارسی

چو ابتداے زمانہ بانتہا آمد — پیمبران ہمہ رفتند و مصطفی آمد

چو از نیام برون تیغ مصطفی آمد — اجل رسید پی دشمنان قضا آمد

براے چارۂ بیچارگان طبیب رسید — پی معالجۂ درد دل دوا آمد

بگوش خلق بروز طلوع این خورشید — ز آسمان و زمین شور مرحبا آمد

سند بمہر نبوت نوشتہ گردید — چو بہر کار رسالت نبی ما آمد

بوقت درد و غم و رنج غیر ذات نبی — بکار خویش نہ یار و نہ آشنا آمد

زہے مراتب عالی کہ بر درش جبرئیل — براے خدمت دربانی از سما آمد

چو باد راہ فلک کرد طی شب معراج — چو پای سرعت احمد بباد پا آمد

گذشت مثل نظر زانکہ ز ہر طبقہ — کہ کس نشد خبر از وی کہ رفت یا آمد

چو رفت از ہمہ ملک جہان حکومت غیر — پی تصرف آن شاہ دوسرا آمد

بسروران جہان یافت سروری سرور

ے خانہ دار زخانۂ دنیا ہے کر دیا ۔ دار جہان مین تو نے در معرفت فراخ
دامان تری شفاعت کبریٰ کا یا نبی ۔ ہوگا بروز حشر بصد مکرمت فراخ
کیونکر نہ تجھ سے تنگی کو وسعت نصیب ہو ۔ ہمت ہے تیری اے شہ ذی مرتبت فراخ
دامان جو مثل فلک ہے ترا وسیع ۔ لطف و کرم فراخ ہے اور مرحمت فراخ

تیری عطا سے پائے گا سرور زمانے مین
روزی فراخ نعمت با عافیت فراخ

نکلے بلبل ہمنے باغ دہر ڈھونڈھا شاخ شاخ ۔ پایا انپر نام احمد ہمنے لکھا شاخ شاخ
پتے پتے پر پتا پایا نبی کے نور کا ۔ دیکھا ہے ہمنے جلوہ گر احمد کا جلوہ شاخ شاخ
فیضیاب رنگ و بوے احمدی سے ہے سرسبز ۔ پھول جو ہے گلشن دنیا مین پھولا شاخ شاخ
باغبان باغ عالم کر دیا حق نے جسے ۔ اسکا بلبل بوستان دین مین بولا شاخ شاخ
ہر ثمر جس سے ہو نخل مراد اہل دین ۔ باغ امید جہان لایا ہے میوا شاخ شاخ
زیر سایہ آگیا جسکے زمین و آسمان ۔ ایسا بستان محمد بڑھکے پھیلا شاخ شاخ
دین احمد کا شجر ایسا شجر سرسبز ہے ۔ جسکی پر سایہ ہے مثل شاخ طوبیٰ شاخ شاخ
ہمسری اس سرو سے کیونکر کرے سرو چمن ۔ پھیلکر جسکی گئی تا عرش والا شاخ شاخ
نور حق کے ساتھ نور احمدی ہے جلوہ گر ۔ جو شجر بر طور کے موسیٰ نے دیکھا شاخ شاخ
کیون کرے خوف تبر زن اسکی امت کا درخت ۔ باغبان لم یزل حافظ ہو جسکا شاخ شاخ

کیا عجب باغ جہان مین گر رہے سرسبز تو
اچھا یہ مضمون ہے سرور تو نے باندھا شاخ شاخ

ردیف دال

ہے احد کا حضرت احمد سے اتنا اتحاد ۔ میم اٹھ جائے تو ہو ثابت سراپا اتحاد
ذات واحد نے کیا تھا جبکہ پیدا اتحاد ۔ بھر دیا جسم محمد مین وہ سارا اتحاد
ایکدل ہے ساری امت اک رسول اللہ سے ۔ دن بدن بڑھتا رہیگا یہ ہمیشہ اتحاد

دنیا مین گو ہزارون ہین گھر ہین سیکڑون
پر ہے نرالی احمدی دربار کی طرح

بے طرح ہو رہا ہے یہ دل درد ہجر مین
دیوانے کی طرح کبھی بیمار کی طرح

او سرو باغ دہر ترے انتظار مین
آنکھین کھلی ہین نرگس بیمار کی طرح

سائل کھڑے ہین در پہ محمد کے رات دن
لاکھون غریب سرور نادار کی طرح

ردیف خ

نبی گذر گئے مثل نطفہ بلا سوراخ
فلک کا آئینہ ورنہ نہ رکھتا تھا سوراخ

نگاہ تیز سے یا رعب سے اگر دیکھین
یقین ہے سنگ مین کر دیوین مصطفی سوراخ

نبی کے خنجر ابرو نے مار ڈالا ہے
مژہ کے تیر نے ہے دلمین کر دیا سوراخ

جدھر سے آتا تھا ابلیس گھر مین انسان کے
نبی کے لطف سے وہ بند ہوگیا سوراخ

فرشتے دیکھتے ہین انسے نور احمد کو
فلک پہ جو نظر آتے ہین جابجا سوراخ

نبی کی تیغ نکلتی تھی جب کہ میدان مین
زمین مین پھرتا تھا بدخواہ ڈھونڈھتا سوراخ

ہمیشہ رہتا ہے جاری بصورت ناسور
پرانے زخم مین ہوتا ہے جو نیا سوراخ

یہ موتی سوزن مژگان سے سب پرو لیتا
اگر مین اشک کے دانون مین دیکھتا سوراخ

نبی کے داغ محبت سے سینہ چھلنی ہے
ہے ایک پارۂ دل اور ہزارہا سوراخ

اثر کریگی مرے دلمین کب محبت غیر
کریگا لوہے مین کنکر کہان بھلا سوراخ

اگر تو بزم محمد مین دخل چاہتا ہے
ہوا و حرص کا کر بند سرورا سوراخ

بخشی نبی کو حق نے ہے کیا مملکت فراخ
رتبہ بڑا عطا کیا اور منزلت فراخ

دنیا و دین یہ دیدیا محکم نبی کو حکم
جن و بشر مین کی ہے عطا سلطنت فراخ

حضرت نے سالکان طریقت کیواسطے
ہر چار سو کیا ہے رہ مصلحت فراخ

دونون جہان مین آپ ہی ہے شاہ دو جہان
حق نے دیا ہے حوصلۂ معدلت فراخ

حب احمد گرد در چشمش وطن مانند روح

ہجر مین گریان ہین آنکھین ابر گریان کیطرح
زخم دل خندان ہین غم مین تیغ خندان کی طرح

یا نبی تم ابر رحمت ہو تر و تازہ کرو
جان گل خوردہ کو امت کی گلستان کی طرح

ہے روان تیری محبت جسم مین مانند خون
غم ہے پوشیدہ ترا دلمین مرے جان کی طرح

مصحف الفت کا پایا جسنے دل نے ہے سبق
دیکھتا ہون آپکے چہرے کو قرآن کی طرح

تیری الفت کی گرہ ایسی ہے دلپر بندھ گئی
پیچ کھاتا ہون ہمیشہ زلف پیچان کی طرح

تیری الفت کی زمین بوسی ہوئی جسکو نصیب
رات دن سجدہ مین ہے گردون گردان کی طرح

گاہ خوشدل وصل مین اور گاہ غمگین ہجر مین
ایک حالت پر نہین دل دور دوران کی طرح

حق کی صورت نے تری صورت سے پکڑا ہے ظہور
سر بسر اپنی بگڑ کر شکل انسان کی طرح

نور جن آنکھون کو ملتا ہے ترے دیدار سے
ہین وہ گوہر بار اشک گوہر افشان کی طرح

خلق اسیر کسکے ساری خلق مین ہین یا نبی
اور کسکو یاد ہے یہ لطف و احسان کی طرح

کب کی جا پہونچی مدینے سرور بیجان کی جان
تن فقط لاہور مین ہے جسم بیجان کی طرح

سید ہے کون سید ابرار کی طرح
مختار کون احمد مختار کی طرح

قسمت کہان کہ گھر ہو محمد کے گھر کے پاس
اور مین ہون در کی آڑ مین دیوار کی طرح

دور جہان مین شرق سے تا غرب جلوہ گر
نور نبی ہے مہر پر انوار کی طرح

ہجر نبی مین زخم جگر ہے ہرا مدام
پھولے ہین داغ سینے کے گلزار کی طرح

حلقے مین اسکے رہتا ہے ہر حلقہ زمین
قبضے مین دور چرخ ہے تلوار کی طرح

فرقت مین میری آنکھین ہین خونبار دمبدم
سوزان جگر ہے برق شرر بار کی طرح

دلمین ہے یاد ابروی پیوستہ مثل تیغ
مژگان غم ہے سینہ مین سوفار کی طرح

نور رخ رسول تصور مین جب سے ہے
آتے ہین سارے پھول نظر خار کی طرح

جائیگا شہر مدینہ کو یہ بندہ ہر طرح
دیکھیگا آنکھوں سے پیغمبر کا روضہ ہر طرح

آیا جو در پر ترے اے رہنمائے گمرہان
منزل قرب الٰہی تک وہ پہونچا ہر طرح

حق کو بھی منظور ہا خاطر رضامندی تری
اسلیے امت کو تیری اسنے بخشا ہر طرح

عرش پر اسنے بلایا فرش کا مالک کیا
حق نے اہل منزلت تمکو بنایا ہر طرح

ہر طرح سے مجکو ہے امید ذات پاک پر
تمسے رکھتا ہوں میں یا مولی تولا ہر طرح

ہو چکا ہے گیسوئے پرپیچ سے پیوند دل
بندھ گیا ہے رشتہ الفت سے رشتہ ہر طرح

زور سے دشمن کو اور احباب کو اخلاص سے
راہ حق کا تمنے دکھلایا ہے رستہ ہر طرح

جسطرح ممکن ہو دو سبکو دوا اے چارہ ساز
لا دوا بیمار کو کر دیجیے اچھا ہر طرح

رنج و غم میں کاٹتا ہے ہر طرح سے اپنے دن
زندگی اپنی بسر کرتا ہے بندہ ہر طرح

دیدہ و دل جسکے روشن ہوں بتنویر ایزدی
چشم باطن سے وہ تمکو دیکھ لیگا ہر طرح

آؤ بیداری میں یا تم خواب میں بیدار رو
ہمکو دکھلاؤ محمد اپنا چہرہ ہر طرح

نیک و بد کو بہرہ ملتا ہے تمہارے فیض سے
دوست دشمن کو پہونچ جاتا ہے حصہ ہر طرح

حشر کے دن عاصیوں کے آپ ہونگے شفیع
آپ کی ہے ذات پر ہمکو بھروسا ہر طرح

شوق دل سے صدق سے الفت سے اور اخلاص سے
معتقد ہے بندہ سرور تمہارا ہر طرح

غزل فارسی

ذات چون ذات نبی را حق بدن مانند روح
داشت زان خیر البشر بسیار تن مانند روح

جسم پاکیش پاک از آلایش چو جان پاک بود
پاک رفت آخر ازین دار المحن مانند روح

خلق او در خلق مانند روان اندر بدن
مثل جان شیرین کلام و سخن مانند روح

چار اصحاب نبی چون چار عنصر در وجود
در وجود خلق جسم پنج تن مانند روح

زندہ جاوید شد سرور بالطاف نبی

نسخہ وہ کیجے عطا بیمار کو
درد دل کا جسمین ہو لکھا علاج

جانسے بچ جائیگا سروری مسیح
گر مدینہ سے اسے پہونچا علاج

ہے تری نعل کا جواہر خاک پا
جس سے سب کرتے ہین نابینا علاج

تیرا درد غم ہے میرے درد کا
اے طبیب درد دل کیسا علاج

گھر ترا دارالشفا ہے یا نبی
جس سے پاتا ہے دل شیدا علاج

اپنے دم سے اے مسیحا دم کرو
بندۂ بیمار و مضطر کا علاج

سرور بیمار نے پایا ہے آج
مدح گوئی مین تری اپنا علاج

ردیف ح

چھوڑ جاتی کب کا اتبک اپنا جسم زار روح
آخرین دم مین مگر ہی طالب دیدار روح

جسم خاکی ہے اگر لاہور مین کچھ غم نہین
روز حاضر ہی بدربار شہ ابرار روح

شوق کے پر لگ گئے ہین مرغ دلکو آجکل
اڑ کے جاتی ہی مدینے کیطرف ہر بار روح

جان ہی اپنی تن بیجان مین شوق مصطفے
جسم مین ہی اپنے عشق احمد مختار روح

اتبو جانبخشی کرو حضرت خدا کے واسطے
تیرے غم مین ناتوان تن ہی مرا بیمار روح

تو اگر آیا تن بیجان مین آجائیگی جان
جسم سے ورنہ نکلجائیگی آخر کار روح

اے خبر گیر زمانہ اسگھڑی ملنا مجھے
جسم سے جسدم جدا ہوویگی بیکرار روح

مجکو یثرب مین بلا لیجے گا ای بحر کرم
خطۂ پنجاب سے ہے اندنون بیزار روح

تم اتر داؤ گے ہی امید اسکے دبش سے
جائیگی دنیا کا جب سر پر اٹھا کر بار روح

چار یارون کی محبت مثل جان ہی جسم مین
حق نے ڈالی ہین مرے اس ایک تن مین چار روح

سوز غم مین جسم سرور کب تلک جیتا رہے
کب تلک ہو نعرہ زن مانند موسیقار روح

تیرا کہلاتا ہے دنیا مین یہ بندہ ہر طرح
جانتا عقبے مین ہی تجکو وسیلہ ہر طرح

دگرنہ پہلے یہ نادار نعت تھا محتاج

نبی کو اوج نبوت پہ جب ہوا معراج
فلک کو پایۂ عزت پہ ملگیا معراج

براق زیر سواری تھا ساتھ تھی جبریل
ہوا تھا عرش پہ جب بہر مصطفی معراج

بلند رتبہ ہوا اسقدر محمد کا
کہ جسکو مرتبۂ قرب تک ہوا معراج

یہ ہی عروج سے دین محمدی کا عروج
کہ روز جسکو ہے مانند خورشید معراج

مکان کو چھوڑ کے تا لامکان وہ گیا مکین
بلند اتنا نبی کو عطا ہوا معراج

مقام قرب مین تھا قرب طالب و مطلوب
ہوا تھا بندہ کو جس روز تا خدا معراج

ہوئے تھے حوصلے کفار کے اسی دم پست
خدا نے دین محمد کو جب دیا معراج

گیا تھا عرش تلک پہلے کون پیغمبر
میسر ایسا ہوا تھا کسے بھلا معراج

گواہ صدق یہ ہے جسکے سر بسر قرآن
نبی کا سچا تھا معراج اور بجا معراج

گئے تھے گھر سے تو اول محمد اقصی کو
ہوا وہانسے سو عرش آپکا معراج

نبی کا حق نے تھا یہ مرتبہ بلند کیا
کہ ابتدا مین تھا معراج وانتہا معراج

جہان فرشتون کی دہشت کی مارے پر جلتے
وہان ہوا تھا محمد کو سرورا معراج

درد دل اپنا ہے یکسر لاعلاج
یارسول اللہ کرو میرا علاج

جان بلب ہے اپنی جان بیجان
ہے بجز دیدار اسکا کیا علاج

تم طبیب جان و دل ہو یا نبی
کیجیے للہ دونون کا علاج

یا نبی دست شفا ہین تیرے ہاتھ
کرتے بیمارونکا ہین اچھا علاج

غم مین بیدل ہوکے دل مرجائیگا
گر نہوگا اسکا اے مولا علاج

اپنے بیمارون کی خود لیجیے خبر
ہے مفید انکو فقط تیرا علاج

اے طبیب دردمندان جہان
تم بنا کسکا کرے بندہ علاج

گر کنی لطف و عنایت ای مسیحای زمن — بہر ما نازل شود از عالم بالا علاج
بہ کجا بیمار زلفت گردد ای چارہ گری — کہ پذیرد غیر دیدار تو این سودا علاج
طالب عقبیٰ چو گردد نا امید از ہر طرف — از تو جوید بہر دفع علت دنیا علاج
یا محمد دردمندت نیست محتاج طبیب — یا نبی دیوانہ ات حاجت ندارد با علاج
چون طبیبان زمانہ جملہ بیمار تو اند — از کجا سازد علیک یا نبی پیدا علاج
دہ دوا ای داروی درد دل بیچارگان — ہست درد دردمندت لا دوا و لا علاج

چارۂ این سرور بیچارہ کن ای چارہ گر
بخش بہر این سقیم الحال یا مولیٰ علاج

کریگا اسکو نہ ہرگز کبھی خدا محتاج — نبی کے در پہ سوالی جو آئیگا محتاج
بس ایکدم میں تیرے فیض سے غنی ہوجائے — اگر گدا ہو کوئی یا فقیر یا محتاج
ترا فقیر شہ کشور کرامت سے ہے — اسیر ملک و لایت ہے آپ کا محتاج
کسی کے در پہ دوبارہ کبھی نہیں جاتا — تمھارے فیض سے خالی اگر پھرا محتاج
کہاں سے پائیگا یہ خیر یا رسول اللہ — تمھارے فیض سے خالی اگر پھرا محتاج
نجائیگا کبھی محروم مال و دولت سے — سدا جو آپ کے در پہ کرے صدا محتاج
کیے ہیں تمنے ہزاروں فقیر دولتمند — بنا دیے ہیں غنی سیکڑوں گدا محتاج
جو آستان رسول خدا پہ جا بیٹھا — رہیگا حاجت دنیا سے کب بھلا محتاج
صدا ہمیشہ یہ باب نبی سے آتی ہے — اگر ہے خواہش دولت در پہ آ محتاج
ہیں جتنے لوگ غلامان احمد مختار — بگڑ کے دامن دولت سے بھر گیا محتاج
ترے غلام کی حاجت نہیں کوئی باقی — ترا فقیر اگر ہے تو ہے ترا محتاج
سخی ہو آپ غنی آپ ہو تونگر تم — تمھارے در کا یہ بندہ ہے جنم کا محتاج

غلام سرور دین اب بنا ہے دولتمند

وجود آدم و حوا نتھا جب ملک دوران مین
وہ تھا حاکم وہ تھا والی وہ تھا مالک وہ تھا وارث

کتابین جتنی تھین منسوخ ساری ہوگئین جسدم
محمد کو کیا حق نے لدنی علم کا وارث

مکان و لامکان کا کون حاکم ہی بغیر اسکے
زمین و آسمان کا کونسا مالک ہی یا وارث

محمد کس ہی انکا جو کہ بیکس ہین زمانہ مین
محمد انکا وارث ہی جو ہین دنیا مین لاوارث

ٹھکانا کچھ نہ تھا اس بے سر و سامان کا پہلے
پر اب ملک سخندانی کا سرور بنگیا وارث

ردیف ج

تیرے در دہجر مین مرتا ہے یہ بیمار آج
کر دون برسون کی جدائی کا بیان اظہار آج

کل تھا بیکل یہ دل مضطر نبی کی عشق مین
یا نبی اسکو دکھاؤ آخری دیدار آج

خواب مین آجاؤ تم اے یوسف ثانی نظر
مجکو ملجاؤ اگر اے محرم اسرار آج

ہوگا فردائے قیامت منفعل بیشی خدا
جوش زن ہی دلمین حب احمد مختار آج

وقت فرصت یار تھی اغیار بھی اپنے مدام
گر کرین امداد میرے طالع بیدار آج

چہرہ دکھلاؤ کہ ہین حضرت تمھاری ہجر مین
جو کوئی تیری نبوت سے کرے انکار آج

کار رکھتے ہی نہین ہم غیر سے اے مہربان
یا نبی غم مین نہین اپنا کوئی غمخوار آج

ابر سے ہمسر ہی اپنی چشم گریان اندنون
دیدۂ نادیدہ دیدار گو ہر بار آج

تسلو ہی امید جانان کل کو کیا ہو جائیگا
ایک تیری مہربانی ہی ہمین درکار آج

برق پر غالب ہی اپنی آہ آتشبار آج
ہے اگر آنا تو آؤ یا شہ ابرار آج

خیر گر پائے تمھارے در سے اے خیر الورا
شان بنجائیگا بیشک سرور زار آج

غزل فارسی

چون نگردد خیر تو در ملک جہان بید علاج
از کہ خواہد یا محمد این دل شیدا علاج

زندگی تلخست جون اندر غمت ایجان جان
از خدا ابیمار تو یا مرگ خواہد یا علاج

ہے نبی کی فقط ثنا خوانی
تیری عشرت کا سر فراغث

ای شہ تخت رسالت الغیاث — ای مہ اوج نبوت الغیاث
ای بوقت درد و غم فریادرس — ای خبر گیر مصیبت الغیاث
نیمجان ہو غم مین جان نیمجان — دل ہے زیر بار محنت الغیاث
رات تیری غم مین ہو ماتم کی رات — روز ہی روز قیامت الغیاث
تشنہ لب مرتا ہون سوز ہجر مین — الغیاث ای ابر رحمت الغیاث
ای شفیع عاصیان ناامید — ای شفیع حال امت الغیاث
امت بیکس کی سن لو یا نبی — وقت رنج و وقت شدت الغیاث
المدد ای والی اقلیم دین — حاکم ملک شفاعت الغیاث
تاجدار دین و دنیا المدد — صاحب تخت شریعت الغیاث
المدد اے ناہی احکام شرع — رہبر راہ طریقت الغیاث
المدد ای عارف عرفان حق — محرم راز حقیقت الغیاث
المدد اے طالب مطلوب دل — عاشق عشق محبت الغیاث

رکھو مت شرور اے سرور دہر
اسقدر پابند محنت الغیاث

نبوت کا کیا حق نے محمد مصطفے وارث — یہ ختم الانبیا ہی سب کا بعد از انبیا وارث
نہ ملتا گر خزانہ حق کے عرفان کا محمد کو — بجز اسکے بھلا دنیا مین اسکا کون تھا وارث
ولایت کا نبوت کا شرافت کا شجاعت کا — محمد کو ہر اک نعمت کا حق نے کر دیا وارث
کہین مالک ہوا اسکندری دولت کا پیغمبر — کہین تخت سلیمان کا وہ دنیا مین بنا وارث
نبوت منتقل ہوگی نہ ہرگز حشر تک اس سے — نہین آئندہ اس دولت کا کوئی دوسرا وارث

الغیاث ای شاه دوران الغیاث — الغیاث ای میر میران الغیاث
الغیاث ای معدن جود و کرم — الغیاث ای کان احسان الغیاث
از رهِ قرب تو دور افتاده ام — رهنمای راه عرفان الغیاث
پیشوای رهروان راه دین — مقتدای جن و انسان الغیاث
ای هواخواه گروه عاصیان — ای خبرگیر غریبان الغیاث
چاره ساز دردمندان المدد — فیض بخش مستمندان الغیاث
دل همی سوزد بسوز هجر تو — در فراقت می طپد جان الغیاث
نفس زور آور مرا مغلوب کرد — گشته ام محکوم شیطان الغیاث
رفت عشقت از دلم صبر و قرار — هست جسمم زار و حیران الغیاث

سرور بی دست و پا در مانده است
دستگیر دستگیران الغیاث

ہین جو بخشش کے مصطفیٰ باعث — پھر نہ بخشش ہو اسکا کیا باعث
غیر ذات جناب پیغمبر — دونون عالم مین کون تھا باعث
دین و دنیا نہ تھے جب دونون — انکا تھا ایک مصطفیٰ باعث
بود و نابود کا وہ موجب ہی — موت کا اور حیات کا باعث
پہونچین ہم کسطرح مدینے مین — دیکھین کون اسکا ہوئیگا باعث
یا نبی کیون نہین ہمین ملتے — بولو کیا ہے نہ ملنے کا باعث
کون موجب ہی اس جدائی کا — کون اسمین سبب ہی کیا باعث
میری بخشش کا تو ہے محشر کو — سیدا بندہ پرورا باعث
تم ہو غمخواہ پھر رہون غمگین — یا رسول خدا ہے کیا باعث
ہم بھی دیکھین رسول کا روضہ — گر بنا دے کوئی خدا باعث

کرو رحم اسپہ اے سردار امت

محمد کو ہ رحمت کان رحمت — محمد جسم رحمت جان رحمت
محمد رحمۃ للعالمین ہے — سراپا مظہر احسان رحمت
محمد سے ظہور لطف حق ہے — محمد سے عیان ہے شان رحمت
نہوتے گر محمد اس جہان مین — کہان ہوتا کوئی شایان رحمت
وہ ہے گنجینۂ فضل الٰہی — گنہگارونکی خاطر خوان رحمت
محمد جب ہوے پیدا افلاک سے — زمین پر ہو گیا فیضان رحمت

محمد رحم سرور پر کرینگے
کہ جان و دل سے ہین خواہان رحمت

ردیف ث

تجھسے جب مانگیگا داد اے شاہ دوران مستغیث — پائیگا اپنی مراد ہر وقت وہ ہر آن مستغیث
گھر کو جلد جاتا ہے شکل برق خندان مستغیث — در پہ جب آتا ہے مثل ابر گریان مستغیث
رات دن رہتے ہین حاضر اے شہنشاہ جہان — تیرے در پر لاکھون فریادی ہزاران مستغیث
داد دو فریاد سن تو غور سے اے دادگر — تا پھرے ہو کر نہ سرگردان و حیران مستغیث
جب تلک ندان ور دو محرم سے چھوٹیگا نہین — یا نبی تیرا اگر رکھے گا دامان مستغیث
حور اور غلمان ترے دربار ہین دادخواہ — اور در انصاف پر ہین جن و انسان مستغیث
استغاثہ کس سے جا کر بندۂ بیکس کرے — اور کہے کس سے بیان درد ہجران مستغیث
سینۂ بریان کی اپنی حالت کرے کسپر عیان — اور دکھائے کسکو اپنا درد پنہان مستغیث

سرور بیکس کی اے فریادرس لیجے خبر
ایک مدت سے کھڑا ہے در پہ نالان مستغیث

غزل فارسی

دل بدرد تست حیران الغیاث — خاطرست از غم پریشان الغیاث

رسول اللہ کا دربار وہ دربار عالی ہے
جہان جاکر برابر ہے گدا و شاہ کی صورت
گری رعب نبی وقت تجمل زار رستم کو
بنادے کوہ کو ذرّہ در محمد کاہ کی صورت
بیان کس سے کروں میں یا نبی سوز دروں اپنا
کسیکو کسطرح دکھلاؤن اپنی آہ کی صورت

کرو اے خیر خواہ خلق سرور پر کرم ایسا
نہ دیکھے آنکھ سے اپنی کسی بدخواہ کی صورت

محمد وقت مشکل یار امت
محمد غم مین ہے غمخوار امت
بوقت نیمجانی سب کی جان ہے
بحال بیدلے دلدار امت
محمد گر نہ کرتے دستگیری
اُٹھاتا کون سر سے بار امت
صفا بخشے گئے سارے گنہگار
محمد جب ہوے سالار امت
محمد ہے خبرگیر زمانہ
محمد ہے کفیل کار امت
محمد واقف راز جہان ہے
محمد محرم اسرار امت
محمد چارۂ بیچارگان ہے
محمد دافع آزار امت
محمد دادبخش اہل فریاد
محمد سامع اظہار امت
محمد باغبان باغ دنیا
محمد مالک گلزار امت
ہوئی بنیاد دین دنیا مین محکم
محمد جب ہوے معمار امت
خدا کو کر چکے جب پہلے تصدیق
محمد پر ہوا اقرار امت
محمد ابر رحمت بنگیا مین
گل باغ ارم ہو خار امت
محمد کی محبت سے ہمیشہ
سراپا گرم ہے بازار امت
خدا کا حشر کو پائینگے دیدار
یقین ہے چشم کو ہر بار امت
جلا دیتی ہے دم مین آگ بنکر
عدو کو آہ آتشبار امت

یہ سرور خاک پائے آستان ہے

از ہرزبان لذیذ زبان محمدست
بی‌شک مکان قرب مکان محمدست
جان بہرہ یاب لذت شان محمدست
نقش ست بر نگین جہان نقش احمدی
وقت نبی ست از ہمہ اوقات وقت نیک
شکر خدا کہ پیش خدا بہر مغفرت
در جان نیمجان و تن ناتوان ما
با خاص و عام کرد عطا گنج معرفت
لاریب بی بہاست ببازار جان و دل
گنجینۂ حقیقت و کشاف دین حق

از ہر بیان لطیف بیان محمدست
کون و مکان مظہر شان محمدست
دل مستفیض فیض روان محمدست
بر ہر نشان نشان زنشان محمدست
بہتر زہر زمان زمان محمدست
در روز حشر و نشر ضمان محمدست
تاب محمدست و توان محمدست
این فیض و ست فیض رسان محمدست
ہر جوہر یکہ جوہر کان محمدست
حق گوی و حق کلام زبان محمدست

سرور مدار باک کہ انجام کار تو
در حفظ احمدی و امان محمدست

لکھی لوح فلک پر ہی رسول اللہ کی صورت
کہین یس کہین طٰہٰ کہین والشمس ناطق ہے
وہ حسن یوسفی نازل ہی قران جسکی مدحت مین
بچشم اہل حق رویت نبی کی حق کی رویت ہی
نفی کو چھوڑ کر اثبات پر ہو دیکھائین پیغمبر
مقابل ہو بھلا کیا منھ ہی خورشید درخشان کا
عطا جسکو ہوا نور محبت اسکو آتی ہے
نبا دو یوسف ثانی بحسن صورت و معنی
نہوتے رہنما گر رہبر دنیا و دین احمد

کہین ہی مہر کا نقشہ کہین ہی ماہ کی صورت
بمدح حسن پیغمبر کلام اللہ کی صورت
حقیقت مین وہ صورت تھی نبی اللہ کی صورت
تعالیٰ صورت حق ہے رسول اللہ کی صورت
بلوح سینہ لکھدین جسکے الا اللہ کی صورت
نبی کے روبرو ہو ایسی کب ہی ماہ کی صورت
نظر آئینۂ دل سی حبیب اللہ کی صورت
محمد کی دکھائی حق نے جسکو جاہ کی صورت
کسی گمراہ کو آتی نظر کب راہ کی صورت

جو ہین اہل بصیرت عاشقان احمدی انکو — نظر آتی ہی ہر صورت مین انکے یار کی صورت

ملے گر بار دربار نبی پر دوستو مجکو — کھڑا دیوار کے پیچھے رہون دیوار کی صورت

حقیقت ہو گئی قرآن سی ثابت دین احمد کی — نہین باقی رہی جسمین کوئی تکرار کی صورت

جھکا کر اپنا سر جب عاشق روی نبی دیکھے — عیان آئینۂ سینہ سی ہو دلدار کی صورت

جدائی کا کسی باعث سی یارب پردہ اُٹھ جاوے — کسی صورت سی دیکھین احمد مختار کی صورت

گلستان نبی وہ گلستان ہی باغ دنیا مین — شگفتہ جسکا ہر اک خار ہی گلزار کی صورت

ظہور صورت و معنی کی خاطر ملک ہستی مین — نبی ہین حضرت خیر البشر اظہار کی صورت

بیچارہ سرور بیدست و پا ہی سرور عالم
کھڑا ہے تیرے در پر سائل نادار کی صورت

غزل فارسی

سید ہر دو جہان احمد مختار ہست — سرور کون و مکان سید ابرار ہست

محرم اسرار ہست یار وفادار ہست — دلبر دلدار ہست مونس غمخوار ہست

سید الامناقب حضرت عالی حسب — والی ملک عرب صاحب دربار ہست

طالب و مطلوب حق راہبر غوث حق — حضرت محبوب حق سید سالار ہست

ذات رسول خدا مشرق شمس الضحی — مطلع بدر الدجی مظہر انوار ہست

افسر دانشوران شاہ نکو اختران — خاتم پیغمبران سرور و سردار ہست

حضرت خیر الوری ہی صدق و صفا — دافع رنج و بلا قاتل کفار ہست

سائل کوی نبی مائل خوی نبی — عاشق روی نبی طالب دیدار ہست

عاجز و اندوہگین عاشق خاطر حزین
بندۂ حق کمترین سرور نادار ہست

از لامکان بلند مکان محمد ست — بالا ز عرش عزت و شان محمد ست

یہ دل گلخوردہ کب تک خارِ غم دلپر سہے — ہجرِ گل مین کبتلک صدمہ اُٹھائے عندلیب
آشیان بلبل کا ہُوئی کسجگہ بے باغ کے — بے ترے گھر کے کہان ہو دے بسری عندلیب
تازہ تر ہی بوستان کسکا محمد کے بغیر — ہی دہی آرامگاہ جان براے عندلیب

ردیف	سرخرو کر دینگے اے سرور برنگ دی گل باغبان دین جو سن لینگے نوای عندلیب	ت

یا محمد تو ہے سروِ بوستان معرفت — نخلبند گلشن دین باغبان معرفت
تونے ظاہر کر دیا راز نہان معرفت — اور سنایا بر ملا سب کو بیان معرفت
بے نشانون کو دیا تونے نشان معرفت — اور دکھایا ہمیکانون کو مکان معرفت
سب نے پہچانا خدا کو لوگ عارف بنگئے — جب سُنی تیری زبان سے داستان معرفت
جانتے پہچانتے ہین آپ کو یا مصطفےٰ — بندگان حق شناس و عارفان معرفت
ہوگئی امت تری تلقین سے اکشاف بین — واقف راز حقیقت نکتہ دان معرفت
حق شناسی کی تری تقریر سب تقریر ہے — ہے زبان حق ترجمان برتر جمان معرفت
فیض دین جاری ہے دنیا مین ترا شام و سحر — عام خاص و عام پر تیرا ہی خوان معرفت
ہادی راہ طریقت تم ہو حاکم شرع کے — والی ملک حقیقت حکمران معرفت
فیض عرفان الٰہی جس سے نازل ہوگیا — جسم و جان احمدی ہے جسم و جان معرفت
واہ کیسی ذات ہے ذات نبی صلے علےٰ — منبع انوار یزدانی و کان معرفت

	سرورا تو سرور ملک سخن بنجاے گا حق تعالیٰ گر تجھے بخشے زبان معرفت	

عجب صورت ہے صورت احمد مختار کیصورت — کہ جس سے اہل سیرت کو نہین انکار کیصورت
ہوئی آخر اسی صورت سے پیدا صورت کثرت — لکھی جب کلک قدرت نے تشہ ابرار کیصورت
لرز جائین وہین اسکندر و دارا و افریدون — اگر دیکھین رسول اللہ کے دربار کیصورت

چاند شرمندہ ہے اور سورج ہے کیسا لاجواب
دونون حسن احمدی سے ہین سراپا لاجواب

جسنے سن پایا کلام حضرت کا گوش ہوش سے
ہو گیا فی الفور سنتے ہی وہ بندہ لاجواب

معجزے سے کشف سے باتون سے اور تقریر سے
کر دیا حضرت نے بدخواہونکو اچھا لاجواب

جسکی ہو تقریر یہ تحریر رضاے کردگار
کیون نہ اُس انسان سے ہو سارا زمانہ لاجواب

بولا جو جو روبرو اُس مظہر اعجاز کے
ہو گیا آخر کو شرمندہ خجل یا لاجواب

سرزمین پر ایسے لاثانی کا ثانی کون ہے
ظاہر و باطن ہو فضل حق سے جسکا لاجواب

ماہ کامل آگیا نقصان مین مارے رشک کے
جلوہ حسن نبی جب اُسنے دیکھا لاجواب

خوش کلام ایسے نبی تھے دم نجوے جنسے کلیم
زندہ دل ایسے کہ ہو جائے مسیحا لاجواب

آسمان سے جب ہوئی تائید دین احمدی
ہو گئے روے زمین پر اہل دنیا لاجواب

اُترا مستحکم جو اُترا آپ پر فرمان حق
حکم جو پہونچا محمد کو وہ پہونچا لاجواب

مدح خوان سرور دنیا و دین ہے اندنون
کیون نہو سرور سخن ہر ایک تیرا لاجواب

تیرے روضہ مین اگر گلشن سے جائے عندلیب
جیتے جی پھر چھوڑ کر اُسکو نہ آئے عندلیب

حق کو پایا جسنے پایا ہے تمھاری ذات کو
گل کو دیکھا جسنے دیکھا ہے لقائے عندلیب

امت بیکس کا حامی یا نبی تجھ بن ہے کون
کون ہے گل کے سوا مشکل کشائے عندلیب

اے گل باغ حقیقت تیرے ذوق و شوق مین
عرش تک جاتی ہے گلشن سے صدائے عندلیب

رنگ و بو ہے بوستان احمدی دیکھے اگر
آنکھ سے آنسو کے بدلے خون بہائے عندلیب

سرور دین کی اگر ہو مدح مین نغمہ سرائے
گلستان مین تاج سر ہو گل کا پائے عندلیب

باغبان گلشن اسلام جب تم ہو جناب
کیون نہو پھر روضہ جنت مین جائے عندلیب

تمسے رکھتے ہین توسل سارے مرغان چمن
اپنی حالت اور اب کسکو سنائے عندلیب

نعرہ زن ہین قمریان غم مین تمھارے یا نبی
یاد مین تیرے ہے شور و نالہ ہائے عندلیب

چھپ ملک تھا چہرۂ نور محمد پر نقاب
تھا رخ جن و بشر شمس و قمر اندر نقاب

آفتاب جلوۂ نور نبی ہم دیکھتے
گر نہ آتا درمیان بخت سیہ بنکر نقاب

روشنی دن کی نظر آتی نہ روز حشر تک
رکھتا اپنے رخ پہ گردہ نیر اکبر نقاب

اپنی آنکھوں میں اگر ہو روشنی آئے نظر
ورنہ معشوق ازل چھپتا نہیں اندر نقاب

ماہتاب اوج عز و جاہ ہو تم یا نبی
چہرۂ پر نور پر تیرے نہیں بہتر نقاب

دیدہ نادیدہ ترستے ہیں تری دیدار کو
روی روشن پر نہ رکھیگا مرے دلبر نقاب

چھپ سکوگے کسطرح تم دیدہ عشاق سے
لوگے روی غیرت خورشید پر کیونکر نقاب

پہونچے تھے جسد دم شب معراج تم بالای عرش
لے لیا تھا شرم سے سورج نے چہرے پر نقاب

دم میں دم آئیگا اور کھلجائینگی آنکھیں ذہین
گر اٹھادو چہرۂ جانبخش سے دم بھر نقاب

غزل فارسی

ای طالب محبت و مرد خدا طلب
مطلوب خود ز حضرت خیر الورئ طلب

دنیا و دین و معرفت و فخر و خانقاہ
داری طلب ہر انچہ تو از مصطفی طلب

داری اگر محبت آل نبی بہ دل
ہر مدعا کہ مطلبی از خدا طلب

ای دل ز خاندان جناب محمدی
الفت طلب محبت و مہر و وفا طلب

چون چارہ ساز چارۂ بیچارگان نبی ست
از وی علاج درد دل ای مبتلا طلب

فائز شود بمطلب خود آخر از خدا
دارد ہر آنکہ در دل خود دائما طلب

گر بندۂ خدائی و محکوم مصطفی
سر از قضا مپیچ و ہمیشہ رضا طلب

خاک شفاست خاک در شاہ بوتراب
زانجا دوا طلب کن و از حق شفا طلب

از ذات مصطفی شود ت سرور ا حصول
ہستی اگر بہ عالم ہستی صفا طلب

سروری حاصل ہوئی سب سروران ہر کو
جب نبی جسم جہان مین مثل سر پیدا ہوا

ملگیا تاج شرف آدم کو ساری خلق پر
ایسا اُسکے گھر مین جب لائق پسر پیدا ہوا

سر تبا جھکی مثال برق جب تیغ نبی
کافرون کے سر مین اُسدم درد سر پیدا ہوا

مثل گل اس گل سی گلزار جہان گل گل ہوے
باغ دین پھولا پھلا جب یہ ثمر پیدا ہوا

کیون نہو روشن چراغ خانہ اہل یقین
اختر اوج نبوت اُنکے گھر پیدا ہوا

کلمہ پڑھتا ہے محمد کا زبان عجز سے
جب سے ہے یہ سرور خستہ جگر پیدا ہوا

ردیف ب

یا نبی تجھ سے پھلا پھولا گلستان عرب
تازہ و تر ہے ہمیشہ سنبلستان عرب

تم ہو یا خیر البشر جسم عجم جان عرب
تمنے بلوایا ہی سبکو آب حیوان عرب

سرنگون سردار ہین پیش امامان عرب
شاہ و سائل ہین بدرگاہ غلامان عرب

کردیا تونے اسے ابر عطاے کردگار
پُر گہر اپنی گہر باری سے دامان عرب

ہوگئی زیادہ تری عزت سے توقیر عجم
بڑھگئی دنیا مین تیری شان سی شان عرب

سرزمین پر شرق سے تا غرب تیری فیض سی
موتی برسے ای سحاب گوہر افشان عرب

مست کر ڈالا ہی سب کو تیری جام عشق سی
مست ہو کر جسطرف گذری ہین مستان عرب

تم ہو سالار جہان فرمانرواے بندگان
بادشاہ کشور عرفان و سلطان عرب

تیرے رخ سے جب ہدایت کا ہوا روشن چراغ
نور حق سی ہوگیا روشن شبستان عرب

پایا ہی تیرے قدم سی سرزمین نے مرتبہ
تیرے دم سے ہوگیا اونچا ہی ایوان عرب

تونے نخلستان یثرب کو کیا باغ بہشت
ہوگیا سرسبز تجھ سے کنج ویران عرب

مُنھ نہ دیکھون بار دیگر گھر کا اور لاہور کا
گر خدا لیجاے مجکو سوے بستان عرب

جان تازہ سرور بیجان کے آئے جسم مین
گر کرین مردے کو جانبخشی وہ جانان عرب

جلوہ گر کثرت مین جسدم نور وحدت ہوگیا
پرتو افگن اس ہی خورشید نبوت ہوگیا

راہ پر آئے جو تھے گمراہ حق کی راہ سی
جب محمد رہبر راہ طریقت ہوگیا

ہوگئے منسوخ جتنے دین تھے دنیا مین تمام
مصطفی جب ہادی دین شریعت ہوگیا

اہل حق نے حق کو پہچانا بہ علم معرفت
جب پیمبر واقف راز حقیقت ہوگیا

سر بسر آدم کی تکمیل خلافت ہوگئی
جب خلیفہ وہ شہنشاہ خلافت ہوگیا

حکم حق سے جب کیا اسپر محمد نے جلوس
سب سی اونچا پایہ تخت امامت ہوگیا

بخشے جائینگے گنہگاران امت یک قلم
حکم پیغمبر کو جب بہر شفاعت ہوگیا

ابتدائے خلق تھا اول نبی کی نام سے
خاتمہ پر بھی وہی ختم الرسالت ہوگیا

سرور دین کی یہ تاثیر قدم ہی سر بسر
عرش پابوسی سے جسکی اہل رفعت ہوگیا

ایسے اچھے خلق تھی حضرت کے ساری خلق مین
آیا جو خدمت مین پابند محبت ہوگیا

یہ سخاوت یہ مروت یہ عنایت یہ عطا
لطف سی جنکے گدا شاہ ولایت ہوگیا

مہربان ایسی کہ ذرہ پر ہوئی جب مہربان
ہوکے روشن آفتاب اوج عزت ہوگیا

جانتا کچھ بھی نہ تھا یہ سرور ناخواندہ لیک
بنکے مداح نبی اہل فضیلت ہوگیا

کیا بشر دنیا مین یہ خیر البشر پیدا ہوا
جسکی خاطر نیک و بد اور خیر و شر پیدا ہوا

نور سی جسکے ہوئی پر نور ساری سرزمین
جس سی اوج چرخ پر شق القمر پیدا ہوا

جسکی ہستی سے نمایان ہے نمو خشک و تر
جسکے ہونے سے وجود بحر و بر پیدا ہوا

چار سو تھے جسقدر اعدای دین احمدی
آئے سب پنجہ مین جب یہ شیر نر پیدا ہوا

سجدہ اسدن آسمان نے بھی کیا سوئے زمین
بر زمین جس رات یہ روشن قمر پیدا ہوا

نور چشم مردم اہل بصیرت بڑھ گیا
جب وہ منظور خدا اہل نظر پیدا ہوا

خاکساری خاکسارون کی مطلا بن گئی
خاک سے جب مصطفیٰ مانند زر پیدا ہوا

یہ وہ دریا ہی کرتا ہی دارا جسکی دربانی — علامی مرتبہ ہی جسکی خدمت مین سکندر کا
وہ عیسیٰ دم کرین کشتی کو زندہ گر عجب کیا ہے — لگا دین ایک ہی دم مین وہ سر گردن سے بے سر کا
محمد والی کشور محمد شاہ بحر و بر — محمد مالک افسر محمد میر لشکر کا
وہ منبع منبع عرفان وہ چشمہ چشمۂ حیوان — وہ ابر رحمت رحمان وہ ساقی آب کوثر کا
وہ ہی سلطان سلطانان وہ ہی شاہنشہ دوران — وہ ہی فرماندہ دیوان وہ سر دفتر ہے دفتر کا
اُٹھاؤن عہد محشر بھلا بندہ مین کیونکر — کرم ہووی اگر مجبیر محمد بندہ پرور کا
الٰہی جب تلک ہو خاندان اہلبیت آباد — پھری دہ گھر بگھر بگھر جو ہو بد خواہ اس گھر کا
اُٹھا دیوین رُخ انور سے گردہ مہربان پردہ — تو ہو پیر داغ سینہ رشک سے ماہ منور کا

ہوا ہی مدح گوی سرور دنیا و دین جب سے
ثنا خوانو مین اُسکے سروری رتبہ ہی سرور کا

دین احمد کا جب قمر نکلا — نور حق ہو کے جلوہ گر نکلا
لب شیرین زبان سے ذکر نبی — نکلا جب بن کے نیشکر نکلا
جلوہ گر ہو کے نور احمد کا — کہین جن اور کہین بشر نکلا
بحر رحمت سے نکلا یہ موتی — کان الفت سے یہ گہر نکلا
زور پر جب کہ آگیا یہ دین — کفر کا دل سے شور و شر نکلا
کفر بھاگا عرب سے فوراً جب — سر میدان یہ شیر نر نکلا
سارے نبیون کا یہ بنا سردار — نامدار دن مین ناموز نکلا
سرزمین ساری ہوگئی روشن — جب یہ خورشید اوج پر نکلا
جسکی حضرت نے دستگیری کی — چاہ غم سے وہ بے خبر نکلا

دربدر وہ پھرا کیا سرور
چھوڑ کر جو نبی کا گھر نکلا

چاند گو آنکھیں اُٹھا کر بھی نہیں وہ دیکھتا
روی روشن جسنے دیکھا ہی رسول اللہ کا

لب بلب ہائی مین شیرینی سی ہوتی ہی نبات
نام جب منھ سے نکلتا ہی رسول اللہ کا

درہ بجاتا ہی خور دو ٹکڑے ہوجاتا ہی چاند
جلوہ جسدم جلوہ دیتا ہے رسول اللہ کا

سنگ ہمسنگ جواہر خار ہمشکل چمن
خاک زر ہے قطرہ دریا ہی رسول اللہ کا

سر بسر محشر مین حق کے روبرو سرور ہمین
سب سے اعلے اک وسیلہ ہی رسول اللہ کا

حق نے تجکو بادشاہ انس و جان پیدا کیا
جسم و جان کے واسطے آرام جان پیدا کیا

نام سب ظاہر کیو دنیا مین تیری نام سی
اور فقط تیری نشان سے سب نشان پیدا کیا

عرصہ گاہ دین و دنیا مین خدا نے آپ کو
پہلوان پیدا کیا مرد جوان پیدا کیا

صانع قدرت سنے تیرے نور سی یا مصطفا
کی عیان شکل زمین اور آسمان پیدا کیا

خانہ دار دین و دنیا کر چکے جب حق تجھے
پھر مکان پیدا کیا اور لامکان پیدا کیا

شرق سے تا غرب مثل ماہ کی ہمنے تلاش
تو بہت گردش سے تجسا مہربان پیدا کیا

تیری خاطر ہو گیا وحدت کا کثرت مین ظہور
حق نو تیرے واسطے سارا جہان پیدا کیا

سر بمہر اسدم خدا نے کی رسالت کی کتاب
جب تجھے اے خاتم پیغمبران پیدا کیا

بلبل گلشن کون و مکان سنے یا نبی
تیرے گلشن کو فقط ہی بے خزان پیدا کیا

شکر کر سرور خدا کے واسطے سر کو جھکا
تجکو خالق نے نبی کا مدح خوان پیدا کیا

جیسے جلوہ ہو دل پر جلوہ گر نور پیمبر کا
وہ روشن دل ہی اوج دین پہ ہمسر ماہ انور کا

ہوئی تحریر جسدم سر نوشت عالم دنیا
قلم نے نام لکھا لوح پر اول پیمبر کا

وہی روز غریبان ہی نصیب بے نصیبان ہی
وہی بیکس کس ہی بیکس کا وہی بس بر ہی دلبر کا

نبی وہ خانہ دار خانۂ دنیا و دین آخر
فقیر ہو وہی جسکی گھر کا گدا ہو وہی جو اس در کا

محمدؐ کی مدحت مین عذب اللسان ہون
مزہ ہی سخن مین مرے انگبین کا

محمدؐ شہنشاہ روی زمین ہے
محمدؐ ہے سیاح عرش برین کا

مین دل بستہ کاکل احمدی ہون
پریشان ہون اس گیسو عنبرین کا

مین ہون عاشق زار حسن محمدؐ
مین پروانہ ہون شمع روشن جبین کا

ملی تخت کو اس سی پایہ بلندی
ملا تاج کو تاج دنیا و دین کا

کرو مجھپہ امداد یا شاہ عالی
کہ تجھ بن نہین کوئی اس کمترین کا

مدینہ مین بلواؤ بندہ کو حضرت
کہ شائق ہو نمین دلسے اس سرزمین کا

مجھے سائل اب اپنے گھر ہی کا رکھو
کہ دیکھون نہ دروازہ جاکر کہین کا

مجھے اپنا دیدار حضرت دکھا دو
کرو دور غم میری جان حزین کا

نہین کوئی غمخوار سروری کا حضرت
مصیبت مین دلدار اندوہگین کا

کسنے پایا ہی جو پایہ ہے رسولؐ اللہ کا
کسکا رتبہ ہے جو رتبہ ہے رسولؐ اللہ کا

تشنہ لب ہی خضر بھی اب اس لب جانبخش کا
یوسف مصری بھی بندہ ہی رسولؐ اللہ کا

سرنگون ہو کر قلم نے لوح پر پہلی ہی وار
سب سے اول نام لکھا ہی رسولؐ اللہ کا

خانہ دلمین مرے گھر کر گیا عشق نبیؐ
سینہ بے کینہ مدینہ ہے رسولؐ اللہ کا

دیکھو تو توریت اور انجیل و فرقان و زبور
جابجا مداح مولا ہے رسولؐ اللہ کا

سایہ قد نبیؐ کیونکر ہو بر فرش زمین
عرش سے بالا دو بالا ہے رسولؐ اللہ کا

دوستدار خلق یار حق ہے یار احمدی
حق کا پیارا ہے جو پیارا ہی رسولؐ اللہ کا

زیر سایہ ہے جہان اس سایۂ حق کی تلے
عین ظل اللہ سایہ ہے رسولؐ اللہ کا

تاقیام آسمان ہین ماہ و خور حلقہ بگوش
اوج پر کیسے ستارہ ہی رسولؐ اللہ کا

دل کے آئینہ مین ہے منقوش تصویر نبیؐ
نقش لوح جان پہ نقشہ ہی رسولؐ اللہ کا

چاند دو ٹکڑے ہوا غیرت کے مارے آن مین
ایک جلوہ منہ جب دیکھا ترے رخسار کا

جانتا حق کی حقیقت کون ہے تیرے بغیر
کون واقف ہے بھلا ایسے چھپے اسرار کا

شرق سے تا غرب حکم حق سے جاری حکم ہے
احمد مختار کا اور حیدر کرار کا

میرے بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ رہین امام
ایک بندہ ہون ولیکن معتقد ہون چار کا

سرور عالم کا ہے مداح سرور اندنون
آج رتبہ ہے بہت اونچا مرے اشعار کا

سایۂ بال ہما ہے فی الحقیقت یا رسول
تیرے سرور کے لیے سایہ تری دیوار کا

طریقت کا نبی ہے رہنما ہادی شریعت کا
حقیقت مین وہی واقف ہے اسرار حقیقت کا

نبی کے مرتبے سے دو جہانمین بڑھ گیا رتبہ
کرامت کا شرافت کا نجابت کا سیادت کا

عزیز و سرور عالم نے حق سے تاج پایا ہے
خلافت کا امامت کا نبوت کا رسالت کا

نبی کے راستے سے راستہ پایا ہے امت نے
ہدیت کا صداقت کا عبادت کا ریاضت کا

محمد پر بھروسا ہے گنہگاران امت کو
عنایت کا رعایت کا حمایت کا شفاعت کا

محمد سے خزانہ ملگیا سارے زمانے کو
اعانت کا صیانت کا امانت کا دیانت کا

نبی کی خوش کلامی سے جہان کو فیض پہونچا ہے
ظرافت کا ملاحت کا فصاحت کا بلاغت کا

سبق پایا دبستان جہانمین سب نے حضرت سے
مہابت کا صلابت کا کفایت کا قناعت کا

نبی کی کشور دین مین نہین کچھ نشان باقی
خیانت کا خشونت کا حماقت کا خباثت کا

وجود احمدی سے ہے وجود اس دار ہستی مین
کرامت کا سلامت کا متانت کا صیانت کا

نبی کے چار یارون نے خدا سے رتبہ پایا ہے
صداقت کا عدالت کا سخاوت کا شجاعت کا

سراپا دور کر دو داغ اس سرور کے سینے سے
خصومت کا عداوت کا شقاوت کا ندامت کا

مین ہون مدح خوان خاتم المرسلین کا
ثنا خوان ہون سلطان اہل نگین کا

ہو گئے روشن چاند سورج بھی نظر آنے لگے
جب ظہور حق سے نور مصطفےٰ پیدا ہوا

کان وحدت سے وہ نکلا ہے جواہر آبدار
بحر کثرت سے وہ موتی بے بہا پیدا ہوا

اسکی ہستی سے ہوئی ہستی کی ہستی آشکار
اس سے ہی جو کچھ کہ یہ پیدا ہوا پیدا ہوا

عرش و فرش و روح جسم و جان و دل دنیا و دین
پیچھے سب پہلے محمد مجتبیٰ پیدا ہوا

سرور اخیر البشر سب کی بھلائی کے لیے
رحمۃ للعالمین خیر الورا پیدا ہوا

خود خدا ہے باغبان جب احمدی گلزار کا
دخل پھر کیونکر ہے ایسے گلستان مین خار کا

سب کا دامن موتیونسے بھر دیا مثل سحاب
فیض کتنا ہے نبیؐ کے دست گوہر بار کا

مخزن عرفان حق پر سب سے بڑھکر اختیار
فی الحقیقت ہے جناب احمد مختار کا

کیا محبت ہے محبت حضرت محبوب کی
کسطرح کا غم ہے فرحت بخش اس غمخوار کا

جوڑ سب ٹوٹے ہوئے پیوند حضرت سے ہوئے
ہے اگر ٹوٹا تو ٹوٹا کفر ہے کفار کا

مطلع ثانی

یا محمد یار تو ہے یار اور اغیار کا
تو بھلا کرتا ہے نیکوکار اور بدکار کا

سب سے اعلیٰ ہے نبی رتبہ تری سرکار کا
سب سے اونچا ہے قدم تیرے سگ دربار کا

دخل ہے کسکو ترے اقرار مین انکار کا
حوصلہ کسکو ہے تیری بات پر تکرار کا

موتی بنجاتا ہے تیری یاد دندان مین ہمیشہ
قطرہ جو گرتا ہے اپنی چشم گوہر بار کا

اپنی آنکھونسے نہین دیکھیگا صورت قہر کی
ویسے جو مشتاق ہے حضرت تری دیدار کا

تھم نہین سکتا برسنے سے کبھی ابر بہار
جوش کم ہو کسطرح اس دیدۂ خونبار کا

دم بخود ہون جان بلب ہون مضطر ہون زار ہون
چارہ کیجے یا رسول اللہ اس بیمار کا

کوچہ کوچہ مین تری فخر و شرف کی دھوم ہے
گرم ہے ہر وقت ہنگامہ ترے بازار کا

مہر ہو گر آپ کی اسے مہربان جز و کل
ذرے کو حاصل ہو رتبہ مہر پر انوار کا

چو نور ذات محمد گشت بر روی جهان پیدا
شد از لمعان انوارش زمین و آسمان پیدا

وجودش باعث ایجاد موجودات عالم شد
ز جسم و جان آن جان جهان شد جسم و جان پیدا

اگر خاریست در ویرانه و گل هست در گلشن
شد از فیضان این ابر کرم اندر جهان پیدا

بهر ذره رسید از پرتو نور رخش جلوه
چو شد بر اوج نیکو اختری آن مهربان پیدا

بوقت بیکسی جستم بسے اندر جهان سرور
نه شد غیر از محمد کس رفیق بیکسان پیدا

رخ ایجاد سے انسان نے جب پردہ اٹھا دیکھا
جھلکتا چہرۂ ہستی پہ نور مصطفے دیکھا

محمد سے خدا کا جلوہ ہمنے برملا دیکھا
غرض جس نور کو ہمنے کبھی دیکھا نہ تھا دیکھا

نبی کو پیشواے انبیا و اولیا دیکھا
محمد کو خدا کے راستے کا رہنما دیکھا

کلام اللہ مین خلق نبی ہمنے لکھا دیکھا
زبان خلق سے مضمون جو تھا ہمنے سنا دیکھا

بحال سختی و رنج و الم فریاد سنتے ہین
نبی کو وقت پر ہمنے کئی بار آزما دیکھا

گرا سجدے کو نور اور جھکا تعظیم کے خاطر
قلم نے لوح پر نام محمد جب لکھا دیکھا

نبی کا نور پایا ہمنے روشن اوج ہستی پر
وہی آیا منظر جلوہ جدھر آنکھین اٹھا دیکھا

نہ دیکھا جسنے ہے حضرت کا روضہ اپنی آنکھو سے
تماشا گاہ دنیا مین بھلا پھر اسنے کیا دیکھا

حدیث من رآنی خود ہین جب فرمائیے حضرت
خدا دیکھا ہے اسنے جسنے روے مصطفے دیکھا

نہین ہوتا خریدار جمال یوسفی سرور
رسول اللہ کا ہے جسنے حسن دلربا دیکھا

دو جہان پیدا ہوے جب مصطفے پیدا ہوا
حق نظر آیا جب ایسا حق نما پیدا ہوا

پہلے پیغمبر سے تھا دنیا مین کیا پیدا ہوا
وہ ہوا پیدا تو یہ ارض و سما پیدا ہوا

آسمان حسن پر بدر الدجے پیدا ہوا
مطلع انوار سے شمس الضحے پیدا ہوا

سالکان راہ دین کا پیشوا پیدا ہوا
سارے گمراہونکی خاطر رہنما پیدا ہوا

محبت کا پیالہ جسنے حضرت سے پیا ہوگا — وہ تا دور فلک سرمست جام کبریا ہوگا

کلام اللہ مین جسکا ثناخوان خود خدا ہوگا — بھلا اُس سے بزار رتبہ کسی کا اور کیا ہوگا

خدا کے روبرو اپنا وسیلہ مصطفے ہوگا — وہی مشکل مین اپنا حامی او مشکلکشا ہوگا

ہر اک سامان کا جو اس ملک ہستی مین بنا ہوگا — محمد ابتدا ہوگا محمد انتہا ہوگا

روان جسدم نبی کی فیض کا دریا ہوا ہوگا — گہر قطرے سے اور ذرے سے سورج بنگیا ہوگا

فدائی جو کہ دنیا مین محمد پر فدا ہوگا — بھلا پھر عاقبت مین اُسکو غم کس بات کا ہوگا

محمد کے ثناخوان کا نشان دنیا مین کیا ہوگا — جبین پر نور روشن چہرہ اور سینہ صفا ہوگا

در توبہ خدا مسدود کردیگا قیامت کو — شفاعت کا در دولت مگر وان بھی کھلا ہوگا

جھکے جب تک نہ دل محراب ابروے محمد پر — خدا کی بندگی کا سجدہ کب اُس سے ادا ہوگا

نہوگا کوئی بھی ہمدم ہمارا وقت تنہائی — خدا ہوگا خبر گیر اُس گھڑی یا مصطفے ہوگا

نبی کا کوئی ثانی جب بنایا ہی نہین حق نے — تو پھر وحدت کے گھر مین کون ایسا دوسرا ہوگا

سخن میری زبان سے آجکل نعت محمد مین — وہی نکلے گا جو عرش معلے پر لکھا ہوگا

مجھے امید ہے سرور شفیع روز محشر پر
کہ وقت بیکسی آخر وہی حامی مرا ہوگا

غزل فارسی

نشان کس نہ بُد پیش از محمد در جہان پیدا — شد از نام و نشانش اینہمہ نام و نشان پیدا

بپاس خاطرش از لا مکانی شد مکان پیدا — شد اندر بی نشانی بہر اظہارش نشان پیدا

فلک سوی زمین خم کرد گردن بہر تعظیمش — چو شد اندر جہان آن سرور پیغمبران پیدا

بتوصیف لب لعل محمد شکر افشانم — شود اندر دہانم گر زبان طب اللسان پیدا

رقم نام محمد کرد بر لوح جہان اول — چو شد بر صفحہ ایجاد کلک دو زبان پیدا

مطلع ثانی

بخشا جائے گا ہمین امید ہے روز حساب
پکڑا جب سرور نے دامان ہی رسول اللہ کا

تجلی حسن رسول اللہ سی شمس الضحیٰ ہوگا
جمال احمدی سے منفعل بدر الدجیٰ ہوگا

شہنشاہ زمانہ صاحب تاج ولوا ہوگا
محمد کے جو دروازے کا اک ادنی گدا ہوگا

طریقت مین وہ مرد راہ سبکا پیشوا ہوگا
خدا کی راہ مین جسکا محمد رہنما ہوگا

کوئی سائل اگر باب محمد پر گیا ہوگا
مراد دل سے اپنا اُسنے دامن بھر لیا ہوگا

سخنور جو کہ مداح جناب مصطفی ہوگا
ہر اک شعر اُسکا منظور خدائے کبریا ہوگا

نبی کا نام روشن اوج عزت پر سدا ہوگا
رہیگا دین احمد جب تلک ارض وسما ہوگا

وہ قیدی قید در دو رنج سی بیشک رہا ہوگا
اگر اُسکا محمد مصطفی مشکل کشا ہوگا

بآب لطف جب وہ ابر رحمت صاف دھو دینگے
سیہ نامہ گنہگاران امت کا صفا ہوگا

شب معراج جب حضرت فلک پر چڑھ گئے ہونگے
زمین تک عرش بھی تعظیم کے خاطر جھکا ہوگا

ملیگا وہ صلہ مجکو ثناخوانی مین حضرت کی
نہ سعدی کو ملا ہوگا نہ جامی کو ملا ہوگا

غزل لکھ دوسری بھی اب بنعت سروری سرور
ترا اس سی یقین ہی دونون عالم مین بھلا ہوگا

قلم نے لوح پر نام محمد جب لکھا ہوگا
خوشی سے بڑھ کے فوراً شاخ طوبی بنگیا ہوگا

زمین پر جب محمد مصطفی پیدا ہوا ہوگا
سر چرخ برین سوئ زمین اُسدن جھکا ہوگا

جو مقبول محمد ہے وہ مقبول خدا ہوگا
ملا ہوگا جو احمد سے احد سی کب جدا ہوگا

نبی کا تذکرہ جب اپنی محفل مین ہوا ہوگا
زبان پر سب کے جاری کلمۂ صل علی ہوگا

در جنت غلامان محمد پر کھلا ہوگا
وہان رضوان بھی استقبال کی خاطر کھڑا ہوگا

اگر عشق محمد سے کسی کا دل لگا ہوگا
خدا جانے کہ وہ ساری خدائی سے جدا ہوگا

ادھر جس شعر مین مضمون نعت مصطفی ہوگا
خریداروں کے مجمع مین وہ موتی بے بہا ہوگا

کہان اوج فلک پر جلوہ گر شمس و قمر ہوتے | کہان شام و سحر گردش مین وہ آسمان ہوتا
محمد گر نہوتے باعث اس ہستی کی ہستی کے | کہان یہ حور و غلمان اور کہان یہ انس و جان ہوتا
نہ کوئی نیک و بد دنیاے فانی مین نظر آتا | نہ یہ خرد و کلان ہوتا نہ یہ پیر و جوان ہوتا
نہ ہوتا گر زمانے مین ظہور نور پیغمبر | وجود عالم ایجاد پھر ظاہر کہان ہوتا
نہ ہوتا گل کے آگے بلبلون کا اسقدر مجمع | نہ اتنا سرو کے سر پر ہجوم قمریان ہوتا
کوئی کرتا نہ بندون کو ہدایت حق پرستی کی | نہ کوئی راہ دین پر رہنماے گمرہان ہوتا
نظر آتے نہ وحدت سے کبھی انوار کثرت کے | نہ کثرت سے کبھی وحدت کا یہ جلوہ عیان ہوتا
گل خندان کبھی ہنستا نہ اس گلزار ہستی مین | نہ اس گلشن پہ ابر آذری گوہر فشان ہوتا
ہلاتا کون لب دنیا مین ذکر ذات باری مین | زمانے مین خدا کا نام کسکے بر زبان ہوتا

اجل دیتی اگر مرنے سے فرصت دوستو مجکو
سدا حاضر ثنا خوانی مین سرور مدح خوان ہوتا

انس و جن ہر اک ثنا خوان ہے رسول اللہ کا | سب کے سر پر لطف و احسان ہے رسول اللہ کا
عین حکم حق ہے حکم خاتم پیغمبران | وحی کا فرمان فرمان ہے رسول اللہ کا
خار کھاتے ہین ہمیشہ جس سے بدخواہان دین | حشر تک تازہ گلستان ہے رسول اللہ کا
کمترین جا کر ہے اسکندر بدربار نبی | اور دارا ادنیٰ دربان ہے رسول اللہ کا
اوج خوبی پر ہین دونون ماہ و خور حلقہ بگوش | ایسا روشن روے تابان ہے رسول اللہ کا
حضرت حق آپ ناطق ہین نبی کے وصف مین | جابجا مداح قرآن ہے رسول اللہ کا
ایک قطرے کو کرین اک آن مین بحر محیط | ایسا دست گوہر افشان ہے رسول اللہ کا
خاکبوس احمدی ہے مثل گردون سربلند | خادم درگاہ سلطان ہے رسول اللہ کا
ہے سراپا جان جسم بیدلان اسم نبی | نام نامی قوت جان ہے رسول اللہ کا
روضہ ہے حضرت کا بیشک روضہ خلد برین | عرش کے ہمرتبہ ایوان ہے رسول اللہ کا

رسول خدا یا رسول خدا — مری معتمد یا رسول خدا
خدا کے لیے آپ کر لو قبول — مری التجا یا رسول خدا
کرو ترحم کہ اب سگ در پہ سوال — یہ عاجز گدا یا رسول خدا
مری عاجزی کوئی سنتا نہیں — تمہارے سوا یا رسول خدا
کرو بندہ زار کے حال پر — توجہ ذرا یا رسول خدا
نہیں رنج و غم میں مرا دستگیر — کوئی دوسرا یا رسول خدا
گذرتی ہے جو مجھ پہ غم میں ترے — کہوں منہ سے کیا یا رسول خدا
کرم کیجیے بندہ زار پر — برائے خدا یا رسول خدا
بجز تیرے دنیا میں محرم نہیں — مرے حال کا یا رسول خدا
خدا کے لیے مجکو دلوائیے — مرا مدعا یا رسول خدا
مرے دل کا آئینہ روشن کرو — بنور صفا یا رسول خدا
اگر پاؤں دیدار تجھ پر کروں — دل و جان فدا یا رسول خدا
رہے کب تلک قید غم میں اسیر — یہ بندہ ترا یا رسول خدا
خبر لیجیے اپنے بیمار کی — نہ دیجے بھلا یا رسول خدا
شب و روز اپنے قدم سے مجھے — نہ کیجے جدا یا رسول خدا
ترے در پہ دیتا ہے دریوزہ گر — ہمیشہ صدا یا رسول خدا
تجھے چھوڑ کر اب کہاں جائیگا — یہ بے دست و پا یا رسول خدا
مجھے قید درد و غم و رنج سے — کرو تم رہا یا رسول خدا

کرو لطف اس سرور زار پر
براہ عطا یا رسول خدا

محمد کا نہ گر نام و نشان اول عیان ہوتا — عیان نام و نشان کا بھی کہاں نام و نشان ہوتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ رہنما ہے راہِ حق پر نیک اور بد کا
محمدؐ شاہ ہے جن و بشر اور دام اور دد کا

یہ سرسبزی مرے نامہ کو ہے نام محمدؐ سے
کہ کاغذ کا ہر اک صفحہ بنا تختہ زمرد کا

حقیقت مین محمدؐ ہے چراغ خانہ آدم
ہو چندان فخر ہے نسبت سے جسکی باپ اور جد کا

شبیہ احمدی سینے کے آئینہ مین لکھی ہے
ہمیشہ صفحہ دل پر نقش ہے نقش محمدؐ کا

خدا طالب ہے اسکا جو کوئی حضرت کا طالب ہے
خدا عاشق ہے اسکا جو کوئی عاشق ہے احمدؐ کا

شہنشاہون کا وارث تخت دولت پر محمدؐ ہے
وہ ہے مسند نشین ہر ایک پیغمبر کی مسند کا

ہوئے زیر و زبر کفار سب نام محمدؐ سے
بہت شدت سے چھایا رعب جب میم مشدد کا

بلند اتنی ہوئی دیوار دین احمدؐ مرسل
کہ جسکے روبرو رتبہ ہے پست اسکندری سد کا

فرشتے سب شب معراج استقبال کو دوڑے
پڑا جب شور گردون پر نبی کی آمد کا

ازل مین بن چکے تھے مہر و مہ حضرت کے سایہ سے
نہ تھا اسواسطے سایہ رسول اللہ کے قد کا

عزیز وہ ہے یہ سرور ساغر عشق محمدؐ سے
ازل کے روز کا سرمست اور سرشار سرمد کا

التماس

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست انکی ہر ایک شائق کو چھاپہ خانے سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ اور ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ تھے او نپر کتب اُردو دینیات درج کرتے ہین تا کہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہووے +

کتب متفرقات دینیہ وغیرہ

مجاہد البینی از مولوی حامد علی صاحب -

گلزار نعت - از منشی رحمان علی صاحب متخلص بلیش مطبوعہ مطبع نظامی کاغذ حنائی -

فضائل الشہور والصیام - تصنیف از مولوی محمد رمضان صاحب -

مفتاح القرآن - مصنفہ مولوی محمد عبد المحمود صاحب رفیق رامپوری مطبوعہ مطبع نظامی کاغذ سفید سمی

شبیہ احمدی - سراپاے رسول کا بیان از جمال الدین حسین خان -

مثنوی زائر - دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو - از نواب شیر علی خان -

دوازدہ مجلس مسمے بہ **ریاض الازہار** از مولوی قمرالدین گوپاموی -

اسرار کربلا - از منشی ظہیر الدین بلگرامی

چہاردہ مجلس مسمے بہ **تاریخ الائمہ** - بنابر روایات مذہب امامیہ از سید وزیر حسن صاحب سب جج راے بریلی -

دہ مجلس منظوم - معرکۂ کربلا علے الترتیب چودہ مجلس مین -

دہ مخزن - مصائب کربلا از حکیم نصر اللہ خان متخلص وصال

چہل مجلس شبیر مسمے بہ **ذائقہ ماتم** از سید وزیر حسن رضوی مشہدی اثنا عشری -

دہ مجلس نثر مسمے بہ **عین البکا** - مع رسالۂ نشط عزا مشہور بہ چہل مجلس -

مُہر نبوت - از نواب محمد مردان علی خان نظام مرحوم -

رموز القران - اوقاف قران کا بیان از محمد حسین علی ہاتفی